DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE.

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگريس ڏيوک آف آرگائيل

کے

سين ٹيفک سوسئيٹي نے معزز کيا

شکریه

ي نہايت شکر ادا کرتي هی اپنے دو ممبروں
ي چودهري صاحب منصف بليا ضلع غازي پور اور
رائے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو
صاحبوں نے اپنے بے بها وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه
کرنے میں صرف کیا اور روحاني اور جسماني محنت اُٹهانے سے سوسيٹي
کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد
سکرٹر سین ٹیفک سوسئیٹي
۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.

LATE PROFESSOR OF POLIT[illegible] IN THE UNIVERSITY OF [illegible].

TRANSLATED I[illegible]

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED.

رسالہ علم انتظام مدن

مولفہ

ناسا ولیم سینیر صاحب ایم اے

سابق پروفسر علم انتظام مدن یونیورسٹي اکسفورڈ

جسکو

بہ اضافہ چند مفید حاشیوں کے

ـین ٹیفک سوسئیٹي نے اُردو میں ترجمہ کرکر مشتہر کیا

ALLYGURH :

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون | صفحہ

دیباچہ

دولت کي ماهیت

علم انتظام مدن کي چار اصلوں کا بیان

مضمون	صفحه

تقسیم دولت کا بیان

مضمون　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحه

صفحه	مضمون
٣٥٩	اجرتوں اور منافعوں کے اختلافونکا بیاں جو سرمایه اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع هوتے هیں
٣٦٥	ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایه کے انتقال کي دشواري کا بیاں

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۲۲	مقوصه	مقبوضه
از ۲۴ تا ۳۸		قیمت	مالیت
۲۶	۶	وصول	حصول
۳۵	۲۶	حاجات‌توئي	حاجاتي
۶۶	۱۲	توآضح	تواضع
۱۱۷	۹	مرتت	مرتب
۱۳۹	۲۱	یارم	یارن
۱۵۲	۶	خاس	خاص
۲۱۴	۵	هوئي	هوا
۲۱۷	۱۸	محنت	صحت
۲۴۳	۲۲	ملک	مالک
۲۵۷	۱	روپیئے	ذخیره

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یہہ مژدہ سنایا جاتا ھی کہ اس رسالہ میں بہت
مختصر بیان اُس علم فیض آموز کا ھی کہ بدولت اسکے دولت کے خواص
و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم ہوتے ھیں اور وہ علم
گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي ھی اور یہہ بات واضح ھو کہ
اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معني اختیار کیئے ھیں چنانچہ اگلے
وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کیئے تو
اُنھوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم
دولت کے طریقوں ھي پر اکتفا نکي بلکہ سیاست مدنیہ کو بھي داخل کیا
موسیو ڈي لا زیوائیري صاحب نے ایک رسالہ تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي
انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا کہ یہہ رسالہ ایسے انتظام عام کے
بیان میں ھی کہ وہ اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعہ ھی جو دنیا میں
ممکن الحصول ھیں اور سر جیمس ستورت صاحب تعریف اس علم کي
اِسطرح بیان کرتے ھیں کہ بڑا مقصود اُسکا یہہ ھی کہ تمام لوگوں کو کھانے
کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھي طرح معلوم ھو جاویں اور جو امور اُنکے مانع
مزاحم ھوویں وہ رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري
ضروري سامان مہیا ھوویں اور اِس زمانہ کے یورپ کے مورخ بھي اِس علم
کے مقصد کو ایسا ھي وسیع سمجھتے ھیں چنانچہ ستارک صاحب
فرماتے ھیں کہ علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم ھی کہ اُنکے ذریعہ
سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي ھوتي ھی اور
سسماندي صاحب کہتے ھیں کہ غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ھیں جو بطفیل حکومت حاصل ھوتي ھیں
اور سے صاحب یہہ لکہتے ھیں کہ اِنتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ھیں
اور یہہ وہ علم ھی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروھوں
کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل ھوتے ھیں زمانہ حال کے انگریزي
مورخوں کا یہہ حال ھی کہ وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي ھیں کہ ھم اپني
توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي
مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانہ
کاموں میں ھانہہ ڈالا یعني عام متدن یا منتظم کے کام میں دست اندازي
کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام
مدن اُن قوانین کا علم ھی جنکے ذریعہ سے ان چیزوں کے حاصل کرنے
اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ھوتے ھیں جو
آدمي کو باالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ھوتے ھیں اور مبادلہ
اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ھی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا
کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ھی کہ اُنکے وسیلہ سے
آدمي کي محنت اُس قابل ھو جاتي ھی کہ بہت سي دولت اُس سے
حاصل ھووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینی جو
تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقی جو عمل درآمد کے لیئے کمال
کفایت سے ممکن ھوویں بخوبي تحقیق ھو جاتے ھیں *

علم انتظام مدن کا محدود ھونا

واضح ھو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ھیں
بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان
بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ھی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ
کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي
اُن تحقیقوں میں داخل ھیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو
علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور ھی جو اُس خاص گروہ
کے باھمي معاملات سے علاقہ رکھتي ھیں جنکے حالات پر اس علم کے
محقق کو بحث کرني مقصود ھو اور یقین واثق ھی کہ بیان اُن وسیع
تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر ہی اور یہہ بھي یقین ہی کہ اپني اور اپنے طالب علموں کي توجہہ کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر منحصر کریں تو ہماري کتاب بہت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز ہوگي بہ نسبت اُسکے کہ ہم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بہت کم محدود و معین ہیں اگرچہ بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے ہیں اور اس علم کے تنگ راستہ کے چاروں طرف محیط ہیں دوڑ دھوپ کریں واضح ہو کہ اگرچہ ایسے ایسے سوال کہ مال و دولت کا قبضہ کہاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروہ کے حق میں جسکا وہ ایک رکن ہی مفید یا مضر ہی اور ہر مختلف گروہ میں دولت کي کیسي تقسیم خواہش کي قابل ہی اور وہ کیا وسیلے ہیں جنکے ذریعہ سے وہ تقسیم کسي ملک میں آسان ہو سکتي ہی بہت دلچسپ اور مشکل ہیں لیکن جن معنوں میں کہ علم انتظام مدن مستعمل ہے از روے اُن معنوں کے وہ سوال اس علم سے اس سے زیادہ تعلق نہیں رکھتے جیسا کہ جہاز راني کا علم ہیئت سے تعلق رکھتا ہی اگرچہ ان سوالوں کے حل میں وہ اصول ضروري ہیں جو علم انتظام مدن سے حاصل ہوتي ہیں مگر وہ اصول ایسے کامل نہیں کہ سوالات کے حل کے لیئے وہي کافي وافي ہوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریہ ہوویں اور حقیقت یہہ ہی کہ جو ایسي چہان بین کرتا ہی وہ علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا ہی اور یہہ علم ایجاد قوانین ایسا ہی کہ اگرچہ اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي ہی مگر وہ اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکھتا ہی اسلیئے کہ تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نہیں بلکہ ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بھلائي ہی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے ہیں جو کمال قوي گواہوں سے ثبوت کو پہنچتي ہیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا ہی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وہم و گمان تک سند لیجاتي ہی اور جو آدمي کہ توضیح اس علم کي کرتا ہی اُسکو صرف یہي قابلیت نہیں ہوتي کہ وہ عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکہ اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکھتا ہی *

. برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا هی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بهبودي سے علاقه نهیں رکھتا بلکه دولت سے متعلق هوتا هی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بهي داخل هوتي هیں جو نهایت غور اور تحقیق اور نهایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي هیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُتهانے کي حاجت نهیں هوتي یهاں تک که جو آدمي اُنکو سنتا هی بیساخته بول اُٹهتا هی که یهه باتیں میرے دلنشین تهیں اور میں اُنکو جانتا تها اور جن نتیجوں کا که وہ عالم استخراج کرتا هی وہ بهي ویسے هي عام هوتے هیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح هو تو یهه نتیجے بهي ویسے هي صحیح هوتے هیں جیسے که اُسکے مضمون واضح هوکه جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق هیں وہ عموماً درست اور صحیح هوتے هیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقه رکھتے هیں اگرچه بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصه کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف هونا ممکن هی مگر باوصف اسکے جو کچهه که ٹهیک ٹهیک اصل حالات هیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے هیں اور جو اختلافات که بعض بعض امور خارجیه کے سبب سے هوتے هیں اُنکا تصفیه بعد کو کرسکتے

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمه هی جسکے معنے یهه هیں که کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا هو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنٹ کي اجازت کے ذریعه سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل هووے مثلاً ایسٹ انڈیا کمپني کو ایک زمانه میں هندوستان کي تجارت کا کل اختیار بذریعه سند شاهي کے حاصل تها اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی هیں وہ قانوناً جایز نهیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي هوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا هی وہ اُسکا قدرتي حق هی وہ قانوناً مانوپلائي نهیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلاز کهتی هیں ایک ایسا مضمون هی که هندوستانیوں کو بهي اُس سے واقف هونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نهایت مفید هوگا اسلیئی همنے مختصر حاشیه لکھنا مناسب نه سمجهه کر اس قانون کا ذکر تتمه کتاب میں علیحدہ لکهدیا هي وهاں ملاحظه کیا جاے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھني چاهییے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے
هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي
بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل
درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف
بلکہ جچصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي
کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر
دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم
صاحب قیاس کا حق نہیں ھے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب
کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام
مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے
یا اُنسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان
کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام
امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم
کے هر مولف کا کام بهي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف
هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا
هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور
مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین
کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور
مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح
سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بهي کوتا هي
نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ
هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن
سیاست سے متعلق ھے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں
کے جو اُسکے ممدو معاون هوتي هیں علم انتظام مدن بهي اُسکا ایک معاون
هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ
کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بهي ایک مقدمہ ھے اور اُسکے ایسے
ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بهي ایک
ادنے وسیلہ ھے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

ممد و معاون هے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم هوا هے اور وہ
مزاحمت دو طرح پر هوتي هے پهلے یهه که اُس خلط ملط کے باعث
سے لوگوں کے دلمیں بڑے بڑے تعصب پیدا هوتے هیں دوسرے یهه که
جو لوگ اس علم پر کچهه لکهتے هیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے
تحصیل کے ذریعوں سے ادهر اودهر هو جاتے هیں چنانچه بلحاظ پهلے
امر کے انتظام مدن والوں کي یهه شکایتیں کي جاتي هیں که وہ لوگ
دولت کے باب میں ایسے مصروف هوتے هیں که آرام خلایق اور
مکارم اخلاق سے واسطه اور علاقه نهیں رکهتے اگرچه جي چاهتا هے که یهه
شکایت کسي معقول اصل پر مبني هوتي مگر عموم شکایت سے یهه سمجها
جاتا هے که کام انتظام مدن والوں کا صرف یهي نهیں که اصول کا بیان کیا
کریں بلکه اصلي تجویزوں کي تشریح بهي اُنهیں کا کام هے ورنه اور کسي
وجهه سے یهه الزام اُنپر عاید نهیں هوسکتا که وہ صرف ایک هي طرف
متوجهه هیں کسي شخص کا یهه مقدور نهیں که فن سپه گري کے مصنف
کو یهه دهبا لگاوے که اُسنے صرف سپهه گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا
یا اُسکي کمال توجهه سے یهه نتیجه نکالے که مقصود اُسکا یهه هے که قصے
قضاے همیشه کے لیئے باقي رهیں لیکن یهه تسلیم کرنا چاهیئے که جو
مصنف یهه امر بیان کرے که فلان طور و طریقه اور چال چلن سے دولت
هاتهه آتي هے اور پهر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ
ضرور اس بیهودگي کا ملزم هوگا که وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر
سمجهتا هے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجهه محصور رکهے
تو یهه غلطي اُس سے نهوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط
کردینے سے یهه غلطي البته هو جاتي هے اور اگر کوئي مصنف اس صریح
غلطي سے باز رهے اور پهر اپنے جي کو جسقدر چاهے اپنے مضمون خاص سے
لگائے رکهے تو اوتنا هي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یهه که انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے
ساتهه ملانے جلانے سے جنکا وہ ممد و معاون هوتا هے کبهي کبهي ایسے
دهوکه میں جاپڑتے هیں جس سے بهت طول طویل اور ایسي بیهودہ
تحقیقاتیں کرنے لگتے هیں که اُن سے کوئي عملي نتیجه حاصل نهیں هوتا
اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چهان بین ایسے وسیلوں

سے کرتے هیں که وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں هوتے
اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے
هیں هم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات
کو بطور فخریه جمع کرتے هیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاهیئے
که وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجه نکالنے کے
بدلے ادهر اودهر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے هوتے هیں
یہه بات همیشه سني جاتي هے که انتظام مدن ایک علم واقعات اور
تجربونکا هے اور اگرچه استعمال اس علم کا بهي مثل استعمال اور علموں کے
اسباب کا تقاضا کرتا هے که بہت سے واقعات بهي جمع کیئے جاویں اور اُنکا
امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات که قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور
ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع
کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں هوئیں که اگر اُن تمام رسالوں کو
جو انتظام مدن میں لکھے گئے هیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بهي
کم هو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد هیں
دو چار فقروں بلکه دس بیس لفظوں میں بیان هوسکتي هیں مگر اُن
باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹهیک ٹهیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام هے
باعث اُسکا یہه هوسکتا هے که باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس
فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹهائي گئي هے هنوز وہ ناتمام هے *

اور کچهه دشواري کي یہه بهي وجهه هے که جن مطلبوں کي تحقیق
اس علم میں کیجاتي هے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک هیں که اُن کے لیئے
اُسکي اصطلاحوں کو عام فهم کرنا پڑتا هے یہاں تک که اگر تمام اُن چیزونکا
بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد هوتي هیں بلکه اگر اُن تمام
چیزونکا بهي جو اُس سے دوسرے درجه کے لفظ سرمایه سے تعبیر کي جاتي
هیں تو اسمیں کچهه شک نہیں که ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس
دشواري کا سبب یہه بهي هوتا هے که اصطلاحوں کي تسهیل کے واسطے
جن جن لفظوں کا استعمال هوتا هی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے
هیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل هوتے هیں که علمي مطلبوں
کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے هوتے هیں یا نہایت تنگ اور تاریک
اور نتیجه یہه هاتهه آتا هی که مؤلف اور پڑهنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ھیں جنکا خارج کرنا مقصود ھوتا ھی یا ایسے ایسے مضموں سے الگ ھوجاتے ھیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ھوتا ھی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ھیں کہ ھرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ھوتي ھے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ھیں کہ وہ صرف روپیہ سے تعلق رکھتي ھیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے کہ غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصہ اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ھی اور صرف مطلبوں کي چھان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکہ استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ھی تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ھوتي مگر حقیقت یہہ ھی کہ کسینے نہیں کي اب بہت تھوڑے عرصہ سے کچھہ توجہہ کي جاتي ھی اور جو کتاب کہ بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ھے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانہ حال کے اکثر فراسیسي مورخوں اور کچھہ تھوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکہ استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکاردو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو في زماننا مشہور و معروف ھے وہ کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ھوگئے جنکے معنے باوجودیکہ معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ھیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ھیں جس سے پڑھنے والے کو حیراني و پریشاني ھوتي ھی یہانتک کہ انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ھیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے کہ علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ھی چنانچہ ھم بھي لاچار ھوکر انوکھے لفظ تراشینگے ھان یہہ شکایت ضرور ھی کہ ایسي ایجاد اُنکي جیسیکہ لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نہ تھي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ھي جہاں لفظ گراں اور ارزاں کو مختلف

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند ھیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لیئے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

جو باتیں کہ ھمنے بیان کیں اُنسے صرف یہي غرض نہیں کہ علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي ھوئي اُسکا باعث واضح ھووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور ھی وہ ظاھر و باھر ھوجاوین بلکہ یہہ بھي غرض ھی کہ پڑھنے والے اس کتاب کي اصلیت سے واقف ھوجاویں چنانچہ اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر ھوئے ھیں اگرچہ اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نہیں مگر یہہ توقع ھی کہ وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجہہ کرینگے اور نہایت نافع ھونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو ھمنے اختیار کي ھی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد که علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وہ علم هی که اُسکے ذریعه سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پهلا کام اپنا یهه هی که اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجھتے هیں جو تبدیل و معاوضه کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیله سے بواسطه یا بلا واسطه تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یهه تفسیر کیجاوے که دولت سے وہ چیزیں مراد هیں که اُنمیں تبدیل و معاوضه یعني خریدنے اور کرایه پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وہ چیزیں جو قدر و قیمت رکھتي هیں اور یهه بهي واضح رهے که لفظ قیمت کي تفسیر کامل آینده بیان هوگي باقي یهاں صرف استدر کهنا کافي هی که اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجھے جاویں یعني معاوضه میں لینے دینے کي قابلیت رکھنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پهلا جز افادہ

منجمله اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعه سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افادہ وہ قوت هی جو بواسطه یا بلا واسطه راحت جسماني اور نفساني غرضکه هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکه هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نهیں جاتا که یهه معني تهیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھي جاویں اُردو زبان میں بھي کوئي لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ھم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھي دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ھووے اگرچہ کوئي شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالي نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماري زبان میں اور کوئي لفظ ایسا بھي نہیں جو اتنا بھي ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماري زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزي زبان میں بھي جس سے یہہ کتاب ترجمہ ھوئي ھی کوئي ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوي ھووے لاچار مالتھس صاحب نے بھي اپني کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسي زبان میں بھي باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھي باتوں کي گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنھوں نے بباعث نہونے کسي دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسي لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسي صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئي چیز مرغوب ھو جاتي ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کي نسبت بھي زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ افادہ جسکي تفسیر بیان کي گئي قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئي شخص ایسا بھي ھوگا کہ اپني شی مقبوضہ کو جو تھوڑي بہت کچھہ بھي کام کي ھو ایسي چیز کے بدلے دینی پر راضي ھو جو محض نکمي ھووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کي جانب سے بالکل بیغرضانہ ھوگا مگر یہہ بات بھي واضح رھی کہ ھم جن چیزوں کو مفید و نافع کھتی ھیں افادہ اُنکا کوئي صفت ذاتي نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ھوتا ھی جو انسانوں کي تکلیفوں سے اور اُنکي راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتي بدلتے رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کي قابلیت

پیدا هوتي هی جس میں همیشه کمي بیشي هوتي رهتي هی اِسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ‌کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نهایت مختلف پاتے هیں پس یہي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث هوتا هی

دوسرا جزو

تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا

دوسرا رکن اعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا هی اور یهه اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نهیں رکھتي بلکه تمام چیزوں سے منوط ومربوط هي اسلیئے که بجاے خود کوئي ایسي چیز نهیں هی که تعداد و مقدار میں بے نهایت اور بے پایان هووے مگر اِنتظام مدن کي نظر سے هر شے کو اُسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نهایت سمجهنا چاهیئے اِسلیئے که هر شخص اُسمیں سے جس قدر چاهے بذریعه محنت کي لے سکتا هی مثلاً سمندر کا پاني جیسیکه بحسب ظاهرهم سمجهتے هیں که بهت فراوان و نهایت بے پایان هی اور جو شخص اس تک پهنچے وہ جسقدر چاهے لیوے مگر جب سمندر کا باني کسي جگهه لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین هی اور ایسي حالت میں وہ پاني اِسطرح کسیکو نهیں مل سکتا که اُسکے حوض پر جاکر کوئي قبضه کرلے بلکه اُسکے بدلے کوئي مساوي عوض اُسکا دینا پڑتا هی اور علی‌هذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا اِس حالت میں هم اُسکو بے حد و بے پایان سمجهه سکتے هیں اور هر شخص اُسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا هی مگر جو تکرا اُسکا کهاں سے نکالا گیا وہ محدود هوگیا اور قیمت لے آیا اور بهت سي چیزیں ایسي بهي هیں که بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود هوتي هیں جیسیکه دریا کا پاني که تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاهیئے اُس سے بهي بهت زیادہ هوتا هے اور یهي باعث هی که کوئي آدمي ڈول بهرنے کي اِجازت کا محتاج نهیں هوتا مگر جو لوگ وهاں پن‌چکیاں چلاني چاهیں تو اُنکے واسطے وہ مقدار کافي نهیں هوتي اور اِسیلیئے اُس حق زاید کي نظر سے اُنکو کچهه نه کچهه دینا پڑتا هی *

واضح ہو کہ کفایت شعاری کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کي اصطلاح میں وہ سبب بھي داخل ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل ہوتي ہی چنانچہ دولت کي بعض بعض چیزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن ہرجوں کے سبب سے محدود و معین ہوجاتي ہی جنکے روکنی کا کوئي علاج نہیں ہوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائي ہیں اور گینوا صاحب نے جو پتھر کي شبیہیں تراشي ہیں اُنکي تعداد کم تو ہوسکتي ہی مگر بڑہ نہیں سکتي اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسي ہیں کہ اُنکي تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتي ہی مگر اسپر بھي حق یہہ ہی کہ اُنکو محدود ہي سمجھنا چاہیئی اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود ہیں بلکہ اُن ہرجوں کے سبب سے ہی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم ہیں مثلاً آج کل یہہ عالم ہی کہ سونے کي نسبت پینتالیس گني زیادہ چاندي کھاں سے نکالي جاتي ہی مگر اسي قدر اُسکا رواج بھي ملک یورپ میں زیادہ ہی حاصل یہہ کہ انسانوں کي محنت کے ذریعہ سے سونے چاندي کي مقداریں بڑہ سکتي ہیں اور روز روز کي ترقیوں سے وہاں تک پہنچ سکتي ہیں کہ حد اُسکي دریافت نہیں اور جس ہرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود ہیں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي ہی کہ وہ اُنکے بڑھانے میں ایسي سعي اور کوشش نہیں کرتے جو ضروري و لابدي ہی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھي چھٹانک چاندي کے لیئے درکار ہی سولہ گني اُسکي اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب ہی اور اسي سبب سے جس ہرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود ہی وہ اُس ہرج سے سولہ گنا زیادہ قوي ہی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود ہی اور اسي لیئے ہماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي مقدار وصول سولہ گني زیادہ محدود ہی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود ہی اُس سے پینتالیس گني زیادہ چاندي موجود ہی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح ہی کہ کرتے اور کرتیوں کي تعداد انگلستان میں برابر برابر ہی اور ہر ایک کي تعداد انسانوں کي محنت سے بیحد بڑہ سکتي ہی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتي کي تیاري میں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبه زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کو تین گني زیادہ محدود سمجھتے هیں اگرچه تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یهه که جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو که یهه وصف ایسا هی که جس چیز میں یهه بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یهه هی که جو قوتیں که اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تهوڑي همیشه کے لیئے یا تهوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یهه بات ظاهر هی که اس مطلب کے واسطے خاص قبضه کي صلاحیت شرط هی اسلیئے که جس چیز کے دینے سے انکار نهیں هوسکتا اُسکو دے بهي نهیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی که جسکے عدم پر اختیار نهیں اُسکے وجود پر بهي اختیار نهیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بهت کم هیں که وہ بالکل خاص قبضه کے قابل نهوں بلکه همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نهیں که وہ خاص قبضه کے قابل نهو اور بلاشبهه جو جو مثالیں خاص قبضه کے قابل نهونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مسٹر سي صاحب اپنے رساله علم انتظام مدن میں یهه بات لکهتے هیں که زمین هي ایسي قدرتي چیز هی که قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضه میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بهي جس سے مچهلیاں هاتهه آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا هی اور هوا بهي همکو قوت بخشتي هی اور سورج گرمي
دیتا هی مگر کوئي آدمي یهہ نهیں کهہ سکتا هی که هوا اور آفتاب میرے
مملوک هیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق هوں مؤلف کهتا
هے که هرجگهہ کي دهوپ اور هوا الگ الگ هی اور اس بات کا بهت
لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائدہ هی که بعضي بعضي جگهہ تهوڑي هوا
هوتي هے اور بعض جگهہ بهت سي هوا پائي جاتي هے یا جزیرہ ملول †
کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں
میں سورج کي کرنیں بهت پیداواري کا سبب هوتي هیں اور جبکه هرجگهہ
کي زمین خاص قبضه کے قابل هی تو آب و هوا کي خاصیت بهي جو
اُس زمیں سے متعلق هی خاص قبضه کے قابل هوني چاهیئے چنانچه
یهہ سوال کیا جاتا هی که کوٹ روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا
باعث هی اور جواب اُسکا یهہ دیا جاتا هی که وهانکے آفتاب کي گرمي
باعث هی اور یهہ بهي پوچها جاتا هی که اُن مکانوں کے قیمتي هونے کا
کیا سبب هی جنمیں سے هائیڈ ‡ کي چراگاهوں کا تماشا نظر آتا هی اور
جواب اُسکا یهہ هوتا هی که اُن مکانوں کي هوا کي صفائي کا باعث هے
باقي رهے دریا اور سمندر اُنکي بهي ایسي هي مثالیں هیں اور اُن میں
بهي یهي بات ثابت هوسکتي هی چنانچه انگلستان کے بهت سے دریاؤں
پر به نسبت اُنکی مساوي سطحه زمینوں کی خاص قبضه کي کچهہ کم
رغبت نهیں هی بلکه وہ اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیادہ باعث
هیں اور جبکه مسٹر سی صاحب صوبه لینک شائر میں خود آئی تهے تو
اُنهوں نے بچشم خود ملاحظه کیا هوگا که هر ندي میں بارش کا هر انچهہ
دستاویز پٹه اور قباله بیع کا مضمون هوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر
کي خدمتیں اور فائدے بهي خاص قبضه کے قابل هیں که بعض اوقات
گذشته لڑائي میں چهہ لاکهہ روپیه سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے
واسطے ادا کیا گیا اور علاوہ اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار
مچهلي کے حقوق و مرافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رهتے هیں *

† ملول ایک بڑا جزیرہ ملک استریلیا کے شمالي کنارہ کے قریب اُسي ملک سے
متعلق هی زمین اِسکے آتهارہ سو میل مربعه هی

‡ هائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شهر هی جو شهر مینچسٹر سے
ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب هی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کي پوري قابلیت نہیں رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتي ہیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادي اشیاء داخل ہیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق ہیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتي ہیں جیسیکہ کوئي شخص ایک مکان عالیشان کا مالک ہووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا ہو کہ بچہ پن سے اُس میں رہا سہا پالا پوسا گیا ہے یا اُسنے وہ مکان ایسي قطع پر بنایا ہی کہ سوا اُسکے کسي آدمي کو پسند نہو یا اُسمیں ایسے کمرے بناے ہوں جو اُسکي عادت کے علاوہ کسي کي عادت کے مناسب نہوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمي پہنچانے اور پناہ دینے کي قابلیت ہے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بھي پیدا ہوسکتے ہیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمي چاہیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کي نظروں میں اچھي اور عمدہ ہیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نہیں مثلاً سینٹ جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یہاں تک بھر پور ہے کہ ایک دولتمند آدمي کے لیئے اچھي ریاست ہوسکتي ہی چنانچہ کمروں کي قطاریں جو اُس میں مرتب کي گئیں ہیں ایک شاندار دربار کے واسطے نہایت مناسب ہیں مگر بادشاہ اور بادشاہي لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسي کام کے نہیں اور ایساہي کوئي شخص ایلن وک یا بلن‌ہیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے ہیں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا ہی مگر وہ لطف خاص اُسکو ہرگز نصیب نہیں ہوسکتا جو بڑے بڑے آدمي مثل پرسي اور جارج‌ہل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُٹھا سکتے ہیں اور بہت سي چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکي کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا ہر شخص کي نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا ہی کہ وہ ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ میں جاتي ہیں جیسے کہ اگر کوئي ٹوپي یا کوئي میز گھر میں بھیجي جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسي ہي معلوم ہوگي جیسے کہ اُسکو سوداگر کي دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکي فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت ہوگا کہ تمام دنیا کي نظرونمیں قدر اُسکي گھٹ گئي گویا وہ استعمالي ہوگئي *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسیلیئے ہم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ہیں اور بہ نسبت ایلنوک یا بلنہیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ہیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہی منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال ہے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہی اور وہ طبعي خوشنودي ہی جو اس خیال سے رہتي ہی کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ہی وہ وہ فیض رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں حاصل ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ہی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجبر منتقل کریگا اور میري جوابدہي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ہی جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل ہی

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب هوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابلہ
میں بہت تہوڑا هی اور ایسی هي اگر کوئي مسافر جہاز نشین جہاز والوں
کي چابکي چالاکي پر حسد کرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں کہ
اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل
کریں مگر جسقدر کہ یہہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر
کے مطلب کے واسطے وسیلہ هیں اور جسقدر کہ وہ وصف اُس
غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے هیں اُسیقدر وہ غریب
ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُٹھاتا هی کہ گویا وہ اوصاف
اُسیکي ذات میں مرکوز هیں اور غالب یہہ هی کہ قرول بھي شکار
میں اُسي طرح کي خوشي پاتا هی جیسے کہ وکیل نے کچہري میں پائي
اور یہہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں هو سکتا جیسے کہ اُسکے رگ و ریشے
مگر جسقدر کہ اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال
مہارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي هی کہ وہ اپنے اقا کو شکاري
کتوں کے قریب رکہے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبی کے ساتھہ
خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے هیں جیسے کہ زین و لگام اُسکي
لے سکتے هیں دنیا کے بہت سے حصوں میں آدمي بھي خرید کیئے جانیکے
قابل هی جیسے کہ گھوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکھتے هیں اُن
ملکوں میں غلاموں اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں
کے موافق هوتا هی جنسے وہ قابل فروخت کے هوتے هیں اگر یہہ سوال
اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا کہ صفات ذاتیہ بھي دولت کي چیزیں
هیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان هوتا اور هر شخص
ایتھنز میں یہہ جواب دیتا کہ وصف ذاتي هي اُسکي تمام قیمت کا باعث
هی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل هیں مگر فرق استدر
هے کہ آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے
تئیں فروخت کرتا هی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے هیں اور هر
کام اور هر وقت یعني همیشہ کے لیئے اُنکي فروخت هوتي هی اور دوسرے
یہہ کہ غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصہ هوتے هیں
اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر کہ وہ مبادلہ کے قابل هوتے هیں خود
اُنہیں کي دولت کا حصہ هوتے هیں اور وہ وصف اُنکي فوت هونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے هیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ هوسکتے هیں یا
اُس ملک کي رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کي
حاجت نرهي بے قدر و قیمت هو سکتي هیں مگر اُن اُفتادوں سے قطع نظر.
کرکے وہ وصف ذاتي بڑي دولت هیں اور اُن ذاتي وصفوں کي مشق و
مہارت ہے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل هوتے هیں وہ اِنگلستان
اور اِسکاٹلینڈ اور ویلز کي زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ هیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود هونا

دولت کا نہایت اعلی جز هی

واضح هو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول
کے محدودیت جو دولت کے تین رکن هیں تعداد و مقدار حصول کي
محدودیت سب سے بہت بڑا رکن هی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو
قیمت اشیاء پر ثابت هی اُسکي بناء اُن دو اصلوں پر هی یعني
مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمي کي اصلي طبیعت هی اور عز
و امتیاز کي محبت پر جو مقتضاے بشریت هی زندگي بسر کرنیکو ایسي
دو چار چیزیں جیسے آلو پاني نمک اور دو چار سید هی سادھے کپڑے
اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا
ایندھن اِنگلستان کے ملک کي آب و هوا میں کافي و وافي هی اور حقیقت
میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کي اوقات ایسي هي بسر هوتي هی اور
گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑي چیزوں پر قناعت کرتے هیں مگر کوئي
آدمي ان چیزوں پر جي جان سے راضي نہیں هوتا چنانچہ پہلا مقصود
اُسکا یہہ هوتا هی کہ طرح طرح کي چیزوں سے خوراک اپني مقرر کرے، مگر
یہہ خواهش سواے پوشاک کي خواهش کے اور سب خواهشوں کي
بہ نسبت بہت آساني سے دب جاتي هی اگرچہ اول میں بہت زور شور
پر هوتي هی چنانچہ دریافت هوتا هی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں
پورے عیاش هو گئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے
پر راضي تھے اور وہ خوراک افراط سے هوتي تھي اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کي گوناگوني پر طرح طرح کے هنگامے برپا هيں اب بهي بہت سے لوگ ايسے هيں کہ اپنے کهانے پينے کو دو چار چيزوں پر منحصر رکهتے هيں اور اُن لوگوں ميں وہ لوگ بهي داخل هيں جنکي اشتها کفايت شعاري کے قابو ميں نهيں آسکتے *

علاوہ اُسکے گونا گوني پوشاک دوسري خواهش هے اور حقيقت يهہ هی کہ يهہ ايک ايسي لذت هی کہ وہ اسبات کي مقدم نشاني هی کہ اُسکے ذريعہ سے ايک قوم وحشي حالتوں سے باهر آتي هی اور وہ جلد پايہ عالي کو پہنچ جاتي هی مگر بعد اُسکے جسقدر تربيت کي ترقي هوتي جاتي هے اُسيقدر ايسي نظروں سے گرتي جاتي هی کہ نهايت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سيدهي سادهي پوشاک پہننے لگتے هيں *

بعد اُسکے اچهے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شيشہ آلات لگانيکا شوق دامنگير هوتا هی اور يهہ ايسي خواهشيں هيں کہ جہاں کہيں ظهور اُنکا هوتا هی وہ بالکل سير نهيں هوتيں اور جسقدر کہ تربيت اور تاديب ميں ترقي هوتي هی اُسيقدر شوق و ذوق بڑهتا جاتا هی چنانچہ ايک معمولي مکان ميں جسقدر عيش و عشرت کا سامان هم آج کل چاهتے هيں وہ اُس سے بہت زيادہ هی جو پہلي صدي کے اميروں کو ميسر هوا تها بلکہ گذشتہ صدي کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ هنري هشتم کے کمرے سے زيادہ مرتب نپاتا تو وہ راضي نهوتا اور تاريخوں سے دريافت هوا هی کہ اس بادشاہ عاليجاہ کي خوابگاہ ميں ايک پلنگ اور ايک الماري باسنوں کي اور ايک کهلتي مندتي چوکي اور ايک جوڑا انگيٹهيوں کا اور ايک چهوٹاسا آينہ تها اور با وصف اِسکے کہ اپنے همعصر بادشاهوں ميں بڑا روپيئی والا مشہور تها اور اب گمان غالب هی کہ همارے پوتے پڑوتے هماري آسايشوں کو ناپسند کرينگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوينگے وہ اُنکي شکستہ حالي پر ٹهنڈے ٹهنڈے سانس بهريں گے *

يهہ بات واضح هی کہ هماري خواهشيں جسقدر کيفيت گوناگوني پر مايل هوتي هيں اُسقدر متدار اور کميت پر ملتفت نهيں هوتي هيں چنانچہ کسي ايک قسم کي جنس و اسباب سے جو خوشي کہ حاصل

هوتي هی وہ حد معین هي نهیں رکهتي بلکه پهلے اس سے کہ وہ اپني
غایت کو پهنچے روز بروز گهتتي جاتي هی اور ایک قسم کي دو چیزوں
سے وہ خوشي دوچند نهیں هوتي جو قسم مذکور کي ایک شے سے حاصل
هوتي هی اور جسقدر خوشي که دو چیزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم
کي دس چیزوں سے وہ هرگز پهچگني نهوگي غرضکه جسقدر افراط سے کوئي
چیز هوتي هی اُسیقدر وہ لوگ بهي بهت سے هوتے هیں جنکے پاس وہ
چیز هوتي هی جو اُسکے ذخیرہ کو بڑهانا نهیں چاهتے یا چاهتے هیں تو
بهت تهوڑا چاهتے هیں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چیز کي آیندہ مقدار
حصول کا افادہ بالکل یا قریب اُسکے جاتا رهتا هی غرض که وہ چیز اُنکي
نظروں میں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي
جنکو احتیاج اُسکي هوتي هی اور مقدار حاجت کي بڑہ جاتي هی اور
اُسکا افادہ یعني وہ خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معین کے حصول
سے حاصل هوتي هی زیادہ بڑہ جاتي هی *

اگرچه مختلف چیزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هی مگر
بمقابله تمناے عز و امتیاز کے بهت ضعیف و خفیف هی اور یهه ایک
ایسي آرزو هی کہ اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کیا جاوے جیسیکه
تمام لوگوں میں هر زمانه میں ظهور اُسکا پایا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهه
اپنے آتي هی اور گور تک همراہ رهتي هی تو اُسکو نهایت قوي جذبه اور
شوق غالب انسان کا تصور کریں *

شان و امتیاز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هی اور حق یهه
هی کہ دولتمندي ایک ایسي عزیز چیز هی کہ چهوٹے بڑے اُسپر مرتے
هیں اور تمام اِنسان آپ کو اُس تک پهنچنے کے قابل سمجهتے هیں اور
اپنے همچشموں میں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے تهیک ٹهاک
رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعدہ هی جو اصلي حاجتوں کا کهٹکا
نهیں رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ایسي ایسي تکلیفیں
اُٹهاتے هیں کہ اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکلیف کا خوف یا کسي خوشي
کي اُمید آمادہ نکرتي اور اُن تکلیفوں کو غلامان خانہ‌زاد بهي مار پیٹ کے
اندیشوں یا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر یهه بات ایسي هی کہ صرف

ظاهر کي تيپ تاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † درياے پيکتولس کے تمام سونے سے اگر اُسمیں استدر هوتا که گويا || ميداس اُسمیں ابهي نها کر گيا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتياز نهوتا جو اُس سونے کو اُس ميں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طريقه که اُسکے ذريعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هيں وه صرف ايسي اشياء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد و مقدار حصول ميں متحدود هيں يعنے وه چيزيں جو کم بهم پهنچتي هيں مگر يهه بات ياد رهے که قلت حصول انکي مرغوبيت کے لیئے کافي نهيں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ايسي بهي چاهيئے که وه اُسکے ذريعه سے مرغوب هو جاتي هيں اور وه بات ايسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزديک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ايسي کمياب هی جيسے اور شے عزيزالوجود کمياب هوتي هی مگر جب که مدرسه ميں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسميں ايسي نهيں پائي جاتي که وه اُس کے طفيل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسميں کچهه شک و شبهه نهيں که وه يکتا و بے همتا

---

† يهه ايک چهوٹي ندي کوچک ايشيا کے اينےٹوليا کے ضلع ميں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ ميں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب ميں بهتي هے متقدمين ميں سونے کے ريتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ريتے کا سبب ايک جهوٹي کهاني کو قرار ديا تها که ميداس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ريته اُس ميں هو گيا

|| بطور کهاني کے يهه بات مشهور هی کا يهه شخص فرجيه کا بادشاه اور اور نئيس کا شاگرد تها اور ڈايو نيسس کي پرستش کا ترقي دينے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈايونيسس جب تهريس سے فرجيه پر آتا تها تو اُسکا پير سيلينس نشه کي حالت ميں رسته بهک کر ميداس کے باغ ميں آنکلا ميداس کے آدمي اُسکو پکڑ کر ميداس کے پاس لے آئی اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مريد ڈايونيسس کے پاس پهونچاديا تب اُسنے ميداس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چيز کو ميں چهوؤں وه سونے کي هوجايا کرے يهه درخواست اُسکي پذيرا هوئي جب کهانے پينے کي چيز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي که يهه تاثير مجهه سے جاتي رهے تب ڈايونيسس نے اُس سے کها که تو درياے پيکٹولس ميں جاکر نها تو يهه بات جاتي رهيگي چنانچه وه اُسميں نهايا اور اُسکے نهانے سے تمام ريته اُس دريا کا سونے کا هوگيا *

هی مگر وہ ایک میلي کچیلي دهبہدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف
اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے
معروف و مشہور هی هاتهہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا
هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد همت هوگا کہ اُس عالي
طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکهہ بهال کریں جسکي
تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهہ
روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ متصود اُسکا جب
حاصل هوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں
موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد
ومقدار حصول کے محدود هونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظہور میں
آتي هی وہ سبب یہانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں کہ کوئي چیز
اُنسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نہیں هوتي *

واضح هو کہ الماس ایسي چیز هی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب
و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزون کي
بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ
ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چهٹانک بهر سے کچهہ کم
هیں لوگ اُسکو دس لاکهہ روپیہ کا بتاتے هیں اور یہہ دس لاکهہ روپیہ
تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانہ محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز
اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کهوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں
وہ محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني
تیں هزار انگریزي کنبوں یا بارہ هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي
برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام
چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت
سے میسر هوتیں اور اصل یہہ هے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن
و مقدار میں چهٹانک بهر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي
قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکهہ بهي دیکهتے دیکهتے
تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی
کہ وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ هزارها ادمیونکو آرام پہنچتا هی اور گمان ایسا هی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل هوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا هوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل هوئي مگر آدهي چهتانک کے وزن کا هیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بهي هاتهہ نهیں لگتا هی چنانچہ تمام اطراف و جوانب مین اُس وزن و مقدار کے پانچ هیرے بهي موجود نهیں هیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین هے کافي وافي هے اور اسلیئے کہ دولتمند هونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي هی تو همیشہ الماس ایسي چیز سمجها جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور هونگے اور جن هرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هے وہ تهوڑے نہونگی اگر کوئي شخص هیرے کي کهان دیکهہ پاوے یا هم آپ کوئیلوں سے هیرے تیار کرنے لگیں تو پهر هیرے ایسے بوتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کهلونے هوتے هیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور هیروں کے جهاز بهر کر ملک گني کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے هاتهي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح هو کہ جو معني دولت کے همنے بیان کیئے یعني اُس سے وہ کل چیزیں مراد هیں جو قدر و قیمت رکهتي هوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور هوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل هی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اِس لحاظ پر نہایت ضروري متصور هوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے هجوم هیں هم بیاں کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد هی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل هو جاتي هی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح هووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد هی جو دو چیزوں کے درمیان میں

هوتا هے اور تهيک اُس سے وہ تعلق مراد هے جو کسي چيز کي مقدار معين کے بدلے کسي چيز کي مقدار معين حاصل هوسکتي هے اور اسي ليئے کسي چيز کي قيمت بدوں اسکے بتاني ممکن نهيں که کسي دوسري چيز يا کئي چيزوں سے جنکي رو سے تخمينه اُسکي قيمت کا منظور هی صراحتاً يا کنايتاً مقابله اُسکا نکيا جاوے اور ايساهي بدون اِسکے بهي ممکن نهين که کسي شے کي مقدار معين کو دوسري شے کي مقدار معين سے مقابله نکيا جاوے غرض که قيمت اشياء کي بدون مقابله باهمي کے دريافت نهيں هوسکتي *

يهه بيان هوچکا که الماس آج کل نهايت مرغوب اور بهت گراں قيمت هی اور مراد اس سے يهه تهي که الماس کے علاوہ کوئي چيز ايسي چيز نهيں که اُسکا مبادله هر جنس سے هوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض ميں وہ مقدار هاتهه آوے جو هيرے کي مقدار معين کے عوض ميں آسکتي هی اور جب که شاہ ايران کے بازوبند کي قيمت بيان کي گئي تو همنے پهلے سونے کي مقدار بيان کي اور بعد اُسکے اُس انگريزي محنت کي تفصيل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض ميں حاصل هوسکتي هی اور اگر بيان اُسکي قيمت کا هم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے که دولت کي اور چيزوں کي مقدار جو اُسکي بدله حاصل هوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ايسا شمار کيا جاتا تو تجارت کے معاملوں ميں بهت مفيد هوتا اسليئے که اُسکے ذريعه سے صرف الماس کي قيمت اور چيزوں کي مناسبت سے ظاهر نهوتي بلکه تمام چيزوں کي قيمت ايک دوسرے کي مناسبت سے دريافت هوتي چنانچه اگر يهه بات تحقيق کيجاتي که آدہ چهٹانک الماس کا مبادله پندرہ لاکهه ‡ٹن هپ‌برن کے کوئيلوں يا ايک لاکهه ٹن § اس‌سکسس کے گيهوؤں ياانگريزي فلس کيپ کے دو هزار پانسو ٹن کاغذ سے هوتا هی تو اُسکے وسيله سے يهه دريافت هوجاتا که کوئيلوں اور گيهووں اور کاغذوں کا باهم مبادله اُسي مناسبت سے هوگا جس مناسبت سے که اُنسے هيرہ کا مبادله هوتا هی يعنے کاغذ کے ايک معين وزن کے بدلے چهه گنا کوئيله اور چاليس گنا گيهوں هاتهه آتا هے *

---

‡ ٹن ايک انگريزي وزن کا نام هے جو ۲۸ من کے برابر هوتا هی *

§ يهه انگلستان کے ايک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي باهمي قيمت قرار پاتي هی یا جن سببوں کي روسے یہہ امر قرار پاتا هی کہ ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل هوتي هی وہ سبب دو قسموں پر منقسم هوتي هیں چنانچہ اول وہ قسم هی کہ کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي هوجاتي هی اور دوسري وہ قسم هی کہ جنسے یہہ دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق هوتے هیں اور هم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتي هیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے هیں اور جن هرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود هو جاتي هے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے هیں *

غرض کہ اُس عام بیان سے کہ جنسونکا مبادلہ اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر هوتاهے یہہ مراد هے کہ تمام جنسوں کا مبادلہ اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے هیں اور اُن هرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے هیں هوتا هی *

مگر افسوس یہہ هے کہ ان دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے همیشہ یهي معنے سمجھے نہیں جاتے بلکہ کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا هی کہ وہ لفظ اور لفظ خرچ دونون مرادف سمجھے جاتے هیں مثلاً اگر یوں کہیں کہ فلاں چیز کي پیداوار بہت هوئي مگر اُسکي مانگ بھي بہت هوئي تو اُس سے مراد هوگي کہ اُسکا بہت سا خرچ بھي هوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب هي نہیں سمجھي جاتي هی بلکہ وہ اثر بھي سمجھاجاتا هی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ هونے پر راضي هوجاتا هی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے هیں کہ لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد هوتي هی اور مالتهس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہہ لکھتے هیں کہ لفظ مانگ کے دو معنے هیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے ہیں جو خرید کي جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے ہیں یعنے اُس زیادتي قیمت کے ہیں جو بڑے بڑے گاھک اپني حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضي اور نیز اُسکي قابلیت رکھتے ہیں *

مانگ کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئي معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں ہوتے مگر تسلیم کرنا چاہیئے کہ جب یہہ بات کہتے ہیں کہ گیہوں کي فصل کي کمي سے جو اور جئي کي مانگ زیادہ ہوتي ہی تو لفظ مانگ کا معمولي معنوں میں مستعمل ہوتا ہی یعني جو اور جئي کے افادہ کو ترقي ہوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کي خواہش زیادہ ہوئي اور اگر برخلاف اِسکی کوئي اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط ہونگے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ گیہوں کي کمي سے جو اور جئي کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئي کے خرید نے کي قوت اور خود شے مبیعہ یا مصروفہ کي مقدار نہیں بڑہ جاتي بلکہ صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے ہیں چنانچہ گھوڑوں کے کھلانے اور شراب کے بنانے کي جگہہ میں کچھہ جو اور جئي آدمیوں کے کام بھي آنے لگتے ہیں اور گھوڑوں کے کھلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکي خواہش سے جو کھانے کي خواہش زیادہ متقدم ہوتي ھے تو جو اور جئي کي خواہش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا ہوتي ہی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور ھے یا جو اور جئي کي مقدار معین کا افادہ ترقي پاتا ھے اسي کو علمي طور پر ایسي تعبیر کرتے ہیں کہ جو اور جئي کي مانگ بڑہ گئي *

باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسي بےپروائي سے مستعمل ہوتا ھے کہ اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد ہونے کے قابل ھے مگر ہم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئي معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواہش اور افادہ کي مراد لیوینگے جس مقدار پر کسي جنس کا قبضہ مطلوب ہووے *

مقدار حصول کي حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو ہم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کي بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريرون ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں
کي اُس مقدار پر مروج هی جو بازار ميں بکنے کو آتي هيں يهه شکايت
نهيں که يهه لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکه محل شکايت يهه هے
که جب يهه معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بهت
تهوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے هيں کرتوں اور کرتيوں اور
سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهه ثابت کيا که دو جنسوں کي باهمي
قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے
واسطے آتي هی بلکه اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هی جو اُن
جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے
جب که هم مقدار حصول کی کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا
سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهه سمجهنا نچاهيئے که صرف کمي
بيشي هي مراد هی بلکه ايسي کمي بيشي مرادهے که اُن هرجوں کي
کمي بيشي سے پيدا هوتي هی جنسی مقدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے که دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے
قرار پاتي هی ايک وه جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار
حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وه سبب که اُنسے دوسري چيز کي مقدار
حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچه جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس
مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هی اُنکو اُسکي قيمت کے
اصلي سبب کہتے هيں اور جن سببوں کے وسيله سے وه جنسيں مفيد اور
مقدار حصول ميں محدود هوجاتي هيں جنسے شی مذکورهبالا بدلي جاوے
تو وه اُسي شی مذکورهبالا کي قيمت کے خارجي سبب هوتے هيں چنانچه
آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هی
که آدهي چهٹانک سونے کو آٹهه چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس
مناسبت کا باعث کچهه تو وه سبب هيں جو خود سونے کو مفيد اور
اُسکي مقدار کو محدود کرتے هيں اور کچهه وه باعث هيں جو چاندي
کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب که هم سونے کي
قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں که وه

اُسکي عام قیمت پر دخل کامل رکھتے ھیں اِسلیئے کہ وہ سبب سونے کو
ایسي قوت بخشتي ھیں کہ مبادلہ اُسکا ھر جنس سے ھو جاتا ھی باقي
خارجي سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ھیں کہ مبادلہ اُسکا چاندي سے
ھو سکتا ھی پس چاندي کو سونے کي قیمتوں میں سے ایک خاص قیمت
سمجھنا چاھیئے اور سونے کي تمام خاص قیمتوں کے مجموعہ سے اُسکي عام
قیمت بنتي ھی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي مفید اور مقدار حصول
مئیں محدود ھوتي ھی نہ بدلیں اور سونے کي قیمت کے سبب یک قلم
بدل جاویں مثلاً اگر بطور رسم کے یہہ بات ضروري قرار پاوے کہ ھر خوش
لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ھوا کریں یا جنوبي امریکا کے
قصے قضایوں کے باعث سے تمام کار خانہ سونے کے ملک بریزیل اور کالنبیا
میں یک قلم بند ھو جاویں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو ھمکو حاصل
ھوتي ھیں پانچ چھہ حصے منتطع ھو جاویں تو اسمیں کچھہ شک و شبہ
نہیں کہ سونے چاندي کي باھمي قیمت میں اختلاف واقع ھوگا اگرچہ
چاندي کا افادہ اور محدودیت مقدار ھرگز نہ بدلے گي مگر ایک معین
مقدار اُسکي سونے کي مقدار قلیل سے بدل سکینگے اور ظن غالب یہہ ھی کہ
بجاے سولہ اور ایک کي مناسبت کے بیس اور ایک کي مناسبت سے مبادلہ
ھوگا جب کہ چاندي اور سونے کي قیمتونکا گھتنا بڑھنا اپس کي مطابقت
کے ساتھہ ھوا تو چاندي کي قیمت اگر چوتھائي گھٹیگي تو سونے کي قیمت
چوتھائي بڑھیگي مگر چاندي کے بھاو کا گھتنا عام نھوگا اسلیئے کہ سونے
کي مناسبت سے اگرچہ چاندي کي قیمت میں تنزل آویگا مگر تمام جنسوں
کا مبادلہ چاندي سے اُسي مقدار پر ھوگا جیسے کہ پہلے ھوتا تھا اور سونیکے
بھاو کا بڑھنا عام ھوگا یہانتک کہ اُسکي ایک قدر معین کے بدلے میں
چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پہلے کي نسبت
بقدر چوتھائي کے زیادہ آویگي اور جسکے پاس چاندي ھوگي وہ
شخص تمام مطلبوں کے لیئے سواے سونے کي خریداري کے ایساھي مقدور
والا ھوگا جیسے کہ وہ پہلے تھا اور جسکے پاس کچھہ سونا ھوگا وہ تمام
مطالب کے لحاظ سے پہلے کي نسبت زیادہ دولتمند ھوگا *

جن سببوں کے طفیل سے ھر قسم کي جنسیں مقدار حصول میں
محدود اور مفید ھوتي ھیں ھمیشہ تبدیل و تغیر کے قابل ھیں بعض

اوقات ایسا هوتا هی که منجمله اُنکے ایک سبب بدل جاتا هی اور کبهي ایسا هوتا هی که دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے هیں اور کبهي الگ الگ هو جاتے هیں اور هر ایک کو بطرف مخالف میلان هوتا هی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکي قوت قریب مساوي کے رهتي هی *

مانگ کي ترقي اور مقدار حصول کے هرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کي اساني کي ثمرے سني کے معامله میں بخوبي منکشف هوئي چنانچه انگلستان کے اُس بڑے هنگامه سے پهلے پهلے جس میں سلطنت کو انقلاب هوا اوسط قیمت سني کی في ٹن تیس ‡ پونڈ سے زیادہ تهي اور جب بحسب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ اُسکي بڑہ گئي اور اُس مانگ سے جو هرج که مقدار حصول کے بڑهنے میں پیش آئی تاثیر اُنکي یهه هوئي که سنه ۱۷۹۶ میں سني کي قیمت في ٹن پچاس پونڈ سے زیادہ بڑہ گئي اور بارہ برس تک اُسي قیمت پر بکتي رهي مگر سنه ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاهوں میں جهانسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تهي لڑائي هوئي تو دفعةً سني کي قیمت في ٹن ایکسو اٹهارہ پونڈ هوگئي اور یهه قیمت اُس قیمت سے چوگني تهي جو امن و امان کے دنوں میں عام تهي بعد اُسکے جب لڑائي ختم هوگئي تو وہ مانگ اُسکي پهیکي پڑي اور مقدار حصول کے هرج مرج بیکار هوئے اور جیسي که قیمت اُسکي پهلے تهي ویسي هي هوگئي *

هم یهه بیان کرچکے که جنس کا افادہ یعني بطریق بیع یا کرایه کے اُسکي مانگ پر اور اُن هرجوں پر منحصر هی جنسے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هی مگر باوجود اسکے بهت سي جنسیں ایسي هیں که اُن کي مقدار حصول کے هرجوں میں کوئي تبدیل واقع نهووے تو بهي اُنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وهمونسے بدل جاتي هے که شاید اُن هرجوں کي قوت ایندہ کو گهٹتي یا بڑهیگی اور یهه حال اُن جنسوں میں واقع هوتا هی جنکي مقدار حصول کسي قاعدہ پر معین نهیں هوتي بلکه غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں که مقدار حصول اُنکي

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکه هی جو قریباً دس روپیه کي برابر هوتا هی

نہ گھٹ سکتی ھی نہ بڑہ سکتی ھی حاصل ھوتی ھیں مثلاً جیسے کہ زمین
کي سالانہ پیداوار ھوتي ھی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا ھے
کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف ھووے اگر فصل کي
تہائي کم ھووے تو وہ کمي برس دن تک جاري رھیگي یا بذریعہ خرچ
کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري ھوگي چنانچہ اگر انگریز
روسیوں سے لڑنے جاویں تو سنی کي مقدار حصول کے ھرج مرج لڑائي
کے جاري رھنے تک ترقي پر رھینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج
اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور
خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے ھیں کہ اُنکے پاس اتني بہت
دولت ھی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے
ھیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ ھوتا ھی کہ کسي چیز کي مقدار
حصول کے ھرج غالباً بڑھنے والے ھیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر ھوتي
ھی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے
ھیں اسي سبب سے قیمت بڑہ جاتي ھی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے
سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑہ جاتي ھی واضح ھو کہ تجارت کي تفصیلیں
کثرت سے ھیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي
مشکلیں ھیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي ھمیشہ بدلتے رھتي ھیں چنانچہ
اکثر اتفاق ایسا ھوتا ھی کہ بڑے بڑے ھوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں
پر عمل کرنا پڑتا ھی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس
خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواھوں پر عاید ھوگا اندھا
دھوند کام کربیٹھتی ھیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑہ
گئي اور اُسکے بڑہ جانے کا کوئي معقول سبب ھوگا یہہ کھتے ھیں کہ اگر ھم
لوگ ایک مھینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل ھوتا
اور یہہ نتیجہ نکالتے ھیں کہ اگر ھم اج خریدیں تو ایک مھینے پیچھے بڑا
فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پھونچاتے ھیں کہ
کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا ھوتا ھی کہ اور چیزوں
کي قیمتیں بھي بڑہ جاتي ھیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال
کرتا ھی اور کھتا ھی کہ زید نے سني کو قیمت بڑھنے سے پہلے خریدا اور
بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قیمت بڑہ جانیکا سبب دریافت نہیں اُس سے
زیادہ روئي کا نرخ بڑہ جانیکا باعث معلوم نہیں کہ وہ کس طور سے بڑہ
جاویگي مگر ظن غالب ھی کہ سني کي مانند وہ بھي بڑہ جاویگي اور
یہي باعث ھی کہ میں خرید اُسکي کرتا ھوں *

ھمنے جو یہہ بیان کیا کہ بڑي بڑي دولتیں ایسي ایسي تقریروں سے
جو کہوں میں پڑتي ھیں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے
سوداگري کے معاملوں سے واقف نہیں ھوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور
سرمایہ والوں کو کمال حسن عقیدت سے ھوشیار و فہمیدہ سمجھتی ھیں
وہ شاید یہہ سوچینگے کہ انکا مبالغہ ھی اور یقین نہیں کرنے کے کہ خیال
کو راے پر استدرِ غلبہ ھوتا ھی مگر ھم اپنے قول کي صداقت کے لیئی ٹوک
صاحب کے قول کو سند ٹہراتے ھیں اسلیئی کہ یہہ سوداگر علم و عمل
میں دستگاہ کامل رکھتي ھیں جس زمانہ میں کہ اُنھوں نے اپني کتاب
لکھي ھی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجیب حالتوں کو غور و تامل اور
نہایت فکر و نظر سے دیکھتے تھے جنکو اُنھوں نے قلمبند کیا ھی چنانچہ
یہہ عبارت جو یہاں نقل کیجاتي ھی منجملہ اُن عبارتوں کي ھی جو
اُنھوں نے اُن حالات کے نسبت لکھي ھیں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع
کي شروع میں جنسوں کي قیمتیں بہت بڑہ گئي تھیں *

ٹوک صاحب کا بیان

واضح ھو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ ھی کہ سالانہ رسم کے موافق سال
حال کے ذخایر موجودہ کي کیفیتیں اور تخمیناً سال آیندہ کي مقدار حصول
اور خرچ کے نقشے بذریعہ گشتي چٹھیوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں
کے پاس روانہ کیئے جاتي ھیں اور اُنپر تقریریں اور بحثیں ھوتي ھیں
چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذریعہ گشتي چٹھیوں کے دریافت ھوا کہ
بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخیرے اُن ذخیروں سے کم ھوگئي جو پہلے برس
کے اخر میں باقي تھے چنانچہ تھوڑي بہت فکر کر کے اِس کیفیت سے یہہ
نتیجہ نکالا گیا کہ اُن چیزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار
حصول سے بہت زیادہ ھوتي جاتي ھی اِسلیئے قیمت اُنکي بڑھني چاھیئے
اور اُسکے ساتھہ ھی فصلوں کي کمي اور اور ایسے سببوں کي خبریں اوڑادیں

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي غرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاھیئے تھي کیونکہ انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقدر قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرور تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاھیئے تھي لیکن جب کہ تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ھی تو کسي چیز کي قیمت صرف حد و غایت سے زیادہ ھي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي ھی اور جب کہ ترقي قیمت کو گونہ سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ھیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور یہہ خریدار اب ایسي ھي نرھے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ھوں بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور بڑے بڑے ساھوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں جي جان سے مصروف ھوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي منفعت کا ذریعہ بتایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسی چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑھ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي قیمتیں بڑہ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال ایسي چیزوں پر منحصر نرھا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي
اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي ہوگئي کہ قیمت اُسکي ستر
سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں
مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور
اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي
بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھے
غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرہي کہ اُسکي قیمت کو ترقي
روز افزون نصیب نہوئي ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے
بڑھانے اور ٹھہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہي کام اُنکا
ٹھہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر ہایں لحاظ اُنکو دیکھتے
تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي ہو تاکہ اُس چیز کا
بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ ہوگي اور جو شخص
کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا
کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ
اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي ہی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي*

جبکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول
غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکي
اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار
حصول کے موجودہ یا ایندہ ہرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ
اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کي
حالت پلٹتي رہتي ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتي ہی کہ تمام
جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي
مقدار معین سے بدل سکتي ہی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي
بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہوتي ہیں
کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي
رہتي ہی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بھاو بدل گیا تمام
جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي ہی اور یہي باعث ہی
کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب
کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي ہو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلاں جنس ایک معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے دے سکتي هیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے هیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں جنکو هم اصلي اسباب کهتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑهنا یا گهٹنا عام هوگا اور پهلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادله ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بهت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاز و نادر واقع هوتي هی بلکه هر جنس کي قیمت کا بڑهنا گهٹنا بهي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکه اُس جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بهت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے که وہ پهلے بدلي جاتي تهي اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان هوتا هی وہ دوسري جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں افراط و کثرت سے تہیں مثلاً کافي کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کي اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتني قیمتي هوگئي کہ قیمت اُسکي ستر سے اسي پونڈ تک بحساب في صدي بڑہ گئي بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کي قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب في صدي بڑہ گئیں اور اُس ترقي قیمت کي کوئي وجہہ خریدارونکي جانب سے قرار ندي گئي بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کي مناسبت سے بھي ناواقف تھي غرضکہ تجارت کي کوئي چیز ایسي باقي نرهي کہ اُسکي قیمت کو ترقي روز افزون نصیب نہوئي هو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور تھرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یهي کام اُنکا تھر گیا کہ عام مروج قیمتوں کي چھان بین کر کر ہایں لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئي چیز ایسي ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئي هو تاکہ اُس چیز کا بھي لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکي بھي مانگ هوگي اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کي قیمت کیوں بڑہ گئي تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کي قیمت بڑہ گئي هی اسلیئے اُسکي بھي قیمت بڑہ گئي*

جبکہ هم یہہ بات سوچتے هیں کہ بڑي بڑي جنسوں کي مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور همارے ملکونکے قوانین ملکي اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر هی اور مقدار حصول کے موجودہ یا ایندہ هرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑي جواریوں کو هوتا هی روز روز مانگ کي حالت پلٹتي رهتي هی تو یہہ بات صاف واضح هوتي هی کہ تمام جنسوں کي عام قیمت یعني وہ مقدار اُن کي جو کسي چیز کي مقدار معین سے بدل سکتي هی ایک دن بھر بھي برابر نہیں رہ سکتي بلکہ هر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے هوتي هین کسي نہ کسي جنس بلکہ کئي جنسوں کي مانگ یا مقدار حصول بدلتي رهتي هی پس مقدار معین اُس جنس کي جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کي بہت یا تھوڑي مقدار سے بدل سکتي هی اور یهي باعث هی کہ تمام جنسوں کي قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگي اور جب کہ کسي جنس کي قیمت بدل گئي هو تو دوسري جنس کي قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکه یهه بات محال هی که ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یهه که استقلال کسپر موقوف هی

یهه بات غور کے قابل هے که جب هم یهه بولتے هیں که فلاں جنس ایک معین زمانه تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظه سے دے سکتي هیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے هیں اور متدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں جنکو هم اصلي اسباب کهتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑهنا یا گهتنا عام هوگا اور پهلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادله ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بهت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاذ و نادر واقع هوتي هی بلکه هر جنس کي قیمت کا بڑهنا گهتنا بهي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی که وہ عام و شایع نهیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح که اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکه اُس جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچه اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بهت متدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے که وہ پهلے بدلي جاتي تهي اسلیئے که جو کچهه اُس جنس کے ساتهه مبادله کرنے میں نقصان هوتا هي وہ دوسري جنس سے مبادله کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجه اُسکا یهه هی که اب یهه بات کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم هی اگرچه کسي جنس کي قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کي تغیر یا مقدار حصول کے خرچوں کي تبدل سے هوتا هے هووے تو وہ تدارک کے قابل نهیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے هو سکتا هی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسي زمانه میں اُسیکي مانند تبدل واقع هوا هو اور جب که بهت سي جنسوں میں ایک سي تبدیل واقع هوئي هو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یهه عام تبدل ظهور میں آیا هو تو کوئي صورت تدارک کي متصور نهیں اور جو جنس که ایسي تبدیلیوں کي تابع هوتي هی تو اُسکے حق میں یهه کهه سکتے هیں که وہ جنس اپني قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نهیں *

اکثر یهه بیان هوتا هی که خاص خاص وقتوں میں دیکها جاتا هی که تمام جنسوں کي قیمت یک لخت بڑهتي گهٹتي هی اگر همسے پوچها جاوے تو هم کهینگے که یهه بیان صحیح نهیں هی کیونکه یهه امر ممکن نهیں که هر جنس کي مقدار معین هر دوسري جنس کي مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچهه معنے لیتے هیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسي جنس میں اندازہ کرتے هیں اور وہ جنس خارج از حساب روپیه هوتا هی یا محنت هوتي هی *

مثلاً انگلستان کا یهه حال هوا که تمام جنسوں کي قیمت جس میں روپیه بهي شامل هی سولهویں صدي سے محنت کے حسابوں کهٹ گئي یعني تهوڑي محنت کے عوض میں زیادہ روپیه اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچه کوئي چیز ایسي نهیں معلوم هوتی جسکي مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شهزادي ایلزبث کي سلطنت کے اخر عهد میں ملتي تهي اُس سے کم نه حاصل هو اور سنه ‡ ۱۸۱۵ کي لڑائي کے

---

‡ سنه ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبه سے جهاں وہ پهلي لڑائي کے بعد بهیجا گیا تها فرانس میں واپس آیا اور هزاروں آدمي اُسکے ساتهه هوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئي تب وہ پیرس میں داخل هوا اور وهاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنهوں نے اُسکو پهلے مغلوب کیا تها پهر متفق هوئے اور اُس سے مقابله کیا مقام واٹرلو کي آخر لڑائي میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباهي نصیب هوئي بعد اُسکے جزیرہ سینٹ هلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقه کے مغرب کو هی بهیجا گیا اور وهیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي
شامل ھے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ
محنت اور جنسیں حاصل ھونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں
هم کرتے ھیں وہ یہہ ھي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي
ھوتي ھیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ھوتا ھی مثلاً اگر شہر
نیوکیسل میں ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت کہان کے اندر سوا روپیہ ھو تو کہان
کے باھر اڑھائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام
ھل میں پانچروپیہ ھوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک
پہنچ جاوے تو في ٹن آٹھہ روپیہ اُسکي قیمت ھوگي اور رفتہ رفتہ قدر
اُسکي یہہ ھو جاویگي مکہ اگر گراس وینر سکوئیر کا رھنے والا اپني کوٹھریوں
کو † ساڑے بارہ روپیہ في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبی والا
سمجھیگا ایک ٹن کوئیلہ اگر ھر حالتمیں في حد ذاتہ وھي ھے مگر علم انتظام
مدن کي روسے کہان کے اندر اور اُسکے باھر اور مقام ھل اور گراس وینر سکوئیر
میں اُسکو مختلف الجنس سجھنا چاھیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو
بڑھتے جاتے ھیں اُسیقدر مختلف ھرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں
محدود ھوتے جاتے ھیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف
جنسوں سے معاوضہ کے قابل ھو جاتے ھیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں
بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا ھے اور وھي
کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ
ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید
اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رھے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس
جنس کا مقام اور نیز دوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي
قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري ھے اور اکثر حالتوں میں دریافت
ھوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہان اُن کا استعمال کیا
جاتا ھی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز ھی چنانچہ دوردراز کي جنس کا
خریدار اُسکے مقام استعمال تکہ لیجانے کي محنت اور اُس محنت

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي ھی
حقیقي نہیں ھی

كي اجرت پر پيشگي روپيه لگانے کے زمانه پر محصول ادا کرنے اور علاوہ
اُن کے رسته كي جوكهوں پر لحاظ كرتا هي باوجود ان باتوں کے اسباب کا
خطرہ بهي اُسكو ضرور هوتا هے كه قسم اس جنس كي شايد اُس قسم کے نمونه
سے مطابق نهو جسکے خیال سے خرید اُسكي كي گئي اگرچه اڈنبرا سے
لندن تک ایک الماس کے لیجانے میں خرچ اور جوكهوں بهت تهوڑي
هی مگر قيمت اُسكي اُسکے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے
اور يهه وصف ایسے هيں كه اُنكي حيثيت سے خريداروں كا مطمئن كرنا
ايسا دشوار هی كه جو قيمت الماس كي كمال آساني سے اڈنبرا ميں
حاصل هوسكتي هی وہ لندن ميں كمال دشواري سے مل سكتي هی اور
اگرچه کوئیله کسي معين كهان كا ایک اچهي قسم کا محقق هی مگر جو
خرچ اور نقصان وقت اور جوكهوں اور محصول نيوكيسل سے گراس وينر
سکوئیر تک لیجانے کا لازم آتا هي وہ ایسے امور هيں كه گراس وينر تک
پهنچنے پر ایک ٹن کوئیله كي قيمت اُس قيمت سے پچگني بڑہ جاتي
هی جو نيوكيسل ميں عام رائج تهي *

اُن اعتراضوں كي ترديد جو دولت کے معنوں پر هوئے هيں

همكو يقين واثق هی كه دولت کے يهه معني كه وہ تمام چيزيں يا
صرف وہ چيزيں هيں كه قيمت ركهتي هوں يا اُنكو خريد سكتي هوں يا
کرایه پر لے سكتي هوں باستثناے آرچ بشپ ويٹلائي صاحب کے كسي اور
مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نهيں رکهتے *

متقدم اختلاف يهه هيں كه بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف
مادي پيداوار سمجهتے هيں اور بعض بعض اُن ميں اُن چيزوں كو داخل
کرتے هيں جو آدمي كي محنت سے پيدا يا حاصل هوتي هيں اور بعض بعض
قيمت يا معاوضه كو دولت کے معنوں ميں داخل کرنے پر اعتراض کرتے
هيں *

اور يهه سوال كه غير مادي چيزوں كو بهي دولت كي چيزونميں سمجهنا
چاهيئے يا نهيں بحث و مباحثه کا مقام هے ليكن جب تحصيل دولت کا
مذکور هوگا تب سوال مذکور پر بحث كيجاويگي معلوم هوتا هی كه بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل تارنز صاحب اور مالتہس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزوں کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ھیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف ہوتي ھی یہہ خیال کرتے ھیں کہ ایسی محدود معنوں میں ھرشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ھیں داخل ھو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل ھیں یہہ بات تسلیم کرتے ھیں کہ اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بھي داخل ھیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں ہوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ھیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر ھی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي دخیل ھو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتہس صاحب اور کرنل تارنز صاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ھیں پہلي راے واضح ھوتي ھی *

چنانچہ مالتہس صاحب فرماتے ھیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام ھی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ ھوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تھوڑي بہت محنت درکار ھووے *

اور کرنل تارنز صاحب کا یہہ مقولہ ھی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ھیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع ھوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار ھو جو قصداً عمل میں اوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ھیں یعني ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي ھے اور جو چیزیں کہ مضموں افادہ سے خالي ھیں اور برامدکار اُنسے نہیں ھوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں ھوتیں وہ ایسي ھوتي ھیں جیسے ھمارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں ھماري دولت کے اجزاء نہیں ھوتیں بر خلاف انکے وہ چیزیں ھیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ھیں اگر وہ علاوہ مفید ھونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں ھوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً ھوا جو دم کي راہ ھم

کھینچتے هیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو هم کو گرم کرتي هیں باوجود اسکے کہ وہ نہایت مفید اور بغایت ضروري هیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نہیں مگر روٹي جو بھوک کا علاج هی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے هیں اگرچہ وہ سورج کي شعاعوںسے کچھہ زیادہ ضروري و لابدي نہیں مگر ادخال اُنکا مفہوم دولت میں بایں نظر مناسب هی کہ علاوہ افادہ کے اُنمیں یہہ بات بھي پائي جاتي هی کہ وہ محنت سے هاتھہ آتي هیں *

اور مکلک صاحب کا یہہ بیان هی کہ دولت کا مخرج صرف محنت هی چنانچہ وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائی جاتي هیں انصرام اُسکا خود بخود هوتا هی یعني خدا همکو بے تکلف دیتا هی مگر باوصف اُسکے جب تک کہ اُس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نہووے تب تک وہ قیمت سے خارج هی اور اُسکو دولت سمجھنا محض خطا هے کسي نہر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر همکو کھڑا کریں اور بعد اُسکے محنت کے ذریعہ سے پاني اور پھل پھلاري منھہ تک نہ پہونچاویں تو بھوک پیاس کے مارے بلاشبہہ مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي هو کہ اُسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نہو تو وہ چیز اگرچہ نہایت مفید و نافع هو مگر اسلیئے کہ وہ بے محنت هاتھہ آئے اور محض خداداد هے یہہ بات ممکن نہیں کہ وہ قیمت والي گني جاوے بلکہ وہ رایگان سمجھي جاویگي *

واضح هو کہ مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یہہ بات مفہوم هوتي هی کہ وہ مفہوم محنت میں اُن تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے هیں جو قصداً ظهور میں آتے هیں اور یہہ بات صاف هی کہ اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم هی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام هی تو رکابي سے اوٹھانا بھي محنت کا کام هی اور مجلس دعوت میں هر مہمان اپني خوراک اُس محنت سے حاصل کرتا هی جس سے کہ وہ اُسکو اپنے قبضہ میں کرتا هی غرض کہ ایسي ایسي بے ٹھکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا چوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع هوئي *

مالتھس اور ٹارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے هیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت هوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاهیئے اور دوسرنے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل هوتي هیں وہ تمام قیمتي هوتي هیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تھوڑي بہت محنت صرف هوني چاهیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت هوجاویگي جب کہ هم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم هوسکتي هی مثلاً سمندر کے کنارے پھرتے پھرتے کوئي موتي اتفاق سے هاتھہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوهري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث هی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف هوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں هاتھہ آیا کہ میں اُستر مچھلي کھا رها تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کي محنت متصور نہیں هوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوهے کے جو کھان سے نکلتا هی شہاب ثاقب کا هی لوها هوتا تو کیا اُس آسماني لوهے کي قیمت اس لوهے کي قیمت سے زیادہ نہ هوتي هاں یہہ بات سچ هی کہ جو شے مفید هی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ هونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا هی اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود هوتي هی تو یہہ بات لازم آتي هی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري هی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود هو جاتي هی مگر کوئي اور بھي ایساهي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود هو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساهي موثر باعث هی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي هی اُسکي قیمت کا سبب هو جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ اگر تمام جنسیں جو همارے کام آتي هیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور مجنس کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود هیں ویسے هي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتي ھی که وہ قیمتي نرھتیں یا جس مناسبت سے که في الحال اُنکا معاوضه ھوتا ھی اُسي مناسبت سے نہوتا *

باقي رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصله ذیل دیا جاتا ھی اول یہہ که دولت کي وہ چیزیں جنکي قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکي تحصیل میں صرف ھوئي وہ دولت کا کوئي جزو نہیں بلکه خود کامل دولت ھیں دوسرے یہہ که جب مقدار حصول کي محدودیت محنت کي قیمت کے واسطے ضروري ھی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر ھی شرط اُسکي نماننا عام سبب کي جگہه جزوي سبب کو قایم کرنا ھي نہیں ھی بلکه حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا ھی جو محنت کو قوت پنہچاتا ھی *

اب ھمکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقي رھا جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے که دولت اُن چیزوں کا نام ھی جو قیمت رکھتي ھوں اور جو لوگ لاگت کي جگہه قیمت کو اِستعمال کرتے ھیں اور دونوں کو برابر سمجھتے ھیں یا ایسي طرح اُسکو برتتے ھیں که اُسمیں ھر شے مفید کو شامل کرتے ھیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل ھونے پر اُنکا اعتراض بجا ھی اور ھم بھي معترض ھوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے که وہ معني مذکورہ میں داخل ھوتے مگر اور مؤلفونکا یہہ نقشه ھے که اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض ھے چنانچه وہ یہہ اعتراض کرتے ھیں که اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رساله ھذا نے پسند کیئے لازم آتا ھے که ایک چیز ایک کے حق میں دولت ھو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہہ بات کچھہ چھپي ھوئي نہیں اور یہہ بھي ظاھر ھے که ایک ھي وصف ایک آدمي کے واسطے بعض وقتوں میں دولت ھوسکتا ھی اور وھي صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں ھوسکتي جیسے که انگریزي قانونوں کا علم انگلستان میں وجہه معیشت اور فرانس میں فراسیسي اصولوں کي مہارت ذریعه رزق کا ھے اور بعد چندے یہہ اتفاق پڑے که انگریزي قانوں دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئي مال اپنے ھمراہ نه لیجاوے اور فرانس کي سکونت

اختیار کرے یا فراسیسي قانون دان انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو
آسودہ حالي سے افلاس میں پڑینگے اور کوئي بات اُنکي نہ پوچھیگا اور
ایسي هي وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا
منشاء و مخرج هی ملک یورپ میں هزار خواري سے بسر کریگا اور
کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس همارے معنوں کے موافق وهي کمال اُسکا
بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس هوگا اور
ایسي هي اگر کوئي بهانڈ متقي هو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے
اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق هیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال
اپنے فن و هنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں هی کہ
وہ استعدادیں نقال کي دولت کا وسیلہ نرهیں مگر هم بڑے حیران هیں
کہ صرف اتنی تمیز و تفریق سے هماري تقریر شافي پر جو دولت کے
معنوں میں بیان کي گئي کس طرح اعتراض وارد هوسکتا هے بلکہ اس سے
تو هماري تقریر کي اور خوبي ظاهر هوتي هے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسي قوم تجویز کرتے هیں کہ وہ صرف
آپسمیں بسر کرتي هو اور کسي سے میل جول نرکھتي هو اور هر شخص
اُن میں سے اپني اپني کمائي صرف کرتا هو تو ایسي صورت میں اگرچہ
جنسوں کي بہت کثرت هوگي مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باهم
مفقود هی تو وهاں هماري اصطلاح نے بموجب دولت کا نام و نشان
نهوگا جیسے کہ اُسکے معني بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ هی کہ علم
انتظام مدن کي رو سے وهاں دولت نهوگي اسلیئے کہ جہاں کہیں ایسي
صورت واقع هوتي هی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وهاں جاري
نہیں هوتا هاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاري اور علم ادوات وغیرہ جو اُن
جنسوں کے پیداوار کے معاون هوتے هیں جنکا هم باهم مبادلہ کرتے هیں
تحصیل هو سکتا هی مگر علم انتظام مدن وهاں قایم نهیں رہ سکتا اور جب
کہ رواج عام کي رو سے تمام قیمت والي چیزیں دولت کے مفهوم میں داخل
هیں اور هر حالت میں وہ رواج اچھا هی تو اُسپر یہہ کوئي معقول اعتراض
نہیں کہ خلقت کے ایک گروہ کي ایسي حالت سے وہ نامناسب هے جسکا
همکو تجربہ نہیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بیان کرچکے که جن حقیقتوں پر بنیاد اُس علم کي هے وہ حقیقتیں چند اصلوں میں منحصور هیں اور وہ اصول غور و تحقیق اور صحیح قیاس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتیجے هوتے هیں اور وہ کل چار اصول هیں پهلے یهہ که هر شخص جهاں تک ممکن هو بهت تهوڑي محنت اور مال کے خرچ سے زیادہ دولت حاصل کیا چاهتا هی *

دوسري یهہ که دنیا کي آبادي اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث سے یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشه سے محدود و منحصور هی جو هر فرقه کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هیں *

تیسري یهہ که محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بیحد و غایت بڑہ سکتي هیں که اُن ذریعونکے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعه ٹهراویں *

چوتهي یهہ که جب فن کشتکاري بدستو رهے اور کسي ضلع میں دستور معمول کے نسبت کسي زمین پر زیادہ محنت کیجاوے تو اُس محنت سے ایسا معاوضه پیدا هوگا که وہ محنت کي نسبت کم هوگا یا یوں کها جاوے که اگرچه محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار میں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نهیں هوتے جس نسبت سے که محنت زیادہ صرف کیجاتي هی منجمله ان اصلونکے پهلي اصل صحیح قیاس کا ثمرہ هی اور باقي تینوں غور و تحقیق کے نتیجے هیں اور اسلیئے که پهلي دوسري اصل کے بیانمیں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هیں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بهت کم آتا هی تو پهلے پهل اُن دونوں کو بیان کرینگی اور بعد اُنکے تیسري چوتهي سے بحث کیجاویگي مگر پهلي اور دوسري اصل ایسي بدیهي هی که ابهي همکو اُسکا سچ مان لینا چاهیئے کوئي شخص ایسا نهوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمایه کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پهلي اصل کي راستي کي نسبت کسیطرح کا شک و شبهہ کریگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و یقین کے لیئے صرف اتني بات تسلیم کرني ضروري هی که اگر وہ اصل صحیح اور درست نهوتي تو کوئي زمین عمدہ زمینونکے سوا هرگز کاشت میں نه آتي اسلیئے که اگر

ایک اکیلے کھیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسی اکیلے کھیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي ہوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواهش پر مبني هی

اس بیان سے کہ هر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاهتا هی یہہ سمجھنا نچاهیئے کہ مراد اُس سے یہہ هے کہ هر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایاں چاهتا هی اور یہہ بهي نہ سمجھنا چاهیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواهش هی یا مقدم مقصود هونا چاهیئے بلکہ مراد اتني هی کہ هر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجھتا اور بعض بعض ایسي خواهشیں رکھتا هی کہ ابتک وہ پوري نہیں هوئیں مگر وہ یقین کرتا هی کہ دولت کي ترقي سے پوري هوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انهوکي انهوکي هوتي هیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف هوتے هیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاهتے هیں اور بعضے امتیاز و شهرت پر مرتے هیں اور بعضے فرصت کو دوست رکھتے هیں اور بعضے شغل جسماني پر جاں دیتے هیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجھتے هیں اور بعضے ایسے سخي داتا هیں کہ نفع رساني کي فکر میں رهتے هیں اور ایسے لوگ بہت کم هیں جو حتی الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز هی کہ سب لوگ اُسکے مرید هیں اور سارا باعث یہہ هی کہ وہ دولت کا خلاصہ هی جسکے پاس وہ هوتا هی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا هی لوگوں کے کام آسکتا هی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا هی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا هی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ هو بڑها سکتا هی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات هی باقي سب خرافات هی) کسي شاعر نے خوب کہا هی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے هر شوق بہت سي دولت کو کھو سکتا هے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمي ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ھیں اور اکثر لوگ ایسے ھیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُتھاتے ھیں تو یہہ لازم آتا ھے کہ دولت کي خواھش سیر ھونے کے قابل نہیں ھرچند کہ زیادہ دولت کي خواھش میں تمام لوگ شریک ھیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ھیں وہ بیحد و غایت ھیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ھیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ھوتے ھیں اور ایک ھي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ ھي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ھوا کھانے اور میدان میں رھنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو ھاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ھے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُتھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ھیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ھوتا ھے مگر تجربہ کي روسے دریافت ھوتا ھے بلکہ بلا تجربہ ھي معلوم ھوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ھیں وھاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ھوتے ھیں اور مدتوں تک جاري رھتے ھیں جیسیکہ ھالنڈ اور گریت برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریت برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ھیں اور یہہ ایسے لوگ ھیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُتھاتے ھیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رھی ھیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ھیں جسکو انگریز اپنا وبال جاں سمجھتے ھیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ھوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ھوجاتے *

ھمنے جس غرض سے ایسے امر بدیھي پر اسقدر گفتگو کي جو اظھر من الشمس ھی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ھی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ھی کہ اگرچہ ھم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاهیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا هے اور اِسیلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد هے اور اس علم میں ایسي هی جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ هی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي هی کہ اُس سے آگے عقل کي رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت هیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني هی اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں کہ بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہي امر کے پڑھنے میں صرف هوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسري وجہہ یہہ هی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاهر و باهر هی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہً شبہہ کیا هی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے مخالف هی جو نہایت مشہور و معروف هی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار هیں اور وہ مسئلہ کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا هی *

واضح هو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد هی کہ کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواهش سے زیادہ هووے خواہ اُس مقدار سے زائد هووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے هیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا هیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس هیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد طیار هوتي هیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي هی اُسیقدر چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑھ جاتے هیں اور اهل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے هیں کہ کوئي نسخہ دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں هیں کہ نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے هیں لیکن حساب کي رو سے دریافت هوا کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں هوتی جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتہر هوئي تھي چنانچہ معمولي حالت میں پہلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت هوتے هیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي هیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً ہو جاتي ہی اور باقي نسخے گاہ بے گاہ کتب فروشوں میں نیلام ہوتے ہیں اور اُنکے حق میں یہي بھلا ہوتا ہی کہ وہ نیلاموں کے ذریعہ سے بک جاویں تاکہ لوگوں میں پھر مشتہر ہوویں مگر بعد اُسکے دریافت ہوتا ہی کہ اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدي نگئیں بلکہ ردي سمجھہ کر خریدي گئیں *

واضح ہو کہ زائد از حاجت کي تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا کہ اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظہ سے ایسي زائد از حاجت پیدا کرنے کي مثال واضح ہو جاویگي جو لوگوں کي خریداري کے قابل ہونے کے خیال سے نہیں بلکہ اُنکي خواهش کي غلط گماني سے ظہور میں آتي ہی اور جہاں کہیں کہ نئي تجارت جاري ہوتي ہی تو عموماً ان دونوں غلط فہمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکھٹي کي جاتي ہیں کہ وہ حاجت سے زائد سے زائد ہوتي ہیں چنانچہ ہر کسیکو یہہ بات یاد ہوگي کہ جب انگریزوں کي امریکا کے اُس حصہ تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کي عملداري ہی رسائي ہوئي یعني انگریزوں کي تجارت وہاں تک پہونچي تو بڑي بڑي انگیٹھیاں اور برف پر چلنے کي جوتیاں اور پاني گرم کرنیکي باسن کسقدر وہاں بھیجے گئے تھے اور جب تک کہ اُن لوگوں کي اصل مفلسي دریافت ہوئي تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بھرتي رہے اگرچہ یہہ چیزیں اُنکي حاجتوں کے مناسب تھیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تھیں غرض کہ ایسي ایسي غلط فہمیاں اکثر واقع ہوتي ہیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نہیں تعجب یہہ ہی کہ بہت کم آدمي اُنسے بچتے ہیں مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ ان دو سببوں میں سے ایک نہ ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے ایک یہہ کہ دولت کي وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ ہوتي ہیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کي جاتي ہیں کہ وہ محتاج اُنکے نہیں ہوتے اور دوسرے یہہ کہ اُن لوگوں کے پاس ایسي چیزیں موجود نہیں ہوتیں کہ وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کي خواهشوں کے مناسب و شایاں ہوویں تاکہ وہ اُنکو اُنکے معاوضہ میں دے سکیں اور اصل یہہ ہی کہ ایسا جزوي زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسي سبب کے ذریعہ سے واقع ہووے تجارت کي معمولي واردات

گنا جاتا هی مگر یهه پهلی اصل اُس راے کے خلاف هے جسکی رو سے جزوي
زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں
کا دونو ممکن هیں اور اُسکی روسے یهه بات ممکن سمجهی جاتی هی که .
ایک هي وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدنی هونا دونو زاید از حاجت
هوسکتی هیں یعنی سب لوگ هر چیز کا بهت سا ذخیرہ رکهه سکتے هیں
اور یهه ایک ایسی بات هی که جو بحثیں سوداگری معاملوں پر زبانی
هوتی هیں اُنمیں اکثر واقع نهیں هوتی بلکه اچهے اچهے اهل تصنیف
اسبات کو درج کتاب کرتے هیں اب اُس رائی کی روسے دولت کی تمام
چیزیں صرف زیادہ هي نهیں بلکه بهت افراط سے زیادہ هوسکتی
هیں تو مساوی معاوضوں کی قلت زاید از حاجت هونے کا سبب نهیں
هوسکتی هی اور یهه بهی خیال میں نهیں آسکتا که تجارت کے معامله تمام
ایسے بیڈهنگے هوجاویں که بایع و مشتری اُنکے سبب سے بطرز معقول
خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رهیں فرض کرو که زید کی مطلوب
شے بکر کے پاس اور بکر کی مطلوب شے زید کے پاس موجود هی تو یهه ممکن
نهیں که وہ دونو بجاے اسبات کے که باهم معاوضه کریں اپنی اپنی جنسوں
کو خالد و لبد کو دیں جنکے پاس اپنی اپنی حاجتوں کی چیزیں موجود
هیں اور زید و بکر سے خریدنا نهیں چاهتے اور اُنکے پاس معاوضه کرنیکے
وسیلے موجود نهیں پس اب اگر یهه خیال کرنا بیهودہ هی که ایسی عام
غلطی کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا هونا چیزونکا هوسکتا هی
تو صرف یهه خیال باقی رها که بالکل زاید از حاجت پیدا هونا چیزوں
کا اس سبب سے هوسکتا هی که کسیکو کسی شے کی حاجت نرهی یعنے
تمام لوگوں کے پاس اُنکی ضروری چیزیں اسقدر موجود هوں جسکے
باعث سے ایک دوسرے کی فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت
هونا اُنکا ضروری نهیں اور واضح هو که یهه بات اُس اصل کے خلاف
هی جسکا هم بیان کرتے هیں یعنی هر بشر زیادتی دولت کا خواستگار
هی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود ہونے کے اسباب پر مبني ھے

بعد بیان اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمین کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تھوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواھاں ھی ھمکو لازم ھوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي ھیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے ھیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو ھر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق ھین محدود و محصور ھی*

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ھی اور ایسي واضح ھے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ ھر قسم کا درخت اور ھر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑھنے کے قابل ھی ھمیشہ بڑھا کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں ھووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج ھی یعني جس میں بڑھنے کي صلاحیت ھوتي ھی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي ھی غرضکہ بہت سي ترقي ھوتي ھی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑھنے کي قابلیت رکھتا ھی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر ھوتا ھی چنانچہ ھم جانتے ھیں کہ گیہوں سالانہ درخت ھی یعني ایک سال مین آغاز و انجام اُسکا پورا ھو جاتا ھی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر ھے کہ ایک درخت سے چھہ درخت پیدا ھو جاتے ھیں اور اسي قیاس سے ایک ایکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چھا سکتي ھی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑھنے کي قابلیت رکھتي ھی تحقیق ھوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي ھر پچیسویں برس دوگني ھوجاتي ھی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یهه اِسلیئے کهتے هیں که تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نهو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقه میں جو ایسے اضلاع هیں که اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وہ حساب جو همنے بیان کیا بهت صاف محقق هوا هی باشندوں کا یهه حال هی که وہ تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یهه نتیجه نکال سکتے هیں که اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصه حیات ایسا هی که تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصه میں تعداد سابق سے دس لاکهه مرتبه زیادہ بڑہ جاتے هیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصه میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وہ ایسي گهني آبادي هوگي که پانوں رکهنے کو جگهه نه ملیگي جب که انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یهه سوال وارد هوتا هی که اُن ترقیونکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی که دنیا کي آبادي جیسے که پانسو برس پہلے تهي اُس سے دس لاکهه مرتبه بڑهنے کي جگهه بظاهر اب دوگني معلوم نهیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نهیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یهه وہ مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یهه وہ مانع هی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی جو که آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف باراوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یهه حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یهه بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجهه معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تهوڑي هیں که اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نهیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هی که وہ دولت کي چیزوں میں

داخل هيں اور اسي ليئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسيم دور انديشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر هوسکتي هی *

مانع ممتنع‌الزوال

يهه همنے مشاهده کيا که اس مانع ميں وه سارے سبب داخل هيں جو انسان کے عرصه حيات کو هميشه کم کرتے هيں اور عمر طبعي تک نهيں پهونچنے ديتے مثلاً ايسے ايسے کام اور پيشے جو تندرستي کو مضر هيں اور کڑي کڑي محنتيں اور گرمي سردي کهانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت هاتهه نه انا اور ميلي کچيلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بهم نه پهنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور هر قسم کي زيادتي اور اسباب قدرتي اور شهروں کي آبادي سے هوا کا خراب هو جانا اور لڑائيوں کا هونا اور بچونکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظهور غرضکه ايسے ايسے سبب مانع ممتنع‌الزوال ميں داخل هيں اور منجمله ان سببوں کے بعض ايسے هيں که بمقتضاے قاعده قدرت پيدا هوتے هيں اور بعضے ايسے هيں که لوگوں کي جهل و حماقت سے ظهور ميں اتے هيں اور يهه سب بلاواسطه جسماني خرابياں هيں اگرچه منجمله اُنکے بهت سے اخلاق کي خرابيوں کے نتيجے هوتے هيں *

اور وه جسماني خرابي جسکا علاج نهيں هوسکتا اور تدبير اُسکي بن نهيں پڑتي ضروريات زندگي کي حاجت هی يعني بهوکوں مرجانا اور يهه مانع جانوروں کے بڑهنے سے علاقه رکهتا هی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا هی اُسيقدر وه مانع اسپر غالب هوتا جاتا هے چنانچه نهايت پورے وحشيوں ميں وه مقدم اور علانيه هوتا هی اور بهت تربيت يافته لوگوں ميں نا معلوم هونيکے قريب قريب هوتا هی مگر نامعلوم هونے کا باعث يهه هی که بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے هوتے هيں *

هم ابهي بيان کرچکے که يهه عام قاعده هے که زمين کا محاصل زياده محنت کي نسبت سے زياده پيدا نهيں هوتا اور نيز يهه بات بهي بيان کي گئي که انسان کي قوت توليد اور حيات کا عرصه اتنا هی که ايک ضلع معين ميں هر پچيس برس بعد آبادي دوچند هوسکتي هی تو بنظر مقدمات مذکوره بالا يهه واضح هوا که ترقي پيداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وه ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آینده کو زیادتي بهت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعه سے آینده ترقي کے وسیله وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصه میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچي اور جب که یهه بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهه سے لاسکیں تو کیا یهه امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور اڑهائي سو برس بعد اَسي کروڑ انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهه بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانه سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهه تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب و هوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهه لازم و واجب هے اب اگرچه بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع و مزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بري بلا هے که وه همارا پیچها نچهوریگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچه یهه بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهه هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آینده کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهه که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بري عمده تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي آجتک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجهها اعلے هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد بڑهنے والي آبادي کي خرابيوں کے ليئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه اُن برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نهيں که جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو ساتهه اُسکے لگے آوينگے چنانچه وباء عام اُس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اُسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اُسکي يهه هی که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي اُنکو گوارا نهوگا جهاں کهيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اُسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافته قوموںميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پڑوس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور اُنکو ملک و باغ سے خارج کرکے آواره دشت غربت کر ديتے هيں بعد اُسکے جب وه لوگ اُنپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هی که تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں اُنکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نهيں هوتا بلکه چند اور مانع اُسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی اُنميں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع‌الزوال لڑائیاں ہیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ہوتي ہیں
اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑي خرابیوں کا باعث ہوتا ہی
یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ہی
وہاں اور مانع بھي ظہور کرتے ہیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام
باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ہجوم سے شہروں کي
ہوا خراب ہوگي اور کاشت اُن لوگوں کي ایسے کھیتوں میں منحصر
رہیگي جو شہروں کے آس پاس ہونگے اور حملوں کے خوف سے اگو
تجارت اُنکي ایک لخت تباہ نہوگي تو اتنا خلل ضرور ہوگا کہ وہ
تجارت پرورش کا مخرج نہ رہیگي اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب دھاوا ہوتا
ہی تو اکثر وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں جن پر دھاوا پڑتا ہی چنانچہ
اسي مانع کي بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک
برباد ہیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس‌سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنہوں
نے اٹھارہ ضلع کو مشاہدہ کیا جسپر عرب دیوینا دھاوے کیا کرتے ہیں کہ
وہ بالکل ویران پڑا ہی اور مکان اُسکے کھنڈر ہو گئے ان صاحب نے موضع
گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کي کہ اُسکي فصلوں کو ایک برس
پہلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ہوا
تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکي ہڈیاں جابجا پھیلي
پڑي تھیں اور کسي نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعني بروس صاحب کے
ہمراہیوں نے کوئي جگہہ ہڈیوں سے پاک صاف نپائي مجبور اُن ہڈیوں
ہي پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسري منزل مقام تیوا میں ہوئي
چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کي نسبت یہہ فرماتے ہیں کہ یہہ مقام

---

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ہی کہ اس رسالہ کے مولف
نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ہی خود اہل ہند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع
میں اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کي سزا تھے
آپسکي لڑائي اور آپسکي لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و
برباد ہوگئے نا تربیت یافتہ ہونا دوسرونکو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد
کرتا ہی دیکھئے کہ اہل ہند کب جاگتے ہیں اور کب اپنے منہہ پر سے ناتربیت یافتہ
ہونیکا دھبہ چھڑاتے ہیں

بهي اُسوقت تک صحيح و سلامت رهيگا جب تک که عرب اُسکا قصد نهيں کرينگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کهيتوں کو جلا پهونک کر خاک سيا کرينگے تو اُسکے باشندوں کي هڈّياں بهي ايسے هي زمين پر پڑي رہ جاوينگي جيسيکه گريگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تهيں *

جو قوميں تربيت يافته نهيں هوتيں يا کم تربيت يافته هوتي هيں اُن ميں موانع ممتنع الزوال ميں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هی چنانچه جب کوئي قوم ايسي معاش پر محصور هوتي هیٔ جو کمال آساني سے حاصل هووے اور يهه قوميں ايسي هي هوتي هيں تو صرف موسموں کے اُولٹ پهير سے اکثر قحط نازل هوتا هی اور جهاں کهيں لوگوں کے رنگ ڈهنگ اچهے هيں اور حکم و اِنتظام اُنکا نهايت ٹهيک ٹهاک هی يعنے وہ اچهي تربيت يافته هيں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خير و خيرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دليه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هيں مگر کچهه تهوڑي تربيت يافته وحشي قوميں جو محتاج و غريب هوتي هيں اور غير ملکوں سے تجارت نهيں کرتي هيں تو موسموں کے اولٹ پهير سے نهايت سهمناک قومي بد بختي يعنے قحط کي کڑکڑي مصيبتيں اُٹهاتے هيں چنانچه ايسے لوگونکي جسقدر تاريخيں همارے پاس موجود هيں اُنميں قحط کے حالات نهايت مشهور اور يادگار و قايع کے طرح مندرج هيں اور واضح هو که يهه موسموں کي اولٹ پهير کے فساد ايسي حاجات اور مصائب کے درمياں جنکو ايسے لوگ اُٹهاتے هيں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي هی که اُنميں غذا کي پيداوار سب خرچ هوجايا کرے اور ايسی افراط غله کے درمياں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پيچهے رهے سهے لوگوں کو نصيب هوتي هی داير و ساير رهتے هيں باقي موانع ممتنع‌الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي يا اصل ترقي کی مزاحمت کي نسبت ظاهرا ُسبات پر زيادہ باعث معلوم هوتي هيں که لوگوں کي شادياں اوائل عمر ميں بهت آساني سے هوا کريں چنانچه بچوں ُکا قتل آبادي کے حق ميں زيادہ مفيد اسليئے سمجها گيا که دور انديشي جو شادي کي ايک مانع هی اُسکے برخلاف ايسي بات بتاتا هی که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هی اگرچه

یہہ بات سوچ لینی آسان هی مگر اسکا عمل درامد مشکل هی کیونکہ ماں
باپ کے جي بہر جاتے هیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رهتے هیں
اور اسمیں کچہہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کي آب و هوا ایسے
خراب هوتي هی کہ وہ ضلعے آباد نہیں هوتے اور اگر آباد بهي هوتے هیں تو
ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے هیں جنکي تعداد نئے لوگوں کے آنے
جانے سے قایم رهتي هی چنانچہ اٹلي کے نہایت بڑے حصوں کا حال
ایسا هي دریافت هوا اور باوصف خوبي آب و هوا کے بڑے بڑے کارخانہ
والے شہروں کے رنگ ڈهنگ بهي ایسے هي برے نظر آتے هیں اگر عمدہ
عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کي صفائي اور اُنکے اطراف
و جوانب کي اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ
امریکہ کي پچهلي آبادیوں میں جہاں زمین کي افراط اور وسایل
معیشت کي کثرت سے کوئي مانع ممکن الزوال تاثیر اپني نہیں کرسکتا
کوئي ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع هووے ترقي آبادي کا مانع و مزاحم
هوتا هی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و هوا کي خرابي کا زور
شور اسبات کي نسبت کہ وہ باشندوں کي تعداد اصلي تهوڑي تهوڑي کم
کرے اسبات پر زیادہ باعث هی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے
یعني ایک نسل دوسري کے بعد پیدا هووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے
بعض بعض اچہے ضلعوں میں جہاں کي آب و هوا بہت عمدہ هی ایک
برس کي اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے
زیادہ نہیں هوتي هیں اور بلاد هالنڈ کے بہت سے کہادر کے گانونمیں تیئیس
آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ زیادہ هوتي هیں مگر یہہ
بات سمجهنا کہ پہلے ملک کي آبادي دوسرے ملک کے نسبت بہت
گهني اور بڑي ترقي پر هوگي کمال غلط فہمي هے بلکہ حال اُسکا برعکس هے
اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسي موتیں کم هوتي هیں ویسے هي
پیدایش بهي کم هوتي هے اور اسلیئے آبادي چهدري اور مستقل هی اور هالنڈ
میں موتوں کي بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ هوتی هی اسلیئے اُسکي
آبادي گهني اور في الجملہ ترقي پر هی پس جبکہ تمام خلقت کي
تعداد سے سالانہ پیدایشوں کي نسبت معلوم هوجاوے تو اندازہ ترقي کا
موتوں کي مناسبت پر منحصر هوتا هی اور اگر تمام خلقت کي تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم هوجاوے تو پیدایشوں کي مناسبت پر ترقي کا
حساب موقوف هوتا هے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کي
تعداد معلوم هوجاوے تو کثرت بار آوري پر ترقي محصور هوگي اور اگر
کثرت بار اوري دریافت هوجاوے تو حصر زیادتي کا درازي عمر پر هوگا اور
اگر دونوں باتیں دریافت هوجاویں تو بڑهنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا
هی مگر ایک کے معلوم هوجانے سے نتیجہ پورا نہیں هوسکتا اگر
سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کي تعداد حال سے بڑي مناسبت حاصل هووے
تو وهاں یہہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ آبادي جلد جلد بڑهتي هی یا
بر عکس اسکے موانع مستنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم هورهی هیں یعنے
لوگ بہت مرتے هیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کي قلیل مناسبت
سے یہہ نتیجہ نکل سکتا هی کہ خلقت کي تعداد جلد جلد بڑهتي هی
یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپني دکها رهی هیں یعنے پیدایش
بہت کم هوتي هی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط
عرصہ حیات سے زیادہ هی مگر موانع ممکن‌الزوال کي دهوم دهام انگلستان
میں اس حد و غایت کو هے کہ اضلاع امریکا میں ترقي کا اندازہ اضلاع
انگلستان سے قریب دوچندکے هے اور سوئیتزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا
عرصہ حیات جنکا ذکر هوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے هی مگر
انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کي نسبت نہایت قوي و
زبردست هیں مگر سوئیٹزرلینڈ کي نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور
اتنے خفیف و کمزور هیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر
هوتي هیں تو سوئیٹزرلینڈ کي آبادي تو اپني حالت پر رهتي هی اور
انگلستان کي آبادي روز روز بڑهتي هی *

اگرچہ کسي ملک کے رهنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعي
گواهي نہیں دیتا هی کہ اُس ملک کے باشندوں کي تعداد بڑهتي جاتي
هی یا بجاے خود مستقل هی مگر باوجود اسکے درازي عمر اُن باشندوں
کے لیئے کمال صاحب اقبال هونے کي ایسي عمدہ نشاني هے کہ اُسمیں غلطي
کو بہت کم دخل هی اور پیدایشوں کي تعداد کي نسبت جسکي بنیاد پر
پہلے مقنن بهروسا کرتے تهے درازي عمر ایسي پکي بات هی کہ وہ دهوکہ

نہین دیتي غرض کہ پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال ہونے کي دلیل روشن ہی *

واضح ہو کہ کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نہیں کہ وہ بلا واسطہ یا بواسطہ کوتاہي عمر کي خواہاں نہو مگر بہت سي ایسي خرابیاں ہیں کہ وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجہ ہیں چنانچہ گریٹبرٹن کا عرصہ حیات اُن اضلاع کے عرصہ حیات سے بہت زیادہ ہی جو آبادي میں گریٹبرٹن کي برابر ہیں اور یہہ ازدیاد اسبات کا ثبوت ہی کہ انگلستان کي آب و ہوا اور وہاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و ہوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ ہیں *

مانع ممکن الزوال

واضح ہو کہ اب ہم موانع ممکن الزوال سے بحث کرتے ہیں جو محدودیت آبادي کے باعث ہوتے ہیں یہہ بات پہلے معلوم ہو چکي کہ بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن الزوال ہیں *

معلوم ہوتا ہی کہ بدکاري ایسا بڑا مانع نہیں کہ جہاں بین اُسکي بہت سي کیجاوے ہاں یہہ بات مشہور ہی کہ بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم ہوئے اور معلوم ہوتا ہی کہ امریکا کے حبشیوں میں بھي تاثیر اُسنے بہت سي دکھائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں کہ اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب کہ ہم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي ہیں جمع کریں تو غالب یہہ ہی کہ ازالہ بدکاري سے اُنکي ابادي کي ترقي کو بہت تھوڑي مدد پہونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بہت کم ہیں کہ بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود ہوگئي ہو یا قدرے قلیل کم ہو گئي ہو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشہ کرتیں ہیں اس حکم سے مستثني ہیں اور یہہ بیسوائیں ابادي دنیا سے استقدر کم مناسبت رکھتي ہیں کہ اُنکے بارآور نہونے سے جو امتناع ترقي ظہور میں آویگي وہ التفات وتوجہہ کے قابل نہیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب ہم نفرت شادي کي بحث کرتے هیں هماري کتاب کے پڑھنے والے بخوبي واقف هونگے که لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نہیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکه وہ اقرار مراد هی که کسي مرد و عورت میں هم صحبت هونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع هووے که وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي هیں هم پہلے بیان کرچکے که شادي سے پرهیز کرنیکي وجهه معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشه هوتا هی کہ وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي هیں یا یوں بیان کریں که وجهه اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یهه هی که بعض بعض معاملے ایسے واقع هو جاتے هیں که بہت سے بھلے آدمي باوجود استقدر دولتمندي کے که گھر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بھي نہیں هوتے کوارے رہ جاتے هیں مگر یهه لوگ اتنے تھوڑے هیں که وہ التفات و توجهه کے قابل نہیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نہیں پہونچا سکتے *

موانع ممکن‌الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یهه بات تسلیم کیجاوے کہ جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نہیں گھتاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشه قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نہیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچه بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشه هي ترقي آبادي کا مانع ممکن‌الزوال هی مگر باوجود اسکے یهه امر بھي اظهر من‌الشمس هی که مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشه مختلف مختلف طوروںسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکه ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشه مختلف گروهوں کے لوگوں پر انهوکے انهوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچه اناج کي قلت کا اندیشه تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشه اور کھتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشه مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض که هر چیز کي کمي کا اندیشه نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکه تین قسمونپر مناسب سمجھي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور هوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشه سے هوتے هیں چنانچه

حتی‌الامکان اب یهه بیان چاهیئے که ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان کي اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یهه ایسي قدیم اصطلاحیں هیں که آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نهیں هوا اور التفات اُسپر بهت کم کیا گیا *

پڑهنے والونکو یهه بات یاد دلاني ضرور نهیں که یهه اصطلاحیں کسي نه کسي سے تعلق رکهتي هیں اور کوئي شخص ایسا همیشه خاص هونا چاهیئے که کوئي معین جنس یا کام اُسکي نسبت، عیاشي هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو که ضروریات سے وه چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکهنے کے واسطے لابدي هووے که وه شخص اپنے کار و بار معهوده میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وه چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسي شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروري سمجها جاوے که اُسکي بات اُسکي قدر و منزلت کے موافق بني رهے *

اور عیاشي کے سامان سے یهه مقصود هی که کوئي شخص ایسي شی کا استعمال کرے که برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروري نهو *

یهه بات واضح هی که مختلف ملکوں کے باشندوں بلکه ایک ملک کے مختلف باشندوں کي نسبت ایک هي قسم کي چیزیں عیاشي کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتي هیں چنانچه جوتیونکا پهننا تمام انگریزوں کے حق میں اِسلیئے ضروریات میں سے هی که کوئي انگریز ایسا نهیں هی که برهنه پائي اُسکي تندرستي کو ضرر نه پهونچاوے اور وهي جوتیاں اِسکاٹ‌لنڈ کے نهایت ادنے باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشي هیں که وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹهانے کسي تکلیف اور بعیزتي کے برهنه پا پهرتے هیں اور جب که کوئي † اِسکاٹلنڈ والا پایه ادنیٰ سے پایه اوسط تک ترقي کرتا هی تو وهي جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتي هیں اور یهه شخص بهي اِسلیئے جوتیاں نهیں پهنتا که پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† هندوستان میں بهي جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاٹ‌لینڈ کے هی یعنے هندوستاں کے نهایت ادنیٰ درجه کے آدمي بغیر کسي تکلیف وبیعزتي کے برهنه پا پهرتے هیں

محفوظ رهیں بلکه اُسکے همسروں میں ابرو بهي بني رهے اور منجمله اُن لوگونکے اعلی درجه کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پهننے کے عادي هوتے هیں وہ جوتیاں ایسي ضروري هیں جیسیکه تمام انگریزوں کو ضروري هیں اور ترکي یعنے روم کا یهه حال هی که وهاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقه کشي تکلف میں گني جاتي هے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج هی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقه کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نهیں کرتے بلکه خلاف اُسکے عمل درآمد کرتے هیں اور حقیقت یهه هی که بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقه کشي ایسي عمده چیزیں گني جاتي هیں که مهمان اُنکا مستحق هوتا هی یهاں تک که اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجها جاتا هی جیسیکه روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقه کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مهمان نوازي تصور کیا جاتا هی جیسیکه بلاد یورپ میں حقه پیش کیا جاوے *

کهتے هیں که کهان میں سے کویله کاٹ نے والے اور جهازوں سے اسباب باهر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے هیں بدون سهارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹها نهیں سکتے اگر یهه بات راست هی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي هي اور ایسا هي ایک گاڑي با وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري هی اور سوداگر کو عیاشي هی *

باقي یهه سوال که فلاني جنس تکلف سمجهي جاوے یا عیاشي

اور متوسطه درجه کے آدمي صرف پانو کی حفاظت هي کے لیئے جوتیاں نهیں پهنتے بلکه برهنه پا پهرنا اپنے همسروں میں بےعزتي بهي سمجهتے هیں اور اشراف آدمیونکا برهنه پا پهرنا اور بهي زیادہ بیعزتي گني جاتي هی هندوستان میں اُس فرش پر جهاں بیٹهتے هیں جوتي پهنے جانا خلاف دستور یا یوں کهو که بے ادبي هی مگر اُس مقام سے جهاں سے ابهي فرش شروع نهیں هوا یا اُس جگهه جهاں فرش نهیں هی گو وہ جگهه کیسي هي صاف هو جوتي اُتار کر جانا ایسي هي بیعزتي کي بات هی جیسیکه فرش پر جوتي پهنے جانا بے ادبي هی

گني جاوے ایسا سوال هی که جواب اُسکا جب تک نهیں دیا جاتا که استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانه دریافت نهوجاوے جو پوشاک که سو برس پهلے محض تکلف تهي وه اب موتي جهوتي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع که اب بهلے آدمي کي نسبت تکلف سمجها جاتا هی وه سو برس پهلے پارلیمنت کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تهي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کهلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیاده مضبوط و مستقل اور نهایت عام هوتے هیں اور یهه اسباب ضرورت کچهه اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچهه اُسکے کام اور پیشه کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچهه اُس بستي کي آب و هوا پر جهاں وه رهتا سهتا هی موقوف و منحصر هیں *

منجمله اسباب مذکوره بالا کے پهلے دو سببوں یعني عادت و پیشه کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچه جو ایندهن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي هیں وه گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائده هیں اور اس لیئے که پیشه و عادت آهسته آهسته بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبهي کبهي تغیر آتا هی تو وه جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشندونکے لیئے ضروري هوتي هیں سیکڑوں برس نهیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشه بدلتي رهتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وه مانع شادي خفیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظهور میں آتا هے جن مطلبوں بلکه جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وه خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں که بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نهیں هرگز تهامے نهیں تهمتے بلکه اصل یهه هے که قلت ضروریات کے خوف سے بهي ترقي آبادي کي روک تهام قرار واقعي نهیں هوتي چنانچه تربیت نایافته ملکوں میں جهاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن الزوال معطل سا رهتا هے اگرچه اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجهه بوجهه اور خطروں کي

سوچ بچار ہوتی ہین مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بیں نہیں ہوتے
کہ وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کریں یعني وہ لوگ اُن کي پروا نہیں
کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافتہ هیں کہ تاثیر دور اندیشي کے قابل
هیں حال اُنکا یہہ هے کہ یہہ خطرہ کہ اولاد اُنکي بھوکوں مرجاویگي اُنسے
نہایت بعید معلوم هوتا هے کیونکہ وہ اپنے چلن کا کوئي عام قاعدہ مقرر
نہیں کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادي کا تکلفات کے هاتھہ سے جانیکا
اندیشہ یا اس امید کے پورے نہونے کا کھٹکا هے کہ بہت دنوں تک تنہا رهنے
سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ
و حشمت کے وسیلے هوں اور جب کہ کوئي انگریز شادي اور دوراندیشي
میں سوچ بچار کرتا هے تو جن باتونکا خوف اُسکو هوتا هے اُن میں
خویش و اقارب کي فاقہ کشي اسلیئے داخل نہیں هوتي کہ قوانین پرورش
غربا کا سہارا هوتا هے یعني وہ یہہ سمجھتا هے کہ سرکارے محتاج خانوں سے
کام اُنکا چلتا رهیگا *

یہہ تسلیم کیا کہ خواهشیں اُسکي نہایت خفیف و ضعیف هوویں
مگر باوجود اُسکے بدون پراگندہ دلي اور پریشاں خاطري کے یہہ خیال
نہیں کرسکتا کہ عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے لیئے جو
آج کل اپنے همچشموں میں حاصل هے شادي کے بعد بھي کافي هو جاوے
اور جن تعلیموں کے فایدوں کے مزے آپ اُٹھاتا هے اولاد اپني اُن سے محروم
رهے اور بات کو بنا لگے باقي جو بڑے آدمي هیں اور کار و بار اُنکے بخوبي
جاري هیں وہ شادي سے بخوف تنگدستي پرهیز نہیں کرتے بلکہ باعث
اُسکا یہہ فکر هوتي هے کہ عالم بیفکري میں دولت کو ترقي هوگي اور انجام
اُنکا یہہ هوتا هے کہ جب ترقي میں کوشش کرتے هیں تو سعي اُنکي خالي
جاتي هے اور بجاے ترقي تنزل نصیب هوتا هے یہانتک کہ کبھي ایسا
هوتا هے کہ اسي فکر و تلاش میں وہ وقت گذرجاتا هے جس میں وہ خانگي
خوشیاں انجام پاتي هیں جنکو هر شخص اپني جواني میں غالباً تجویز
کرتا هے *

تکلفات کي ایسي هي خواهشوں کے باعث سے وہ ملک تربیت یافتہ جو
برسوںسے بستے چلے آتے هیں ایسي آبادي کي برائیوں سے امن و امان
میں هیں جسکي تعداد ایسے پرورش کے وسیلوں سے جو ارام و راحت

ــه بهم پهونچیں بهت زیادہ هوجاتي هے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام شکایت هو سوا اسباب کے که پهلے لوگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے لوگوں کي عیاشي کا مقابله کیا جاتا هی بهت تهوڑے هیں اور لوگوں کا یہه حال هی که وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے هیں که جس میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا سے پرهیز کیا جاوے ویسي تعریف کسي خوبي کي نهیں کرتے اگرچه وہ بجاے خود نهایت نافع هووے اور تمام آراسته قومیں ان سب باتوں کو اپنی بزرگوں سے نسبت کرتي هیں اور جسقدر که صرف بیجا کي مذمت کیجاتي هی جسکو هر نسل اپنے گهرانے سے مخصوص کرتي هی اُسقدر کسي بري شے کي مذمت نهیں کیجاتي اگرچه وہ شي بجاے خود کیسي هي بري هو *

سرسري نظر سے یہه بات دریافت هوتي هی که جسطرح که اسراف کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي هی اُسیطرح سے یہه لازم هی که کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي هي ظاهر هووے اور یہه بات بهي معلوم هووے که ایک شخص کے بیفائدہ خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے هي مزے اُٹهاوے تمام لوگ محتاج هوجاتے هیں اور وجهه اُسکي یہه هی که جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع هوگیا اور جو که قومي سرمایه لوگون کي بچت کي جمع سے مجتمع هوتا هی تو یہه امر تحقیق هی که اگر هر شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایه رفته رفته پورا هوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجه هوگي مگر یہه بات ایسي هي محقق هے که اگر هر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو ثمرہ اُسکا بهي ویساهي برا هوگا جیسے که اسراف کا ثمرہ هوتا هے *

یہه دریافت هوچکا که اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي قوتوں کي روک تهام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور بهانت بهانت کي جسمي خرابیاں پیدا هونگي هم اوپر ذکر کرچکے هیں که اگر هرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا بهي نتیجه بهت برا هوگا چنانچه اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رهینگي جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروري ولابدي هیں اور وہ حاجتیں بھي کوڑیوں کے مول کي چیزوں سے برآمد هونگي منجملہ تربیت یافتہ قوموں کے کچھہ تھوڑے سے لوگ زمین کے بونےجوتنے میں مصروف هوتے هیں اور یہہ دستور قدیم هی کہ جب کسي قوم کي دولت روز بروز ترقي پاتي هے تو کاشتکار بہت کم هو جاتے هیں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کي تهائي بھي کھیت کیار کے کام میں مصروف نہیں اور جو لوگ کہ مصروف بھي هیں وہ عیاشي کي چیزیں پیدا کرتے هیں البتہ آلو ایک ایسي غذا هے کہ اناج کي نسبت چھہ گني ملتي هے اور گوشت سے بیس گني زیادہ ملتي هے اور ادنی باشندگان ایرلینڈ کے قیافوں اور قوتوں کي جانچ تول سے هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ خوراک مثل اناج اور گوشت کي صحت بخش بھي هے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کي نسبت گراں قیمت هیں اُسیقدر وہ عیاشي کي چیزیں هیں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع کي حیثیت کے موافق اور دولت کي کم خواهش کے بموجب کاشت کے طریقوں کا استعمال ایسي طرح ممکن نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے بڑا محاصل حاصل هووے بلکہ مقصود یہہ هوتا هے کہ کاشت کے وسیلہ سے وہ محاصل حاصل هووے جسکي کاشتکار کو ضرورت هے مگر اس مطلب کي تحصیل میں اور کاموں کے لیئے وقت یا محنت کي کفایت کرنے سے بہت سي پیداوار ضایع هوگي *

اگر علاوہ ضروریات کے کسي اور چیز کي خواهش نهووے تو زمین اور محنت دونوں کي موجودہ تقسیمیں مختلف هو جاوینگي اِسلیئے کہ کوئي خاندان اُس چھوٹے قطعہ زمین سے زیادہ پر قبضہ نچاهیگا جو آلوؤں اور دودہ بهم پہنچانے کے لیئے کافي وافي هووے فرض کرو کہ اُس چھوٹے سے قطعہ کو لوگ ایسا درست کریں کہ نہایت عمدہ باغ کے مقابل هووے باوجود اِسکے اُسکے چین و تردد سے اتني فرصت هاتھہ آویگي کہ اپنے خاص استعمال کے واسطے چھوٹي موتي چیزیں جو ضروري ضروري هوویں تیار کریں تو ایسي صورت میں تمام خدائي کاشتکار هوجاوے گي سات لاکھہ اکستھہ هزار تین سو ازتالیس گھرانے جو آج کل انگلستان میں کاشتکاري کرتے هیں باوجود اِسکے کہ اُنکي سعي و محنت سے بہت بڑي پیداوار حاصل نہیں هوتي انگریزي ستائیس لاکھہ پنتالیس هزار تین سو

چھتیس کھرانوں کي پرورش کے سامان بدون بہت سي اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ہیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاري میں مصروف ہو جاویں اور کاشتکاري سے مقدم مقصود انکا صرف پیدوار ہي ہووے تو ظن غالب ہے کہ انگلستان کي زمین معمولي موسموں میں ڈیڑ کرور آدمیوں کي جگہہ چھہ کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور تمام یورپ کي زمین بیس کرور آدمیوں کي جگہہ اسي کرور آدمیوں کي پرورش کرسکے گي اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفتتہ میں واقع ہوئي کوئي قوي مانع موجود نہووے تو یورپ کي آبادي پچاس برس گذرنے پر اسي کرور ہو جاویگي اور اسمیں شک و شبہہ نہیں کہ بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادي کي ترقي ایک عرصہ دراز تک اُس ترقي سے نہایت زیادہ اور جلد ہوگي جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر ہوئي کیونکہ موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ہو جاوینگے اور شادیوں کي دھوم‌دھام ہوگي اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نہونگے اسلیئے کہ قلت کا کھٹکا نرھیگا اور شادیوں کي افراط سے حرام کاري کا پتا نرھیگا اور عادتوں کي درستي سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم ہو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسي معقول صورت ہی کہ اُسکي بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں ہونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوي پرورش پاویگي اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کي شادیوں سے متعلق ہیں بلا تکلف اُٹھاویگي مگر یہہ بات واضح ہی کہ یہہ صورت ہمیشہ قائم نرھیگي بلکہ اڑھائي سو برس تک بھي قائم نہ رہ سکیگي چنانچہ اس مدت تک یورپ کي آبادي تیس کھرب کے قریب آپہونچیگي اور یہہ آبادي اِسقدر ہی کہ بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتي کہ تمام روےزمین پر اِتني آبادي برابر آباد ہوسکے *

غرضکہ جلد یا دیر میں ترقي کا امتناع ضرور ہی ہم معلوم کرچکے کہ دوراندیشي ایسا مانع ہی کہ اسکے باعث سے کوئي بدبختي ظہور میں نہیں آتي مگر اُن طبعي جذبوں کي قوت جو انسانوں کو شادي کرنے پر مائل کرتے ہیں ایسي قوي و توانا ہی اور ہر آدمي اپنے چال چلن پر تکیہ اور نصیبوں کي زورآوري پر ایسا بھروسا رکھتا ہی کہ شادي سے باز نہیں رہتا آخر وہ برائیاں اکثر واقع ہوتے ہیں جنکا اندیشہ مانع دوراندیشي

گو بجاے خود قائم کرتا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ھونے سے عیاشیاں جاتي رھتي ھیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي تقدیر پر تحمل کے قابل ھوتي ھیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں کہ ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر ھوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ھوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ھوگا کہ مانع ممتنع الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع ھیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواھش رکھتے ھیں وہ بھي اُس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ھی کہ ایک بري فصل کا تدارک ھو جاوے مگر جبکہ بري فصلیں پے درپے ھونے لگیں اور کبھي کبھي ایسا واقع بھي ھوتا ھی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ھو رھا ھی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہہ ھوسکتي ھی کہ چند روز اُن فضولیونسے باز رھیں چنانچہ جو اناج کہ ھر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ھوتا ھی وہ ایسا ذخیرہ ھی کہ رفع قلت کے واسطے ھمیشہ موجود ھی اور جو غلہ خانگي جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ھی غریب غربا کے کام آ سکتا ھی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھي معقول ھی کہ لوازم عیاشي کي جگہہ ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے منگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتے ھیں بلکہ کہا بھي گیا ھی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا کہ اب تک ھی رھے تو بنقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ھی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رھتے ھیں *

اور یہہ بات پر ظاھر ھی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹ لینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف ھوتا ھی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روی زمین پر موجود ھیں دس گنے بلکہ

سو گني بلکه پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کي ایسي هی بلکه اس سے بهتر پرورش ممکن اور متصور هی اور غالب هی که یهه همارا خیال کئي سو صدیوں میں پورا هوجاوے مگر تجربوں سے ثابت هی که کوئي ایسي کثیر و تربیت یافته قوم جسکے هر چهار طرف اور تربیت یافته قومیں بستي هوں نقل مکان پر ایسا بهروسا نهیں رکهه سکتي که وہ آبادي کا مستقل اور کامل اصلاح کرنیوالا هی اور یهه بات هم اِسلیئے کهتے هیں که اوسط ایشیا اور شمالي یورپ کے خانه بدوش گروہ اور ایسي چهوتي چهوتي بستیوں کے مناسب آبادي سے زیادہ بسنے والے جیسیکه قدیم یونان اور فنیشیا کے چهوتے صوبوں کے باشندے تهے کبهي کبهي اپنے ملک سے نکل جاتے تهے چنانچه وہ خانه بدوش لوگ هتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دهاوے کرتے تهے اور قدیم یوناني یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تهے اور اُن امریکا والوں نے جو یورپ والوں کي آل و اولاد تهے اُس وسیع حصه زمین یعني امریکه میں جو یورپ کے پس پشت هے سیکڑوں برس تک اسقدر جگهه پائي اور نیز آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتني جگهه هاتهه آویگي که ایسي آبادي کے واسطے درکار هو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پهیل سکے مگر یهه ایسي مثالیں هیں که اُنکي پیروي اهل یورپ اس زمانه میں که وہ نهایت شایسته اور آباد هیں نهیں کرسکتے کیونکه تمام زمین تصرف میں آچکي اور بیگانه ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نهیں اور مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنوں و مذاهب کے تباین کي وجهه سے سفر سے باز رهتا هی اور جو سفر که وہ کرسکتا هی وہ دریا کا سفر هی سو اُسمیں بڑا پهیر پڑتا هی اور بهت خرچ هوتا هی اور بعد سفر کے اگر کهیں پهونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک هوگا جسکي اب و هوا خراب هوگي یا وہ ایسا ضلع هوگا جو پهلے سے آباد تها سو اُس میں بهي کاموں اور زبانوں اور فنون اور مذاهب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے هرج پیش آوینگے پس جبکه ایسي ایسي مشکلیں ظهور میں آني ممکن هیں تو نقل مکان کثرت سے پے درپے نهوسکیگا بلکه ایک هي سلطنت کے مختلف حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل هو نقل مکان بهت کم کرسکتے هیں چنانچه آستریا کي سلطنت میں بعض بعض ایسے مقام هیں که وہ اُوجڑ هیں اور بعض بعض ایسے هیں که وہ کمال آباد

هیں مگر لنبارڈے کے میدانوں میں سے هنگري میں آکر بستیاں آباد نہیں هوتیں لیکن اگر کوئي قوم یورپ کي جو بجاے مانع دور اندیشي کے نقل مکان کو کامل مانع قایم کرسکتي هی وہ صرف انگریزوں کي قوم هی چنانچه دنیا کے هر نصف کرہ میں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگریزوں کا قبض و تصرف هی اور وہ لوگ آج اتنے جهاز رکهتے هیں که ابتک دیکھي نہیں گئي چنانچه اُن جهازوں میں سوار هوکر اُن مقاموں میں پهنچ سکتے هیں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطے اُسقدر سرمایه موجود هی که اج تک کهیں اکهٹا نہیں هوا اور انگریز ایسے هیں که بڑي بڑي مهموں میں علی الخصوص سفر دریا وغیرہ میں بہت مشہور و معروف هیں اور سیکڑوں برس سے یهه فائدے اُٹهاتے چلے آتے هیں چنانچه عهدتوڈرز سے لیکر آج تک ادهر اودهر کے ملک اتنے انگریزوں کے هاتهه آئے که جسقدر یورپ میں اُنکے پاس تهے اُنسے وہ بہت زیادہ هیں اور باوجود اسقدر دراز عرصه کے نقل مکان نے کیسا تهوڑا سا اثر انگریزوں کي ابادي کي تعداد پر کیا هے چنانچه گروہ کے گروہ جو ملک سے باهر بهیجے گئے اور اب بهي بهیجے جاتے هیں اُسیقدر اور اُنکي جگهه بہت جلد قایم هوگئے اور هو جاتے هیں انگریزوں نے ایک شهنشاهي کي بنیاد ڈالے اور غالب یهه هی که بہت سي اور سلطنتوں کي بنیادیں ڈالینگے مگر جب که ایک بستي کهیں قایم هو جاتي هی تو وهانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تهوڑے لوگوں کے ذریعه سے نہیں هوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پهونچتے رهتے هیں بلکه وہ ترقي انسان کي قوت بارآوري کی نرکنے سے هوتي هی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصه میں بیان اُن سببوں کا مفصل کیا جاویگا جو نقل مکانکی مانع هوتے هیں مگر سر دست یهه بیان کیا جاتا هی که تمام تجربوں سے یهه بات ثابت هی که نقل مکان ایسے ملکونکي آبادي میں رخنه اندازي نہیں کرسکتا جو مثل یورپ و چین هندوستان کے بہت بڑے اور نہایت آباد اور درجه اوسط کے تربیت یافته هیں پس معلوم هوتا هےکه شادي کرنے کے معامله میں دور اندیشي اور بڑي فضول خرچیوں کي عادتیں هي ایسي مستقل مانع هیں که اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑھ نہیں سکتي که و سائل خوراک کي برابر پهونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع‌الزوال پے درپے ظاهر هوتے هیں اور اِسلیئے که دور اندیشي کے خیال
تربیت یافته ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں هي
پائے جاتے هیں تو یهه صاف واضح هوتا هی که جسقدر کوئي قوم آئین
تربیت اور اسباب دولت میں ترقي کرتي هی اُسیقدر مانع ممکن‌الزوال
مانع ممتنع‌الزوال پر غالب هوتے جاتے هیں اگر یهه بات سچ هی تو بهت
بڑي آبادي کي برائي یعنے ایسي آبادي کي برائي جسکو ضروریات کافي
اور با قاعده حاصل نهو سکیں اُس قدر کم هوتي جاویگي جسقدر که علم
و دولت کو ترقي هوتي جاویگي چنانچه دولت کي روز بروز ترقي هونے
سے جو چیزیں ایک نسل کي نسبت عیاشیاں گني جاتي تهیں اُسکي
اولاد کي نسبت تکلفات سمجهي جاوینگي اور عیش و آرام کا صرف مزاهي
نهیں زیاده بڑهتا جاتا هی بلکه اُنکا موجود نهونا بیعزتي سمجها جاتا هی
محنت کي بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑهنے سے لازم آتا هی که پهلے
لوگوں کي نسبت سے لوگ بهت سي راحت پاویں اور جو که یهه بات
بهت مفید هی که ترقي خلقت کے ساتهه ساتهه آرام کي بهي زیادتي
هووے بلکه ترقي خلقت سے پهلے حاصل هو اور مقتضاے کارخانه قدرت
بهي یهي هی که علاج واقعه کا پیش از وقوع هووے *

اگرچه یقین اسبات کا واثق هی که تربیت کي ترقي سے وجهه معاش
اوبهوتي جاتي هی اور آبادي کا دباو کم هوتا جاتا هی مگر باوجود
اسکے هم یهه بهي انکار نهیں کرتے که تمام اُن ملکوں میں جو مدت
سے آباد هیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جهاں نئي نئي
بستیاں آباد هوتي رهتي هیں اور وهاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں
پر صرف کیئے جاتے هیں موجود هے اور یقین کامل هی که یورپ کے
بهت کم حصے ایسے هیں که اُنکے باشندوں کي تعداد کم هونے پر بهي
به نسبت پهلے کي زیاده دولتمند نهوتے اور جس مناسب مقدار سے
اُنکي آبادي ترقي پاتي هی اگر وه قایم نرهے تو وه لوگ آینده بهي زیاده
دولتمند نهونگے لوگوں کي بهتري کي کوئي تدبیر کامل جب تک نهیں
هوسکتي که تحصیل دولت کي ترقي اور خلقت کي ترقي کو اُسکي
مناسبت پر روکنے کا کوئي معقول علاج نکیا جاوے اور پهلا مطلب یعنی
تحصیل دولت کي ترقي کي تدبیر مقننوں کے ذریعه سے هوسکتي هی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نهونے
دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور هی غرض کہ
پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف هی اور یہہ امر
واضح رهے کہ لوگوں کي بهتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا
مطلب زیادہ موثر هی چنانچہ هر شخص اُسپر عمل کرسکتا هی یا غافل
رہ سکتا هی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر
مملکت سے جیسے کہ آج کل یورپ میں مروج و معمول هے یہہ بات واضح
هوتي هی کہ پہلے مطلب پر مستقل رهنے سے بهلائي کي زیادتي متصور هی
اور جو منتظم کہ منجملہ ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا
هی اور دوسرے مقصد سے غافل رهتا هی وہ لوگوں کي بهلائي کے صرف ایک
حصہ کي تدبیر کرتا هی *

اب یہہ بیان کرنا مناسب هی کہ هماري رائے ایسي راے نہیں هے کہ
تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے هوں بلکہ هماري تقریر هرایک اُس مولف کي
تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا هی کچهہ نہ کچهہ
مخالف هی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس
حصہ میں جسکو اصول آبادي کہتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے
کسي ایک کي پیروي کرتا هی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں
هي مخالف نہیں هیں بلکہ اُن مسئلونکے بهي مخالف هیں جنکي همنے
چهان بین کي هی چنانچہ ایک طرف ایسے لوگ هیں کہ اُنکے اعتقاد
میں یہہ بات بیٹهي هی کہ تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهہ قوت بارآوري
کي صرف مستقل ترقي هی نہیں هوتي بلکہ خلقت کي ترقي کي
مناسبت پر اُسکو ترقي لازم هوتي هی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا
باعث اور محک امتحان هی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے
هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف هوجاویں جو اُنکي
ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر کہ اولاد اُنکي ممکن الوقوع
هو وہ جلد پیدا هووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے کہ
ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع هووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هیں کہ اُنکے جیئوں میں یہہ بات
سمائي هی کہ تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ هونے پر مایل

رهتي هی یا یهه تقریر کیجاوے که وجوه معاش کیسي هي هوں مگر غالباً آبادي اُنکی غایت تک پهنچیگي بلکه اُنکي حد و غایت سے باهر نکل جانے پر جدو جهد کریگي اور آبادي کي روکنے والي صرف وه بد بختي اور خرابي هے جو اُسکي حد سے باهر نکلنے کے باعث سے پیدا هوتي هے *

واضح هو که هم جو کچهه اس معامله میں گفتگو کرچکے وه پهلے قسم کے مصنفوں کا جواب تها اعاده اُسکا قرین مصلحت نهیں مگر دوسري قسم کے مصنفوں کي رائیں ملاحظه کے قابل هیں چنانچه مکلک صاحب اور مل صاحب اور مالتهس صاحب کي کتابوں کي عبارات مفصله ذیل گذارش کیجاتي هیں *

مکلک صاحب نے کتاب دولت اقوام پر جو عمده عمده مطالب تحریر کیئے منجمله اُنکے وه مطلب نهایت دلچسپ هی جو آبادي سے تعلق رکهتا هی اور مقصود اُسکا یهه بات ثابت کرنا هی که امریکا کے اضلاع متفقه کي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشته میں ترقي پائي هے اُسي حساب سے بهت دنوں تک آینده کو نهیں بڑه سکتي اور حقیقت یهه هے که اس عاقبت اندیشي کي صدق و صحت پر همکو یقین کامل حاصل هے باقي خلاصه مفصله ذیل جو هم لکهتے هیں اُس سے یهه غرض نهیں هے که مکلک صاحب کي رایوں سے جو امریکا کي نسبت اُنکي هیں مخالفت کریں بلکه ساري وجهه اِسکي یهه هے که جسطریق سے آبادي کے عام مسئله کو اُنهوں نے قرار دیا هم طرز اُسکي پسند نهیں کرتے *

مکلک صاحب فرماتے هیں که یهه بات کهي جاسکتي هے که جو ترقیاں که قیاس کي روسے ترقي خلایق کے زمانه میں فن کاشتکاري میں واقع هوویں یا کسي آینده زمانه میں جدید اور زیاده بارآور فصلوں کي قسمیں رواج پاویں اُنکي تاثیروں کي مراعات واجب ولازم هے مگر یهه بات آساني سے معلوم هوسکتي هے که اگر ایسي ترقیاں اور تبدیلیاں بالفرض حاصل بهي هوں تو اُنکا اثر چند روزه هوگا اور اس اصل کی صدق و تحقق کو اُنکے اثر سے ضرر نهیں پهونچ سکتا که انسانوں کے بڑهنے کي قوت وجوه معاش کے بڑهنے سے بهت زیاده رهیگي فرض کرو که غله اور مثل اُسکے اور چیزوں کي مقدار کسي عجیب ترقي کے باعث سے جو انسانوں کي پرورش اور آسایش

کے لیئے گریٹ برٹن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتي هے دوچند هو جاوے
جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقي هونے سے اخلاقي
رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رهے اور
بہت جلد جلد شادیاں هوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت
تاثیر هاتهہ آوے کہ تهوڑے دنوں میں تمام آبادي پهر وجوہ معاش کے برابر
پهونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمتقدمات
شادي اُس زمانہ میں ظاهر هووے جسکا انجام ترقي یافتہ ذخیرہ خوراک
کي برابر آبادي کا پهونچ جانا هے اسبات کي بڑي جوکهوں هوگي کہ شاید
کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے
لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد
مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاهر هي کہ وہ ترقي معاش کي ایک
عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت
سے آبادي کو ترقي هوگي گو کیسي هي کثرت سے خوراک اُس آبادي کو
بهم پهونچ سکتي هو خلقت کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں
پر کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت
سي محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا هي ایک صریح بات کي دلیل هي
جسکو سب جانتے هیں کہ جسقدر خلایق کي ترقي هوتي جاتي هي
اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ هوتي جاتي هي *

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکهي هي اُس سے
اُنکي راے واضح هوتي هي چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ اگر † سرمایہ آبادي
سے بہت جلد بڑهنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رهیگا اوراگر
خلاف اسکے آبادي سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑهنے پر مائل هو تو بڑي مشکل
پیش آویگي اسلیئے کہ محنت مزدوري روز روز کم هوتي جاوے گي اور
اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پهیلتي جاوے گي اور ساتهہ اُسکے شامت
و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے هیں ظهور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي
شایع هوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یهانتک پهونچے
گي کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچهہ تهوڑے آدمي وجهہ معیشت

---

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال
کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجهتے هیں *

كي قلت سے پرورش پاسكيں گے اور جس مناسبت سے كه آبادي سرمايه
سے زياده بڑھيگے اُسي مناسبت سے نئے پيدا هوئي لوگوں ميں سے مرينگے
غرضكه خلقت و سرمايه كي ترقي برابر رهے گي اور پهر اجرت زياده نه
گھٹيگي اور يهه بات كه اكثر مقاموں ميں سرمايه كي حقيقي ترقي كي
نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر ميلان ركھتي هي اكثر ملكوں كے لوگوں
كي حالت كے ملاحظه سے ايسي ثابت هوئي هی كه كوئي اعتراض اُسپر
وارد نهيں هوسكتا چنانچه اكثر ملكوں ميں بهت سے لوگ روٹي كپڑيسے
محتاج هيں اور اگر حسب‌اتفاق ايسا هوتا كه تعداد خلقت سے
سرمايه زياده بڑھتا تو يهه بات هرگز واقع نهوتي بلكه مزدوري زياده هوتي
اور مزدوريكے زياده بڑھ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروريات كي مصيبتوں
سے بچے رهتے انسانوں كي شامت و بد بختي كا باعث ان دونوں خيالوں
ميں سے ايک هوسكتا هی يعنے خواه يهه هو كه تعداد خلقت كا ميلان
سرمايه كي نسبت زياده جلد بڑھ جانيكا هی اور خواه يهه كه سرمايه
جسقدر بڑھنے كا ميلان ركھتا هی اسقدر بڑھنے سے كسي نه كسي باعث سے
باز رهتا هی غرض كه يهه تحقيق ايسي هی كه بڑے كام آسكتي هی *

مل صاحب اس تحقيق كا نتيجه نكالنے كے طريق پر دوسرے خيال
كے ظهور سے انكار كرتے هيں جس سے ثابت هوتا هی كه پهلا خيال اُنكے
نزديک قايم هی يعني خلقت سرمايه كي نسبت زياده جلد بڑھ جانے
پر مائل هی *

مالتهس صاحب نے جو ايک مدت تک حكمت كے علم و عمل
كي مشاقي كي معلوم هوتا هي كه اُس عرصه ميں اُنكي رائيں بهت
بدل گئيں چنانچه اُنكي بڑي كتاب كے پهلے نسخه ميں كثرت آبادي كو
انسانوں كي دايمي بهبودي كے ليئے مانع مستحكم قرار ديا گيا اور پچهلے
نسخه ميں بهي مقامات مفصله ذيل سے وهي معنے مفهوم هوتے هيں *

چنانچه وه فرماتے هيں كه ايسے ضلع بهت تهوڑے هيں جنميں تعداد
خلقت كي طرفسے وجوه معاش سے زياده هوجانے پر هميشه جدو جهد
نهوتي هو اور اس جد و جهد دايمي سے غريب لوگ هميشه آفت زده
رهتے هيں اور اُسيكے باعث سے اُنكو دايمي بهبودي نصيب نهيں هوتي اور
يهه اثر لوگوں ميں اسطرح پيدا هوتے هيں كه كسي ملک كي وجهه

معیشت مثلاً ایسي فرض کیجاوے که وهان کے رهنے والوں کي سهل پرورش کے واسطے تهیک کافي هووے اور ترقي آبادي کي جدو جهد دایسي جو بڑے بڑے گروهوں میں پائے جاتي هی تعداد خلقت کو اس سے پهلے زیادہ کردیتي هی که وجهه معیشت کو ترقي هووے اور حاصل یهه هوگا که جس خوراک سے ایک کرور دس لاکهه آدمیوں کي پرورش هوتي وہ ایک کرور پندرہ لاکهه میں منتسم هوگي غرضکه غریبوں کي متي خراب هوگي اور بهت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کي تعداد اُن کاموں کي تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگي جو بازاروں میں ضروري هونگے اور اسي باعث سے محنت کي اجرت بهت کم هوگي اور ذخیرہ کي قیمت بهت زیادہ هوجاویگي اور مزدور لوگوں کا یهه حال هوگا که جسقدر وہ پهلے کماتے تهے اُسیقدر کمائي کے واسطے بهت زیادہ کام کرینگے اور ایسے بڑے وقتوں میں شادي کرنے سے هراس اور کنبے پالنے کي فکر اسقدر هو جاویگي که آبادي کي ترقي رک جاویگي اور انهیں دنوں محنتوں کي ارزاني اور مزدوروں کي افراط اور خصوص اِسبات کے لزوم سے که پهلے دنوں کي نسبت تهوڑي اُجرت پر بهت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسبات پر دلیر هو جاوینگے که اپني اپني زمینوں پر بڑي بڑي محنتیں کریں اور تازي متي کو لوتیں پوتیں اور جو کچهه بویا هو اُسکو کهتیانے سے ترقي دیں یهانتک که رفته رفته وجوہ معاش اسقدر ترقي پاویں که آبادي کي مناسبت پر هو جاویں جیسیکه بحسب فرض پهلے برابر تهیں اور محنتي لوگ روتي کهانے لگیں اور پهلي حالت پر عود کریں اور موانع آبادي کم هو جاویں مگر تهوڑے دنوں بعد پهر وهي خرابي پیش آویگي *

اور مالتهس صاحب کا دوسرا قول یهه هے که اصول آبادي کے موافق نسل اِنسانوں کي غذاؤں کي نسبت بڑهنے چڑهنے پر زیادہ مائل هی چنانچه دائمي میلان اُسکا یهه هی که وہ لوگوں کو وجوہ معاش کي حدوں تک پهونچاتي هی اور واضح هو که حدود وجهه معیشت سے وہ نهایت کم مقدار معاش مراد هی جس سے اُس آبادي کي پرورش هو سکے جو ایک حد تک قائم رهے اور حد سے آگے نه بڑهے انتهی *

جب سینیر صاحب نے یهه مختلف فیه مسئله که درصورت نهونے مخل سببونکے وجوہ معاش آبادي سے زیادہ چستي و چالاکي کے ساتهه بڑهنے کے

قابل ھیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپني باتوں پر جمے رھے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکي تقریروں سے مفہوم ھوتے تھے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنھوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے ھو یعني آبادي خوراک کي چیزوں کے بڑھنے کي نسبت بہت زیادہ بڑھتي جاتي ھی معنے اُسکے یہہ ھیں کہ بشرط دور ھو جانے موانع آبادي کے آبادي کي بڑھتري خوراک کي چیزوں کي بڑھتري پر غالب رھتي ھی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتي ھی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے ھیں کہ آبادي کو خوراک کي پیداواري کي حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے ھیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادي خوراک سے زیادہ بڑھتي ھو یا خوراک آبادي پر غالب رھتي ھو یہہ بات سچ ھی کہ باستثناء اُن نئي بستیوں کے جہاں بستي والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے ھیں ھر جگہہ خوراک کو آبادي دباتي رھتي ھی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقي ھوتي ھی اُس سے بہت جلد آبادي بڑھنے پر ھمیشہ مستعد رھتي ھی اور سب لوگ اِسبات پر متفق ھیں کہ عقل و دوراندیشي کي حیثیت سے ایسي قوت انسانوں کو عنایت ھوئي ھی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادي کے زور سے خوراکوں پر عاید ھوتي ھیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے ھیں اور اِسبات پر بھي متفق ھیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کي وسعت ھوتي جاتي ھی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب ھی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگي اور محنتي لوگوں کي حالت بہتر ھو جاویگي انتہی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبي واضح ھی کہ مالتھس صاحب کي رائے مل صاحب اور مکلک صاحب کي تقریر سے مخالف ھی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کي ترقي سے وہ خرابیاں رک جاوینگي جو آبادي کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید ھوتي ھیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف ھی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کي قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے ھمیشہ غالب رھیگي اور مل صاحب کي اس تقریر کے خلاف ھی کہ یہہ میلان آبادي کا کہ وہ اکثر مقاموں

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتي هی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اُسپر بحث و تکرار نہیں ہوسکتے مگر آرچ بشپ ویتلائے صاحب اپني رسائي فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث تہراتے هیں *

چنانچہ وہ کہتے هیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادي وجہہ معاش کي نسبت بہت زیادہ ترقي کي آمادہ هی اور اسي وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کي مقداروں پر هر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئي نئي تدبیر سوچي نجاوے تو اِنسانوں کي بھلائي کم هوتي جاویگي اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے هیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکي نسبت في زماننا دولت زیادہ هوگئي هی وجہہ اُسکي مشترک هونا لفظ میلان کا دو معنوں میں هی جو آبادي کي بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل هی واضح هو کہ کسي نتیجہ کي طرف میلان سے کبھي ایسے سبب کي موجودگي مراد هوتي هی کہ بشرط نہونے کسي مانع کے اُسکي تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا هو جسکي طرف وہ میلان پایا جاتا هی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست هی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئي اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا هی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا هی معني اُسکے یہہ هیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر همیشہ رهتي هی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا هي آدمي کا جسم سیدھا کھڑے رهنے کي نسبت پڑے رهنے پر زیادہ میلان رکھتا هی یعني میلان کي کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسي چیزیں هیں کہ هوا کے تھوڑے صدمہ سے وہ آدمي گر سکتا هے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رهتا هی خلاصہ کلام یہہ کہ معني اس کلام کے کہ آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي یہہ هیں کہ انسانوں میں ایسے خواص هیں کہ اگر کوئي مانع روک توک اُنکي نکرے تو آبادي معاش سے زیادہ بڑھ جاویگي *

مگر کبھی کسي نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کي هیئت مجموعي
مراد هوتي هی جنسے کسي نتیجے کے وقوع کي توقع پڑتي هی غرض کہ
یہہ وہ دو معني هیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل
هوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمین اپني گردش پر بھاگنے کي نسبت
اور آدمي کھڑے هونے پر پڑے رهنے کي نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے
اور ایسا هي جب کسي ملک کي تاریخ میں نہایت وحشي زمانہ کو
کمال تربیت یافتہ زمانہ سے متابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت هوسکتي
هی کہ خلقت کي علم و تربیت کي ترقي میں متدار خوراک آبادي کي
نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي هی چنانچہ انگلستان میں باوصف
اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادي بہت زیادہ بڑہ گئي هی مگر خوراک
سے بہ نسبت اُسکے بہت کم کي مناسبت رکھتي هی جیسے کہ پانسو برس
پہلے رکھتي تھي یعنی اب بھي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے
بہت کم هی مگر یہہ مناسبت بھي خواهش سے زیادہ هی *

اگر دنیا کي موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت
قدیم تاریخوں سے ظاهر هوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت هووے تو یہہ
تسلیم کرنا چاهیئے کہ تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر
مائل هی اور اگر یہہ ثابت هو کہ وجوہ معیشت باشندوں کي تعداد کي
برابر چلي آئي هی تو یہہ بات صاف واضح هو جاویگي کہ خوراک و
خلقت کي ترقي برابر هوتي رهي هی اور اگر وجوہ معیشت تعداد
خلقت سے بہت زیادہ بڑھتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبي
ظاهر هو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رهتے هیں بلکہ خلاف
اُسکے یہہ صحیح ثابت هو جاوے کہ وجوہ معاش آبادي کي نسبت جلد
تر بڑھنے پر مائل هیں اب غور کرنا چاهیئے کہ اُن قوموں کي قدیم تاریخوں
سے کیا دریافت هوتا هی جو اب تربیت یافتہ هیں یا اب جو وحشي
قومیں هیں اُنکا حال اب کیسا هی حال اُنکا یہہ هی کہ مفلسي اُنکي
قدیم هی اور قحط سالي کي مار مار رهتي هی اور آبادي اُنکي تھوڑي اور
وجوہ معاش آبادي سے بھي نہایت تھوڑي هیں یہہ همنے مانا اور تسلیم کرنے
کے قابل هی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج هیں
کہ حال اُنکا نہایت شکستہ هی پھر بھي اُنکی همیشہ بدبخت رهنے سے

بلحاظ اسبات کے کہ اُنکي تعداد کي برٖوهتري اُنکي دولت کي برٖوهتري کي نسبت زيادہ ميلان رکهتي هی هم کيا نتيجہ نکال سکتے هيں ليکن اگر کوئي ملک ايسا هو کہ افلاس اُسکا وحشيونکے عام افلاس سے قليل هو تو وهاں يہہ بات درست هوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنميں وہ ملک هوگا وجوہ معاش آبادي سے زيادہ برٖهنے پر مائل هيں اب يهي حال هر ايک تربيت يافتہ ملک کا هی اگرچہ ايرلينڈ والے اب بهي غريب اور کثرت سے هيں مگر باوجود اسي لاکهہ هونے کے بہ نسبت اُس وحشيانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کهيلنے والے اور مچهليوں کے مارنيوالے تهے بہت کم تکليف اُٹهاتے هيں انگلستان کي قديم تاريخ ميں برٖي برٖي خشک ساليان اور کرٖي کرٖي وبائيں جو قحط سالي کے نتيجے هيں جابجا مندرج هيں مگر آج کل باوجود اسبات کے کہ تعداد آباديکي بہ نسبت پہلے وقتوں کے تگنے چوگنے هوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بهي نهيں جاتے *

امريکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثاليں هيں کہ وهاں خلقت نے برٖي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ايسے ميدان تهے کہ آبادي کي قوتوں نے وهيں کمال اپنے دکهائے مگر باوصف اسکے کہ وهاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکهائے ترقي خوراک کي برابري نکرسکي پہلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بهي فاقہ کشي اور نهايت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم هوتا هے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت ميں ترقي هوئي اُسيقدر وجوہ معاش بهي برٖهتي گئيں بلکہ تعداد خلقت سے پہلے خوراک کو ترقي نصيب هوئي اگر يہہ بات ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربيت کي صلاحيت رکهتي هے اور وحشي قوموں کي نسبت تربيت يافتہ لوگونميں وجوہ معيشت زيادہ هوتي هيں اور يہہ باتيں ايسي هيں کہ انسے انکار نهيں هوسکتا پس يہہ لازم آتا هے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زيادہ ميلان رکهتي هے *

اگرچہ خود مالتهس صاحب نے اپنے پہلے مشتهر کيئے هوئے نسخوں ميں کبهي کبهي ايسا مبالغہ کيا جو نئي تحقيق کرنے والونکا خاصہ هے مگر جو غلطي کہ اُنهوں سے صادر هوئي اُس سے اُن کے عملي نتيجونميں کسيطرح کي مضرت نهيں پهونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتهہ کي برابر

انسانوں کے مربي قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں ھے کہ کچھہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل ہو بشرطے کہ یہہ تسلیم کیا جاوے کہ انسان کي خوشحالي یا تباھي معاش و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر ھے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں ھیں کہ اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي ھیں اور یہہ ایسے اصول ھیں کہ مالتھس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے ھیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے ھیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے ھیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے ھیں *

باقي اسبابت کا بیان کہ معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب ھیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت کہ علم انتظام مدن سے ماھر ھووے زیادہ‌تر اُس مؤلف کا کام ھے جو سیاست مدن میں کامل ھو ھاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتاھے کہ علم اور جان و مال کي نگھباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر ھرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب ھیں جو ایک ھي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے ھیں اور لوگوں کے عالي حوصلہ کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے ھیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع کہ بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي ھوتي ھے اور جان و مال کي جوکھوں اور جھالت ایسے عام اسباب ھیں کہ بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھٹتي ھے اور ایسي وحشیانہ حالت پیداھوتي ھے کہ حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پھونچنے مین دوڑدھوپ کرتي ھے اور وہ قوت صرف تباھي اور خستہ حالي سے مغلوب ھوتي ھے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کھتے ھیں کہ وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے ھیں اور وہ بجاے خود ملحوظ ھونے کے قابل ھیں اور وہ خاص اسباب ایسے ھیں جیسے کہ ملک چین میں اولاد کي لغو خواھش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم ھوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتي ہے کہ جس چیز سے کوئي قوم پست ہمت ہوتي ہے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي ہے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي ہے جس چیز سے لوگوں کي ہمتیں بڑھتي ہیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ ہو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي ہے یعني وجوہ معاش زاید ہو جاتي ہیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت ہے اور اسباب کي دلیل ہے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود ہوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بھي ایک نتیجہ ہے *

باجود اُن قولوں کے جو ہمنے اوپر لکھے ہمکو یقین ہے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کي بھي یہي رائیں ہیں اور یقین واثق ہے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رہنے والوں کي حالت پانسو برس نے عرصہ سے روز بروز ترقي پر ہے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں ہے کہ وہ ترقي غایت کو پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین ہے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني ہے حال بیان کرتے ہیں تو اُنکا بیان ہمارے بیان کے مطابق ہوتا ہے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وہاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري ہووے اور یہہ بات یقیني ہے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہ نہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ ہوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف ہیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراهي میں پڑے ہیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتي ہیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو شے ہونے والي ہے وہ ضرور واقع ہوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے اِفلاس کي طغياني ممکن ھے تو وہ لوگ سمجھتے ھيں کہ مفلسي ضرور آويگي اور اِس ليئے کہ تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوہ معاش بڑہ جاتي ھے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوہ معاش کي قوت غالب نرھيگي تو وہ يہہ سمجھتے ھيں کہ عدم غلبہ ضرور واقع ھوگا اور بہت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے ھيں کہ وہ اس مسئلہ کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے ھيں جس سے نہايت تکليف و ھرج سے بھاگنے کا حيلہ اُنکے ھاتھہ آتا ھے جو تجويز بہبودي کو لازم ھے علاوہ اُسکے وہ لوگ يہہ سوال بھي کرتے ھيں کہ نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائدہ متصور ھے اِسليئے کہ جسقدر دنيا خالي ھے وہ آبادي کي ضرور ھونے والي ترقي سے پوري ھوجاوے گي، اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت ھے اسليئے کہ اگرچہ معاش ايک عرصہ دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رھے تو تھوڑے عرصہ ميں معاش اور آبادي پھر برابر ھو جاويگي اور ھم لوگ ايسے خراب رھينگے جيسے کہ پہلے تباہ تھے *

منجملہ اُن لوگوں کي جو عقل و فہم کي نسبت زيادہ نفسانيت سے تقريريں کرتے ھيں بہت سے ايسے لوگ ھيں کہ ان مسئلوں کے سمجھنے کي قابليت نہيں رکھتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجھتے ھيں جو مسلم و مقرر ھيں اور حقيقت اُنکي يہہ ھي کہ وہ لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے ھيں اور بجاے اُسکے کہ تقريروں کي درستي کو ٹھيک ٹھاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے ھيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء ھيں *

واضح ھو کہ اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يہہ ھوا کہ ايسے غلط فہميوں کي پھيلاوٹ ديکھي گئي اگرچہ يہہ رد و بدل ايسي ھے کہ بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجھتے ھيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکھتي ھے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے کہ ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تھي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کہتے ھيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آني کي ممانعت ھے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زيادہ ھو جاوے يہہ قوانين سنہ ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ ھو گئے *

تیسری اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبنی ھے کہ محنت اور باقی اور تمام ذریعونکی قوتیں جنکی بدولت دولت حاصل هوتی ھی اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتی هیں کہ اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹھراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معنی اور مسئلہ ابادی کے حالات بیانکرکے اُن وسائل دولت سے بحث کرتے هیں جن سے دولت حاصل هوتی ھی مگر سب سے پہلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروری ھی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولی جاتی هیں *

پیداوار کا بیان

واضح هو کہ جہانتک علم انتظام کو سروکار ھی وهانتک اجزاء مادیہ کی تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کہتے هیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل هوتی ھی اُسکو پیداوار بولتے هیں غرضکہ نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کہتے هیں اور یہہ بات یاد رهے کہ پڑھنے والوں کو یہہ بات یاد دلانا کچھہ ضرور نہیں کہ خود مادہ نقصان و زیادت کے قابل نہیں اور جو تغیر کہ آدمی اور اور آزمودہ وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا ھی وہ صرف اتنی بات ھی کہ اُسکی صورت بدلی جاتی ھی اور اسلیئے کہ اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتی ھی اور منجملہ تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا ھی جو دولت کے

مخارج گنی جاتی هیں باقی اور کل تبدیلیوں کو قسم پیداوار سے خارج
کیا گیا واضح هو کہ جیسے ایک لڑکا دریا کے کنارے سے ریت اُوٹھاکر قلعہ
بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا دیتاهے اور وہ دونو لڑکے اپنا اپنا
کام دکھاتے هیں ایسا هي ایک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈھا
دیتا هی مگر فرق اتنا هي کہ آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا
کام ضایع جاتا هے اور اسي لیئے آدمي کي نسبت یہہ بات کهني مناسب هے
کہ اُسنے ایک چیز اپنے زور بازو سے پیدا کي اور اُسکے کام کے نتیجے کو
پیداوار کہنا عین صواب هی عام اس سے کہ وہ ویرانہ کے بسانے پر مرتب
هو یا آبادي کے اوجاڑنے کا نتیجہ هو *

بیان اسبات کا کہ کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر هی

واضح هو کہ کل پیداوار کو مادي اور غیر مادي قسموں پر تقسیم کیا جاوے
یا یوں بیان کیا جاوے کہ کل پیداوار اجناس اور خدمات میں منحصر
هی اور ظاهر یہہ معلوم هوتا هی کہ یہہ تقسیم آدم اسمتهہ صاحب کي اُس
تقسیم سے ماخوذ هی جسمیں کل محنتوں کو بارآور اور غیر بارآور قسمونمیں
منحصر کیا هی غرضکہ جن لوگوں نے تقسیم آدم اسمتهہ صاحب کو کمال
افضل سمجھا تو اُنہوں نے ساتھہ اُسکے یہہ بهي کیا کہ ایسي محنت کو غیر
بارآور کہنا مناسب نسمجھا کہ بدوں اُسکے تمام محنتیں پوري نہوں
چنانچہ اُنہوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور
غیر مادي خدمات کي اصطلاحیں نکالیں *

لیکن معلوم هوتا هی کہ بارآور اور غیر بارآور محنتوں یا مادي اور غیر
مادي پیداواروں کے پیدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں
کے درمیان میں جن جن تمیزوں کا ارادہ کیا تو وہ تمیزیں ایسے اختلافوں
پر منحصر هیں جو خود اُن چیزوں مین پائے نہیں جاتے جنسے بحث
کیجاتي هی بلکہ جن جن طریقوں سے وہ چیزیں همکو متوجهہ کرتے هیں
وہ اختلاف اُنمیں موجود هیں اور جن حالتوں میں کہ خصوص تبدیلوں پر هم
ملتفت نہیں هوتي بلکہ حاصل تبدیل منظور نظر هوتا هے تو ایسي حالتون
میں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبدیل کا مرتکب هوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے هیں برخلاف اُسکے جب که حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکه صرف تبدیل هي تبدیل پر التفات هووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے هیں جیسے که ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا هی اور سیاهي پھیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا هی منجمله اُن دو صورتوں کے پہلي صورت کا یہه حال هی که نظر هماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین هی اسلیئے یہه کہتے هیں که چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہه صورت هی که یہان نفس فعل ملحوظ هی حاصل فعل سے کچھه علاقه نہیں اور یهي باعث هی که اس شخص کي نسبت یہه بات کہه نہیں سکتے که اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکه یہه صاف کہه سکتے هیں که اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہه بات یاد رهے که هر حالت میں فعل اور حاصل فعل هوتا هی مگر فرق اتنا هی که کبھي نفس فعل ملحوظ هوتا هی اور کبھي حاصل فعل پر نظر هوتي هی *

منجمله اُن سببوں کے که اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر هوتي هی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ هوتا هی پہلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي هی جو ظهور میں آتي هی اور دوسرا سبب وه طریقه معلوم هوتا هی جس طریقه سے تبدیلي کے فائده کو اُس تبدیلي کا فائده اُٹھانے والا خرید کرے *

جہان کہیں که تھوڑي سي تبدیل واقع هوتي هی اور خصوص ایسي صورت میں که شے تبدیل یافته تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رهي تو التفات اپنا فعل پر مائل هوتا هی اور نظر بریں یہه نہیں کہه سکتے که باورچي نے گوشت بنایا بلکه یہه کہتے هیں که اُسنے اُسکو پکایا مگر یہه کہه سکتے هیں که گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے که تبدیل اُسمیں بہت واقع هوئي غرضکه تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط هی چنانچه درزي کي نسبت یہه کہه سکتے هیں که اُسنے کپڑیکا کرته بنایا اور رنگریز کي نسبت یہه نہیں کہه سکتے هیں که اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچه تبدیل اسکي درزي کي تبدیل سے زیاده هی مگر فرق اتنا هی که جب

کپڑا درزي کے هاتهہ سے نکلتا هی تو نام اُسکا بدل جاتا هی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نهیں بدلا اور کوئي چیز اُسمین پیدا نهیں هوئي *

دوسرا بڑا سبب وہ طرز هی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي هی چنانچہ کبهي کبهي ایسا هوتا هی کہ نہ پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي هوتا هی اور نہ هم لوگ اُسکي خرید کے عادي هوتے هیں بلکہ حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي هوتے هیں جسپر وہ محنت صرف هوتي جیسے کہ جب دواکي ڈبیا خرید تے هیں تو اُسوقت وہ دوا ملحوظ هوتي هی اور کبهي کبهي جو چیز هم خرید تے هیں وہ خود ملحوظ نهیں هوتي بلکہ اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي هی جیسے کہ هم فصاد یا طبیب کو نوکر رکهتے هیں واضح هو کہ ان تمام صورتوں میں توجهہ کي اصل خاصیت یهہ هی کہ وہ آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي هی کہ جسکي بیع و شراکي عادت هی اور جسقدر کہ همکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت هی جو صرف محنت سے حاصل هوتي هی اُسیقدر هم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجهتے هیں چنانچہ مصوري اور بازیگري وہ کام هیں کہ دونوں کا حاصل وہ خوشي هی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل هوتي هی اور جو وسیلے کہ مصور اور بازیگر اختیار کرتے هیں وہ ایک هي قسم کے هوتے هیں چنانچہ دونوں آلات جسمانیہ سے کام لیتے هیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیہ سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا هی اور بازیگر اُنهیں آلات جسمانیہ سے بازیاں دیکهاتا هی اور اچهي اچهي باتیں بناتا هی اور نفس محنت کو بیچتا هی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا هی جسپر محنت صرف کرتا هی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا هی کہ خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي هیں چنانچہ وہ خدمتگار جو تہہ‌خانہ سے کوئیلہ نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا هی وہ ویسا هی کام کرتا هی جیسے کہ کهان کهودنے والا آدمي کوئیلہ کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا هی مگر جب کہ کوئیلے کهان سے باهر نکل کر کوئیلہ والوں کے تہہ‌خانہ تک پهنچ جاتے هیں تو وہ کوئیلوں کي قیمت اداکرتا هے اور نوکر کو لانے کي تنخواہ دیتا هے

اور یهي باعث هے کہ کهان کهودنے والے آدمي کي نسبت یہہ بات کهتے هیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یہہ کہہ سکتے هیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یہہ هی کہ وہ دونوں شخص ایک هي شے کو پیدا کرتے هیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے هیں مگر همارے التفات کي یہہ صورت هی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل هوتا هی *

جب کہ لوگ از بس جاهل هوتے هیں تو تمام چیزیں اپنے هي گهروں میں بناتے هیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رهتے تهے ساري بیگمات اور شاهزادیوں کا یہہ عالم تها کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک هو جاتي تهیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گهروں سے نکالکر کارخانوں تک پهنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل هی راست اور درست هو تو یہہ کهنا مناسب هی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر باراور محنتیوں سے بار اور محنتي هو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ هم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے هیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم هوتے هیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے هیں اور ساتهہ اسکے یہہ بهي مانتے هیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رهے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نهووے تو حسب دستور اُسکو یہہ نهیں کہہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچهلي پکڑنیوالا اگر اِتفاق سے ایسي مچهلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یہہ نهیں کہہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا هی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پاني والا کهینگے برخلاف اُسکے اگر جزیرہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنيوالا جو موتي والي مچھليوں يعنے سيپيوں کو پکڑتا رھتا ھے
موتي والي مچھليوں کو پکڑے يعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت يہہ
بات کہہ سکتے ھيں کہ وہ موتي کا پيدا کرنيوالا ھے اور کچھہ شک و
شبہہ نہيں کہ دونوں صورتوں ميں موتي کا وجود بذريعہ قدرت کے
ھی اور اُسکے قيمتي ھونيکا باعث وھي مچھلي والا ھی جسنے اُسکو
مقام بيقدري سے نکالا اور جوھريوں تک پہونچايا مگر فرق اِتنا
ھی کہ ايک صورت ميں بيقصد ھاتھہ آيا اور دوسرے صورت ميں
قصداً ھاتھہ لگا خلاصہ کلام يہہ ھی کہ ايک صورت ميں ھماري توجہہ
مچھلي يعنے سيپي پکڑنيوالے کی ذريعہ پر ھوتي ھے اور اِس سبب سے اُسکو
موتي کا پيدا کرنيوالا کہتے ھيں اور دوسري حالت ميں قدرت کے ذريعہ
پر توجہہ ھوتي ھی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضہ کرنيوالا کہتے
ھيں مگر اِس علم کي رو سے يہہ بات اچھي معلوم ھوتي ھی کہ اُن دونو
کو پيدا کرنيوالا کہنا چاھيئے *

خرچ کي تعريف

علماء اِنتظام کا يہہ دستور ھی کہ تحصيل کے مقابلہ مين لفظ خرچ
کا استعمال کرتے ھيں اور مراد اُس سے يہہ ليتے ھيں کہ وہ دولت کے کسيقدر
حصہ کا پورا يا تھوڑا ضايع کرنا ھوتا ھے اور ھر تحصيل کا مقصود بالذات
اُسکو سمجھتے ھيں *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھيں کہ تمام تحصيلوں کا بڑا
مقصود خرچ ھے اور مکلک صاحب کہتے ھيں کہ خرچ کے معنوں سے اُن
وصفوں کا معدوم ھونا مراد ھی جنکے ذريعہ سے تمام اجناس مفيد اور
قابل خواھش ھو جاتي ھيں اور فن و محنت کي پيداوارونکا خرچ کرنا
اُس مادہ کي فنا ھوتي ھی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پيداواريں
مفيد و نافع ھو جاتي ھيں اور اس مادہ کے فنا ھونے سے اُن چيزوں کي
قابل معاوضہ قيمت ضايع ھو جاتي ھی جو صرف محنت سے اُنميں پيدا
ھوئي تھي اور حقيقت يہہ ھی کہ صرف آدمي کي سعي و محنت کا
مقصود اور نتيجہ خرچ ھی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے
قابل ھووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع ھوتا ھی انتھی *
اگرچہ يہہ بات تسليم کے قابل ھی کہ جو چيزيں پيدا ھوتي ھيں وہ

فنا هوتي هيں مگر يهه امر مسلم نهيں كه وه فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكه برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا أنكا إستعمال سے لازم هى اور كوئي شخص أنكو جان كر معدوم نهيں كرتا بلكه حتى الامكان أنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يهه هے كه بعض بعض ايسي چيزيں هيں كه باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نهيں ركهتيں چنانچه عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نهيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كه وه استعمال كے ساتهه فنا هوجاتي هيں جيسے كه كهانے اور جلانے كي چيزيں كه وه برتاؤ كے ساتهه معدوم هوجاتي هيں اور اسليئے كه وه جنسيں نهايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كه أس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بهت سي جنسيں ايسي هيں كه أن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعه كا نام وقت و زمانه قرار ديا گيا هى اور أسكے روك تهام ميں نهايت كوشش كرتے هيں اگر يهه بات صحيح هووے كه تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نه يهه كه أسكو برباد كرنے والا كهيں كيونكه اگر وه مكان اباد نرهے تو اور زياده جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقرره اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كه هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كه هماري مراد أس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال أسكا وه برتاؤ هى جس سے وه شى اكثر فنا هوتي هى مگر يهه فنا هونا لازمي نهيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كه ملك والوں كے شوق ذوق أنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بهت جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بهت زياده هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح ہو کہ خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال هي کہ آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل هووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نہووے خرچ غیر بارآور کي یہہ علامت هے کہ خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نہو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یہہ هوتي هی کہ جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود هوتي هیں اُنمیں کمي آجاتي هے *

بعض بعض ایسي چیزیں هیں کہ بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں جیسے کہ فیتوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواهرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے هیں اور جاڑے گرمي کي روک تھام اُنسے نہیں هوتي اور تماکو اور هلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے هیں جنکي نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے هیں کہ وہ مضرت سے خالي هیں اور بہت سي چیزیں ایسی هیں کہ وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي هیں اور دیدہ و دانستہ خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نہیں هوتا اور یہہ وہ قسم هی کہ بیلچہ سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جہاز اس قسم میں داخل هیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق هوسکتا هی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم هوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجہ نہووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي هی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں هووے جو خود اُسکو پیدا کرتے هیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نہیں مگر فرق یہہ هی کہ پہلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے هوتا هے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے هوتا هی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نہیں هوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیر بارآور میں هوتا هے اور یهي باعث هے کہ لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نہیں ہوتي اس لیئے کہ ایسی لوگ بہت کم ہیں کہ بعض بعض باتوں
کي روسے دونو قسموں میں داخل نہوں چنانچہ ایک هي آدمي
بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آیندہ کمانے کے لیئے ضروري ہووے
بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل ہے اور وهي آدمي بحسب اخراجات
غیر ضروریہ کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل ہے اور محض غیر
بارآور خرچ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو بیہودہ خرچ کرتے ہیں اور اُس
خرچ کے عوض میں آیندہ کچھہ پیدا نہیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے
وہ لوگ ہیں جو اسرافات بیہودہ سے پاک صاف ہیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وہ لوگ داخل ہیں
جو بذریعہ اپني پہلي محنتوں یا ارث و ہبہ کے زرکافي پاس اپنے رکھتے
ہیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے ہیں
مگر یہہ لوگ بہت کم ہیں اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس
ہوتے ہیں اُن میں ایسے بہت کم ہوتے ہیں کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا
وسیلہ رکھتے ہوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نہو برخلاف اُسکے تربیت یافتہ
قوموں میں مال و دولت اور جاہ و حشمت اور محنت و مشقت کي
تمنا اور لوگونکو فائدے پہنچانے کي آرزو ہوتي هی ان هي باتونکا شوق
هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد
رکھتا ہے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ ہوتا ہے اور تحصیل جاہ و حشمت
کي جسقدر راهیں کہلتي جاتي ہیں اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کي
قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ میں لوگونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي
ہے اور جسقدر کہ وہ وحشیانہ تعصب جو محنت و مشقت کو بہت برا
جانتا ہے کم ہوتا جاتا ہے اور جسقدر کہ پکا مذہب لوگوں کو یہہ بات
سکھاتا ہے کہ انسانوں کو بہ نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائدہ
رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکہ جسقدر
تربیت کي ترقي ہوتي جاتي هی اُسیقدر وہ تمام اسباب جنکی طفیل
آدمي دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضي ہوتا هی زور و قوت
پاتے جاتے ہیں اگرچہ تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور
کاهلي میں کاٹتے ہیں بجاے خود بڑھتي هی مگر پھر بھي اُن بدبختوں
کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم ہوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي دوسري قسم میں وہ لوگ شامل هیں جو لوت کھسوت یا مانگ تانگ سے اوقات اپني بسر کرتے هیں اور یهہ بات ظاهر هے که جو لوگ لوت کھسوت سے اپني بسر کرتے هیں تعداد اُنکي ترقي تربیت کے باعث سے کم هوتي جاتي هی مگر منگتے فقیروں کي نسبت، گونه شک هی که تعداد اُنکي کم هووے اسلیئے که فضول دولت اُنکي موجود گي کا ضروري سبب معلوم هوتي هی اور یهي ظن غالب هے که فضول خرچوں کے ساتهه اُنکي تعداد بهي بڑهتي جاویگي اور یهه بات اپنے تجربوں سے دریافت هوئي که ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبني نهیں یا اُنکي عمل درآمد اچھي طرح نهیں هوتي تعداد اُنکي بڑهني ممکن و متصور هی مگر یهه بات شک و شبهه کے قابل نهیں که اجراے تجارت اور شهروں کے انتظام اور عمده عمده قانونوں کے ذریعه سے هٹے کٹے تنگرگدوں کي تعداد استقدر کم هو جاني ممکن هی که وه نهایت خفیف سمجھي جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تیسري قسم میں وہ لوگ داخل هیں جو ضعف و ناتواني اور کبرسني کے باعث سے همیشه کمانے کے قابل نرهیں اور همیشه کے لیئے اسلیئے کهتے هیں که لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج هوویں جو بسبب ضعف و نقاهت مرض کے کمانے کے قابل نهیں اس لیئے که اگرچه بچے اور بیمار بالفعل نهیں کما سکتے مگر پرورش اُنکي اسلیئے ضروري هی که وه آینده کما وینگے اور یهه لوگ یعني بوڑهے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بهت کثرت سے هوتے هیں اور وه لوگ ایسے هیں که اُنکي کثرت تعداد میں تعداد آبادي کي مناسبت سے کمي نهوگي اسلیئے که جو سبب بیماري اور نقصان صحت کے دور کرنے والے هوتےهیں جهاں کهیں اُنسے وه بیماري اور نقصان بالکل علاج پذیر نهیں هوتا وهاں وه طول حیات کے باعث هوتے هیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نهیں دیتے مگر جو علم و آگاهي که انگلستان کي مجلس عام کي پانچویں جولائي سنه ۱۸۴۵ ع کي اُس رپورت میں هی جو دربابِ اُن سوسیئٹیوں کے لکھي گئي جو ناتوانوں کے لیئے مقرر هوئیں اُس سے یهه امر واضح هوتا هی که اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصه یا فی صدي اڑهائي آدمي کے قریب هیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد یعنے اُن لوگونکي تعداد جو پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے ھیں نہایت تھوڑي ھے کوئي ایسا ملک بھي ھے جو قید غلامي اور قوانین غلامي سے آزاد ھووے اور پھر اُسمیں مطلق بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اِسلیئے کہ ادنیٰ مزدور بھي ایسا خرچ رکھتے ھیں کہوہ اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي نہیں علاوہ اُسکے ھم لوگ اپنے پلے ھوئے جانوروں کے لیئے یہہ کوشش کرتے ھیں کہ جو چیز اُنکے لیئے ضروري ھے اُس سے زیادہ ندیں اور جن ملکوں میں کہ آدمي پلاؤ جانور سمجھے جاتے ھیں وھاں یہہ گمان ھو سکتا ھے کہ غلاموں کا خرچ بھي ایساھي محدود و معین ھوگا یعني ضروریات سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً غلام بھي ایسے ھو جاتے ھیں کہ کسیقدر اُنکي حاجتوں سے زیادہ پرورش اُنکي کي جاتي ھی *

تقسیم مذکورہ بالا یعني تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیربارآور سے دریافت ھوا کہ قریبا سب لوگ ایسے ھیں کہ کسي ایک قسم سے خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص میں واقع ھووے ایک نہ ایک قسم میں داخل ھو سکتے ھیں اور جسقدر کہ کاشتکار آدمي سیدھي سادھي خوراک اپنے مطلب کے لیئے کھاتا ھی اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنتا ھی اور ایسے مکان میں رھتا ھی کہ جاڑے گرمي کے لیئے کافي وافي ھووے تو اُسقدر وہ بارآور خرچ کرنیوالا کہلاتا ھي باقي حقہ اور جین شراب سے لیکر بیر شراب تک اور مکان و بدن کي زیب و آرایش اُسکا غیر بارآور خرچ ھی *

واضح ھو کہ مراد اِس بحث سے یہہ نہیں کہ علاوہ ضروریات کے تمام ذاتي خرچ غیربارآور ھیں اِسلیئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عھدوں پر مقرر ھیں بات اُنکي اُسوقت تک ٹھیک ٹھاک نہیں ھوتي ھی کہ مال و دولت کي نمایش اور شان و شوکت کي آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے دلوں پر نہ بٹھاویں چنانچہ ایک جج یا کسي بادشاہ والا جاہ کے ایلچي کو اپنے منصب کے موافق ایسا عملہ رکھنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانہ بیس ھزار روپئے ھووے اور وہ بجاے اُسکے چالیس ھزار روپیہ خرچ کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور ھوگا اور دوسرا نصف خرچ غیربارآور ھوگا مگر یہہ سمجھنا نچاھیئے کہ اُسکي گاڑي کے پیچھے وہ تیسرا پیادہ کہ

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ هی وہ بھی غیربارآور خرچ کرنیوالا هی کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا هی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت هی اور جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا هی کہ اداے خدمت کے قابل رهے وہ اُسکا خرچ بارآور هی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا خرچ کرتا هی اور یہہ بھي نسمجھنا چاهیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور هیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتي جسکوآدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپیہ اور خرچ اُسکا دو سو روپیہ هوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا هی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور هوا جنکے برتاؤ سے تحصیل هوتي هی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت هی اور وہ قدرتي وسیلے هیں کہ اُنسے بدون امداد اِنسانوں کے همکو مدد حاصل هوتي هی *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت هی جو تحصیل مطلوب کے واسطے قصداً کیجاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ بیان ایسي اصطلاح کا چنداں ضروري نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم هووے مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ تشریح اُسکے نہوگے تردد سے خالي نرهیگا اور تعین مراد کي حاجت رهیگي پہلے بیان هو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یہہ سمجھا کہ قیمت صرف محنت پر منحصور هی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس سوال کا پوچھا گیا کہ مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني هو جاتي هی اور چھوٹے درخت بڑے هو جاتے هیں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت نہیں هوتي مگر قیمت میں دونوں بڑھ جاتے هیں تو جواب اُسکا یہہ دیا کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو هم یہہ سمجھتے هیں کہ کسیقدر

اُنہر محنت صرف ہوئي مگر یہہ وہ جواب هی کہ معني اُسکے سمجهہ سے خارج هیں محنت کے معنے اس اندیشہ سے بیان کیئے گئے تا کہ یہہ بات نہ سمجهیں کہ وہ قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظهور میں آتے هیں مفهوم محنت میں داخل هیں علاوہ اسکے پڑهنے والوں کو یہہ بات یاد رهے کہ مفهوم محنت سے وہ سب کام خارج هیں جو بذات خود یا بذریعہ اپنے پیداواروں کے معاوضہ کے قصد سے نکیئے جاویں چنانچہ ایک اجرت پر نامہ پهونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بهلانیکے لیئے سیر و تماشا کرتا پهرتا هی اور شکاري جواري اور جلسوں میں اپني خوشي سے ناچنے والي میمیں اور هندوستان کي ناچني والیاں جو طوایف کهلاتي هیں غرض کہ یہہ تمام لوگ اپنے اپنے موافق ایکسي محنتیں اُوتهاتے هیں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجهنا جو صرف اپني دل لگي اور تفریح طبع کے لیئے محنت اُوتهاتے هیں کمال خطا اور نهایت بیجا هی

دوسرے قدرتي ذریعے

جو ذریعے کہ قدرت سے همکو حاصل هوتے هیں اور جنکو هم قدرتي ذریعہ کهتے هیں اُنمیں هر بارآور ذریعہ داخل هی جو بدون امداد انسانوں کے تاثیر و عمل کي قوت رکهتا هی *

اگرچہ قدرتي ذریعہ کي اصطلاح اچهي اصطلاح نهیں مگر همنے اس لیئے اُسکو اختیار کیا کہ اچهے اچهے مشهور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں میں کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بهي ایک وجهہ هی کہ سواے اُسکے کوئي لفظ ایسا هاتهہ نہ آیا کہ وہ بهت سا مورد اعتراض نہو واضح هو کہ منجملہ قدرتي ذریعوں کے مقدم ذریعہ زمین هی اور زمین میں تمام کهانیں اور دریا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکہ جو کچهہ اُسپر هی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پیدا هوتا هی سمجهنا چاهیئے اور مناسب یہہ هی کہ اشیاء مذکورہ پر سمندر اور هوا اور روشني اور گرمي اور علم طبیعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقیہ جنکے ذریعہ سے طرح طرح کي چیزیں پیدا کرتے هیں بے تکلف بڑهاویں اور یہہ تمام بارآور ذریعے زمین کے نام سے پکارے جاویں زمین کے اعتبار کي عام وجهہ یہہ هی کہ ان سب ذریعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل ھیں زمیں منفعت کا بڑا مخرج ھونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتي ھی اور خاص وجھہ یہہ ھی کہ زمیں کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھي قبضہ ھو جاتا ھی واضح ھو کہ قدرتي ذریعے مادوں کي بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروري و لابدي ھیں مگر وہ قدرتي ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں ھوتے کہ اُنپر عام دسترس ھووے اسلیئے کہ ھم بیان کرچکے ھیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم ھی اور جو شے کہ عموماً حصول نے قابل ھی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کي محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل ھوتا ھے نہایت بارآور قوتیں ھیں مگر انضمام ایک اور تیسري اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروري ھے کہ وہ قوتیں تمام و کامل ھو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتي لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رھنے والے تمام اپني محنتوں کو ایسي باتوں کي تحصیل میں صرف کریں کہ سود اُنکا سردست ھووے اور جوں جوں کہ آمدني پیدا ھوتي جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپني غایت سعي و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھي ناکافي پاوینگے *

واضح ھو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں ھوتی اجتناب کے نام سے پکارتے ھیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کي ایسي چال چلن مراد ھے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود ھو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرھیز کرے یا حالات بالفعل کي نسبت حالات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ ھمنے اس اصل کو قایم کیا تھا کہ محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل ھوتي ھے اسطرح بیحد و غایت بڑہ سکتي ھیں کہ اُن ذریعوں کي حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ تہراویں تو ھمنے تحصیل دولت کے اسي تیسرے ذریعہ کي تاثیروں کي طرف اشارہ کیا تھا واضح ھو کہ لفظ اجتناب کي بحث جوھم

آینده کرینگے اس اصل کي تشریح هے اور وه ایسي واضح هے که اُسکو دلیل اور برهان کي حاجت نهیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بهت دنوں سے معلوم هے جنکو محنت اور زمین اور سرمایه کے نام سے نامي کرتے هیں اگرچه اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں همنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت همکو گفتگو نهیں چنانچه زمین کي جگهه قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکه تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نه پکاریں اس لیئے که زمین ایک فرد خاص هے اور قدرتي ذریعه اُسکي جنس هے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات هے که اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشهور هو جاتي هیں اور بجاے لفظ سرمایه کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوه مختلف هیں *

لفظ سرمایه کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا هے جس سے اُسکے عام تسلیم شده معنے هونے پر شک هوتا هے البته یهه ایک عام پسند معنے سمجهه میں آتے هیں جنکو علماے انتظام مدن بهي بایں شرط تسلیم کرینگے که معني مجوزه اُنکے اُنکو جتائے نجاویں اور وه یهه هیں که لفظ سرمایه سے وه دولت کي چیزیں مراد هیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمره هوتي هیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي هیں اور سرمایه کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمره اسلیئے کهتے هیں که وه بارآور ذریعے اُس سے مستثنی رهیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نهیں هوتا بلکه کرایه حاصل هوتا هے *

جب که سرمایه کے یهه معني بیان کیئے گئے تو ظاهر هے که سرمایه تنها کوئي بارآور ذریعه نهیں هوسکتا بلکه اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعه کا نتیجه هوتا هے اس لیئے که قدرتي ذریعه سے مادي اشیاء بهم پهنچتي هیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وه غیر بارآور خرچ سے محفوظ رهتي هیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکهنے میں هوتي هے غرضکه تینوں باتوں سے سرمایه بن جاتاهے لفظ اجتناب سے وه ذریعه مراد هے جو قدرتي ذریعه و محنت سے علحده هے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایہ کے لیئے نہایت لابدي هے اور جیسے که اجرت کو محنت سے واسطه هے ویساهي منافع کو سرمایه سے علاقه هے یهه بات بهت واضح هے که معمولي معنوں کی نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یهه هے که صرف اجتناب پر توجهه اُسوقت هوتي هے که مفهوم اُسکا مفهوم محنت سے علیحده هووے چنانچه اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈهال سے بخوبي واضح هوتا هی جو کسي درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدون تک پهونچنے دیتا هی مگر اُسوقت کم واضح هوتا هی که وہ درخت لگاتا هی یا اناج بوتا هے اور دیکهنے والوں کو اُسوقت اُسکي محنت پر نظر هوتي هی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل هونے کي توقع پر اپني طبیعت کو مارتا هی اُسکا خیال نہیں هوتا جسکو هم اجتناب کهتے هیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یهه وجهه نہیں که کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں هوتا بلکه صرف یهه باعث هی که کوئي لفظ ایسا هاتهه نه آیا که وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نهو چنانچه ایک مرتبه اتفاق ایسا هوا که لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا که اس لفظ کے مفهوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں هوتا مثلاً چهتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي هی مگر جسکو اصل منافع کهتے هیں وہ اُس سے حاصل نہیں هوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یهه خرابي پائي که تهوڑي احتیاط و محنت اُس سے مفهوم هوتي هی اور یهه تسلیم کیا که اجتناب استعمال و رواج کي رو سے تهوڑي محنتوں سے منفک نہیں هوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجهنا ضروري هی *

اور یهه بهي مانا گیا که یهه اعتراض اجتناب پر هوسکتا هی که صرف اجتناب سے جسکے معنی کسي فعل سے پرهیز کرنا هی یهه نہیں سمجها جاتا که ایک کام سے پرهیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بهي مراد هی اور علیٰهذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بهي یهي اعتراض وارد هوسکتا هی مگر آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں هوا که وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں هیں جنسے کاموںکا کرنا صریح ظاهر هوتا هی جو لطف و لذت هم اُٹهاسکتے هیں اس سے پرهیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چهوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب هونا ایسي کوششیں هیں که اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصه کھانا پڑتا هی اور یهه کوششیں خلقت کے هر گروه میں باستثناء ادنی درجه کے لوگوں کے هوتي هیں بلکه اُنمیں بهي هوتي هیں اگر یهه بات نهوتي تو خلقت کي حالت کو هرگز ترقي نهوتي مگر جب خوب چهانا بینا تو منجمله اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائي حاصل هوتي هی ذریعه اجتناب کو نهایت موثر پایا اور باب ترقي میں تاثیر اُسکي پهلے پهل تهوڑي تهوڑي هوتي هی اور اخر کار اُسکو نهایت وسعت هوجاتي هی قوموں میں سے نهایت کم تربیت یافته قومیں بلکه ایک هي قوم کے مختلف گروهوں میں سے وه گروه جو نهایت کم تعلیم یافته هوتے هیں همیشه نا عاقبت اندیش اور نهایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے هیں *

سرمایه کا بیان

هم ابهي بیان کرچکے هیں که سرمایه وه دولت کي چیزیں هیں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمره هوتي هیں اور دولت کي تقسیم و تحصیل میں کام آتي هیں اور هر چیز سرمایه کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذریعوں کے اجتماع کا نتیجه هوتي هی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے هیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایه خرچ هوتا هی

جب که کسي آدمي کے پاس کوئي چیز دولت کي موجود هو اور وه شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے که کچهه لطف اور مزه اُٹهے بلکه بطور سرمایه کے بایں نظر خرچ کرے که وه دوباره تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعه کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹهه طریقه هیں که اِراده اُسکا اُنمیں پورا هووے *

اول یهه که وه شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے که جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب هوتے هیں وه بلا واسطه اُسي شي سے حاصل هوویں جیسکه سرنگوں میں بارود اور دخاني کلوں میں کوئیلے خرچ هوتے هیں اور جو خوراک که کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یهہ کہ وہ اُس چیز کو رکهہ چهوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصه هی اگرچه وہ ارادتاً اور ضروري نهووے چنانچه تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یهہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکه مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتهہ یهہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکهے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانه کے گذر نے پر خواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بهاؤ تاؤ بدل جانے سے بهاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بهاري فصل هونیکے ساتهہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یهہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یهہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مهیا رکهے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چهٹے یهہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعه کے اُس ذریعه کے مالک کے حواله کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یهہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدله میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آتهویں یهہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادله کرے جسکو سرمایه کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچه جو سرمایه والے کہ آتهوں گانتهہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آتهوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جمله اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایه اُسکا قرار دیں تو همکو یهہ امر بخوبي واضح هوگا

که علم وآلات اور جمله ضروریات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هیں که بلاواسطه کسي اور شے کے اُنکا معاوضه حاصل نهیں هوتا هاں فرق اتنا هی که علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نهوگا که وه اپنا پیشه نچهوڑے اس لیئے که پیشه چهوڑنے پر علم اُس پیشه کا خراب هوجاتا هے اور آلات اور مکاں اور پوشاک اور خوراک غرض که جمله اسباب اُسکے برابر خرچ هوتے اور قایم هوتے چلے جاتے هیں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل هے اور باقي اشیاء کا خرچ آهسته آهسته هوتا هے اور وهي شخص اپني شراب کا ایک حصه اُسوقت تک باقي رکهتا هی که تهوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تهوڑي شراب اس لیئے موجود رکهتا هے که گاهک اُسکے خالي نه پهریں اور دوکان اُسکي کهوتي نهو یهانتک که آخر کار اُسکو بیچ کهونچ برابر کرتاهی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ کرتا هی که کسیقدر اُس زمیں کا کرایه دیتا هی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواه میں ادا کرتا هی اور کسیقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا هی اور کسیقدر دوباره میکشي اور نیز اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا هی تاکه دوکان اُسکي ذخیره سے خالي نرهے اور جو کچهه که شراب کي قیمت میں سے باقي رهتا هی اور باقي رهنے میں کوئي شک شبهه نهیں ورنه حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقیه کو فائده کهتے هیں اور اُس بقیه کي یهه صورت هی که منجمله اُس کے کسیقدر اُن جنسوں کے دوباره بهم پهونچانے میں صرف کرتا هی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکهیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي هیں اور باقي کو کهاتا اوڑاتا هے جو غیر بارآور خرچ هے یا اپنے سرمایه کي ترقي میں یا کسي اور کا سرمایه قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے خرچ کرتا هے اور یهه خرچ بارآور هے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح هو که آدم اسمتهه صاحب نے سرمایه کو اقسام قایم و دایر میں تقسیم کیا چنانچه وه فرماتے هیں که صرف دو طریقوں میں سرمایه اسطرح خرچ هوسکتا هی که اُس سے امدني یا منافع حاصل هووے *

چنانچہ پہلا طریقہ یہہ ھی کہ اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایہ صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایہ کہ اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں ھوتا کہ وہ مالک کے قبضہ میں اپني شکل و شمایل پر موجود رھے چنانچہ سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں ھوتیں کہ وہ روپئے کے بدلہ بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں ھوتا کہ وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدلہ صرف نکرے غرضکہ سرمایہ اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رھے اور شک نہیں کہ تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل ھوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایہ دائر کہتے ھیں *

اور دوسرا طریقہ یہہ ھی کہ وہ سرمایہ زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکہ ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسبات کے کہ ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادلہ میں آویں جاویں حاصل ھو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایہ نام رکھتے ھیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر ھوتے ھیں اور جو آلات اور کلیں کہ پیشوں میں کام آتي ھیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک کہ اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانہ نہ سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانہ والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایہ اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رھتے ھیں مگر بعضوں کے لیئے یہہ آلات بہت تھوڑے ھوتے ھیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے ھیں چنانچہ درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آلہ درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاھتے ھیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار ھوتے ھیں مثلاً لوھے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوھے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب ھیں کہ بہت سے خرچ کرنے پر تیار ھوسکتے ھیں اور کاشتکاروں کے سرمایہ کا وہ حصہ جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف ھوتا ھی قائم سرمایہ ھی اور جو حصہ کہ ھالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ ھوتا ھی وہ دائر سرمایہ ھی پس کاشتکار اپنے سرمایہ کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علحدہ کرنے سے فائدہ

اُٹھاتے ھیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ہی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موٹا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ھی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ھوتے ھیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ھوتا ھی وہ دایر سرمایہ ھی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ھوتا ھی انتہی مولف کہتا ھی کہ ھمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ھوا ھاں شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ھو کہ قایم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح بہت اچھي ھی یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسي تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ھو گئیں اور جب سے وھي معنے معمول و مروج رھے مگر رکارڈو صاحب نے معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ھوا کہ اُنکي تحریرونکا افادہ کم ھوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ھیں اور مل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ھے بیان اُسکا مناسب متصور ھوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ھیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ھیں کہ معدوم ھونا اُسکا جلد جلد ممکن ھو اور اکثر پیدا ھوتا رھنا اُسکا نہایت ضروري ھووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ھیں جو آھستہ آھستہ خرچ ھووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ھیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتي اور بڑے پایدار ھوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ھی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ھی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي اجرتوں میں دیتا ھی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ھوتي ھیں جو ایسي جنسیں ھیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کي نسبت معدوم ھونیکے بہت زیادہ قابل ھیں انتہی واضح ھو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ھاں

جسطرح کہ اُنہوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي ھے اُسکي نسبت راست اور درست ھے اسلیئے کہ آھستہ آھستہ اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیادہ کوئي اصطلاح بیجا اور بیہودہ نہوگي مگر عجب یہہ ھے کہ خود اُنہوں نے اور نیز مل صاحب نے یہہ تصور کیا کہ تقسیم اُنکي آدم اسمتہہ صاحب کي تقسیم سے مطابق ھے مگر ظاھر ھے کہ تقسیم اُنکي بجای خود نادرست ھے اور تقسیم مذکور کے برعکس ھے اسلیئے کہ درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتہہ صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایہ ھیں کہ اُسکے پاس وہ بہت دنوں تک رھتي ھیں اور وھي بقول رکارڈو صاحب کے جلد معدوم ہونیکے قابل یعني دایر سرمایہ قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یہہ ھے کہ لوھا ڈھالنے والونکي لوھے وغیرہ کي ڈھلي ھوئي چیزیں آدم اسمتہہ صاحب کے نزدیک دایر اور رکارڈو صاحب کے نزدیک قایم سرمایہ ھے *

قایم اور دایر سرمایہ کي جو اور قسمیں آدم اسمتہہ صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فہمي اور سرمایہ کي حقیقت زیادہ تر واضح ھوتي ھی *

وہ فرماتے ھیں کہ قایم سرمایہ میں چار قسم کي چیزیں داخل ھیں *

اول وہ آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے ھیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم ھو جاتي ھے *

دوسرے وہ عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیرہ خانوں وغیرہ کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي ھیں اور حقیقت یہہ ھے کہ یہہ تمام اشیاء مذکورہ بھي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات ھیں اور اُنکو آلات ھي سمجھنا چاھیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وہ کام جو زمینوں کے سکھانے بنانے اور کمانے کھتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے ھیں پس ترقي یافتہ کھیتوں کو بھی ایساھي سمجھا جاوے کہ گویا وہ بھي اوزار ھیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني ھو جاتي ھے *

چوتھے وہ مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے ھیں اسلیئے کہ طالبان علم و ھنر کي پرورش میں جب کہ وہ تعلیم پاتے ھیں یا کوئي پیشہ سیکھتے ھیں جو کچھہ خرچ ھوتا ھے وہ ایسا سمجھا جاتا ھے کہ گویا اُنکي ذاتوں مین قایم سرمایہ ھے غرضکہ کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب هے کہ وہ تجارت کي ایک ایسي کل هے کہ اسکے ذریعہ سے محنت نہایت آسان اور کم هو جاتي هے *

اور اسیطرح دایر سرمایہ کے بهي چار رکن هیں *

اول روپیہ جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایہ کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم هوتے هیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے هیں *

دوسرے وہ گلے گاے بیل بهیڑ بکریوں وغیرہ کے جو قصابوں اور چرواهوں وغیرہ کے پاس فروخت کے واسطے موجود رهتے هیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ اور تعمیروں کي وہ مادي اشیاء جو پوري نہوئي هوں اور کارخانہ والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضہ میں باقي هوں *

چوتهے وہ کام جو بنکر تیار تو هو گئے هوں مگر کارخانہ والوں اور سوداگروں کے هاتوں میں هوں جیسے کہ لوهاروں اور سناروں اور سادہ کاروں کے کام مرتب هوویں اور اُنکے کارخانوں سے باهر نجاویں غرضکہ دایر سرمایہ میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وہ پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں هوتے هیں اور وہ روپیہ پیسہ جو اشیاء مذکورہ بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پهنچاتا هے داخل هے انتهی *

هاں یہہ احتمال باقي هے کہ ان قسموں میں دو مناسب باتیں چهوٹ گئیں اور بعضي بیفائدہ داخل هیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکورہ کے ملاحظہ سے واضح هوتا هی کہ سرمایہ کي قسموں کو عمدہ بیان کیا گیا اور وہ مناسب باتیں جو چهوٹ گئیں اُن میں سے پہلے وہ حیات کي ضروري چیزیں هیں جنکو مزدور اور سرمایہ والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے هیں اور دوسرے وہ مکانات و اجناس جو آهستہ آهستہ ضایع هوتي هیں اور مالک اُنکا کرایہ پر اُنکو چلاتا هے *

هم یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ آدم اسمتهہ صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آمادہ رکهتے هیں اقسام سرمایہ سے خارج کرنے کي کوئي وجهہ بیان کي هے وہ صرف اتنا بیان کرتے هیں کہ حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا هے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني هوتي هے غرضکہ وہ صاحب ضروریات کو سرمایہ نہیں ٹهراتے بلکہ محنت کو سرمایہ سمجهتے هیں اور جب کہ

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجہہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے هيں كہ صرف بارآور وہ خرچ هی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے هیں اور یهي امر هے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل هوسکتي هے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا هے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا هے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہین کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتہی *

یقین کامل هی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھتي میں جو کوئیلے جلائے جاتے هیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ هوتے هیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري هی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوتھاتا هی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا هی بجز اِسبات کے کیا فرق هی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُتھاتا هی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا هوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري هوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے هوتے کہ نہ کھانے سے کمزوري هوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رهے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نہوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا هی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع هوجاوے هل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ هوتا هی مگر وہ اس نظر سے کم نہیں هو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے هیں اور اِس میں کچھہ شک هی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف هوتي هی امریکا والے جاگیردار جو اپنے اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے هیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے هیں کہ وہ خرچ بارآور هی *

آدم اِسمتھہ صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایہ پر چلتي ہیں اصطلاح سرمایہ سے خارج کرنے کي وجوہات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچہ بیان اُنکا یہہ ہی کہ لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصہ خرچ بالفعل کے واسطے لگا رہتا ہی اور نشان اُسکا یہہ ہي کہ اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں ہوتا اور اِس حصہ میں وہ تمام مکان داخل ہیں جو رہنے کي نظر سے بنائے جاتے ہیں اگر کوئي مکان جو خود کچھہ پیدا کرنیکے حیثیت نہیں رکھتا ہی کرایہدار کو دیا جاوے تو اُس کرایہدار کو کرایہ اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا ہی کہ وہ محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل ہوتي ہی چنانچہ جہاں کہیں نقلیں اور سوانگ ہوتی ہیں تو وہان ایک دو رات کے واسطے عمدہ عمدہ پوشاکیں کرایہ دي جاتي ہیں اور سوداگر مہینے یا سال بھر کے لیئے اسباب اپنا کرایہ پر دیتے ہیں مگر جو محاصل کہ ایسي ایسي چیزوں سے حاصل ہوتا ہی وہ ہمیشہ کسي اور آمدني سے پیدا ہوتا ہی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي رہ سکتے ہیں اور بہت سے ایسے مکان جو بہت اچھي طرح بنائے گئے ہوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي ہوتي رہے سیکڑوں برس تک بنے بنائے رہ سکتے ہیں اگرچہ اُنکے تمام ہونیکا زمانہ دور و دراز معلوم ہوتا ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ ایسے ذخیرہ جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیرہ کي ہوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکھي جاتي ہیں اِنتہی *

اگر آدم اِسمتھہ صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایہ کو آیندہ خرچ ہونیوالي چیزوں پر منحصر رکھا ہوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نہوتا مگر یہہ بات دریافت ہوچکي کہ وہ ایسي چیزوں کو جوخرچ بارآور کي صلاحیت نہیں رکھتیں اُسوقت تک سرمایہ میں داخل سمجھتے ہیں جب تک کہ اُن لوگوں کے ہاتھہ میں نہ پہونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوہري کي دوکان پر رکھا ہی سرمایہ ہی جیسکہ آدم اسمتھہ صاحب نے اِقرار اُسکا علانیہ کیا تو ایک مکان جسکو ابھي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا ہو سرمایہ سے کیوں خارج ہو گیا یہہ بات معلوم کرني مشکل ہی

کہ آدم اسمتھہ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا ھی
فناء اور استحکام ایسي صفتیں نہیں ھیں کہ اُنسے ایسي شی میں
جسکو صحیح سرمایہ کہہ سکتے ھیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایہ
نہیں کہہ سکتے کوئي امتیاز ہوسکے چنانچہ بہت سي ایسي چیزیں
ھیں کہ بطور بارآور خرچ ہوتي ھیں مگر عمر اُنکي بہت تھوڑي ہوتي ھے
جیسے کہ گاس جسکي روشنی سے گھر میں چاندنا ہو جاتا ھی اور برخلاف
اُسکے ایک امیر خاندان کے جواھرات سرمایہ نہیں ہوسکتے اگرچہ اُنکي
پایداري کي کوئي حد معین نہیں ھاں یہہ امر قریب قیاس ھی کہ ایک
مکان ایسا تعمیر کیا جاوے کہ وہ مرمت کا محتاج نہو مگر اس
سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ سرمایہ نہ ٹھہرے بلکہ حقیقت یہہ ھی کہ ان
چیزوں کا فاني ہونا آدم اسمتھہ صاحب کي راے کو توڑتا ھی اسلیئے کہ
وہ فاني ہونا اُنکو ایسي چیزوں سے مشابہہ کرتا ھی جنکو آدم اسمتھہ صاحب
نے سرمایہ قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض ہوتے ھیں
وہ آدم اسمتھہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایہ کي تیسري قسم میں داخل
ھیں اور جب کہ وہ حوض آھستہ آھستہ یہاں تک خالي ہو جاتے ھیں
کہ اُنمیں سے اخیر بوتل بھي پي جاتي ھی تو وہ سرمایہ تمام ہو جاتا ھی
ایک مکان جو ساز و سامان سے درست ہووے اور کرایہ پر دیا جاتا ہو یا
ایسا کتب‌خانہ جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي ہوویں یا سیر کي گاڑي
یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں
صرف فرق اتنا ھی کہ ان چیزوں کا خرچ ہوتا رہنا شراب کے خرچ سے
بہت کم اندازہ کرنے کے قابل ھی چنانچہ جب کبھي استعمال اُسکا ہوتا
ھی تو کوئي نہ کوئي جز اُسکا فاني ہو جاتا ھی اور کرایہ پر لینے والے
اُس جز کو ایسي ھي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے ھیں جیسے کہ
شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے ھیں یہہ بات راست ھی کہ گاڑي
اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ ہوویں اور کرایہ‌دار اُنکا
کرایہ دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے کہ یہہ امر ہر ایسي شے کي قیمت
میں پیش آتا ھی جسکا خرچ بطور غیر بارآور ہوتا ھي مگر جب تک
کہ گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں ہوتے اُنکی مالکوں
کے حق میں وہ ایسا ھي سرمایہ ھی جیسے کہ آدم اسمتھہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح هو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا هی کہ همجنس أنکے پیدا هوویں تو أن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے هیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ هیں اور زندگي کي ضروریات بهي اسي قسم میں داخل هیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دهنسي پهنسي رهتے هیں کهانے پینے میں صرف کرتے هیں منجملہ أن ذریعوں کے ایک ذریعہ هی جنکي بدولت متدار حصول برابر قایم رهتي هی اور دخاني کل کي بهتي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کهان کے کهودنے اور لوهے کے آلات جو لوهے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے هي وہ جهاز جو لکڑي ڈنگڑي اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ هیں کہ أنکو مکرر بارآور کہہ سکتے هیں اسلیئے کہ وہ اشیاء همجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ هیں مگر همجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي هیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ هی کہ وہ پیمک بناتي هی مگر أس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے هي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رهتے هیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں هوتا وہ خود بارآور سرمایہ هیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ أن چیزوں کو بولتے هیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر هیں مگر اب تک أن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار أنکو صرف کرتے هیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي هیں أنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں أنکا بهت بڑا حصہ اور أنکي قیمت کا بهي بهت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا هی *

هم دریافت کرچکے کہ دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تہوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بہي تہوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهاتا جاتا هے یہانتک کہ غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑه جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیادہ هوجاتي هی چنانچہ جب کسي شہر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظہ کیا جاوے تو یہہ امر بخوبي واضح هوگا کہ قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بہت زیادہ هوگي جو آیندہ تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں * ۰

آدم اسمتہہ صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفہوم سرمایہ سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهی هیں مگر همنے جو اُنکو مفہوم سرمایہ میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجہوں سے آدم اسمتہہ کي پیروي کي اول یہہ کہ خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچہ یہہ کہنا کہ ایک ایسا جوهري جسکي دوکان میں پانچ لاکہہ روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایہ نہیں رکہتا ایک ایسي بات هی کہ اُسکو دوچار سمجھنے والے هي سمجھہ سکتے هیں دوسرے یہہ کہ اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایہ کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هیں جن سے یہہ چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي هیں چنانچہ وہ کہردرا هیرا اور وہ سونا جسمیں وہ جڑا جاتا هی اگر الگ الگ سرمایہ تہریں تو یہہ بات کمال مشکل سے دریافت هوسکتي هے کہ ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایہ میں داخل نرهیں کیا فائدہ هاتہہ آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوہ اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبہہ نہیں کہ جن دنوں سرمایہ والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکہتا هی تو اُس عرصہ کي مناسبت سے کچھہ نکچہہ اُسکو فایدہ حاصل هوتا هی باقي یہہ بات کہ یہہ فائدہ کیوں هاتہہ

آنا ھی ھم پھر ثابت کرینگے مگر یہہ امر کہ ھاتھہ آنا اُسکا ضرور ھی قبول و تسلیم کے قابل ھی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق ھی کہ جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل هووے وہ سرمایہ میں داخل ھی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل ھوتے ھیں

واضح ھو کہ جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو کہ سرمایہ کے استعمال سے حاصل ھوتے ھیں وہ دوفائدے ھیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جملہ آلات دو قسموں پر منقسم ھوتي ھیں ایک وہ کہ قوت پیدا کرتے ھیں اور دوسرے وہ کہ قوت پهونچاتے ھیں چنانچہ پہلي قسم میں وہ کلیں داخل ھیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي ھیں جیسے وہ کلیں کہ ھوا یا پاني یا بهاپ کي قوت سے چلتي ھیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل ھیں جنکو اوزار بولتے ھیں جیسے چھري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پهونچتي ھی یا وقت اُنکا کم صرف ھوتا ھے مگر کاریگروں کے ھاتھوں سے اُنکو زور پهونچتا ھے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب ھی جسمیں وہ تمام آلات داخل ھیں جن سے پیدا ھونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نہیں ھوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل ھیں کہ اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نہیں جاتا جیسے وہ زمین کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج کہ اُس زمین میں بویا جاوے یہہ دونو ایسے آلات ھیں کہ اُنکے اِستعمال سے اناج پیدا ھوتا ھی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخہ ایسے اوزار ھیں کہ آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور ھیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اِطلاق ان پر متعارف نہیں علاوہ اُنکے بہت سي چیزیں ھیں کہ اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا ہی جیسے دوربین کہ اُسکو حرکت سے کچھہ واسطہ نہیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکہ ہر شی ایسي جس سے ایصال توت اور ایجاد حرکت متصود نہو بلکہ برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود ہو *

جز آلات کہ آدمي کام لینے والے کے ہلانے جلانے سے ہلتے جلتے ہیں وہ نہایت سیدھے سادھے ہوتے ہیں اور کچھہ پیچیدہ نہیں ہوتے یہانتک کہ بعضے الات اُنمیں سے نہایت کندہ ناتراش لوگوں میں پائے جاتے ہیں جیسے کہ قدرت سے وحشي لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتي ہی وہ وہ حیوانات ہوتے ہیں جو اُنکے آس پاس رہتے ہیں مگر علاوہ قدرتي آلات کے قدرت کے انعام کا فائدہ اُوٹھانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض ہتیار ضروري و ابدي ہیں *

یہہ بات معلوم رہے کہ ہم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کي مشاقي مراد رکھتے ہیں جسکے معني ایسے وسیع و فراخ ہیں کہ بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آیندہ کے فائدوں کو ترجیح دیتے ہیں چنانچہ تربیت یافتہ لوگوں میں یہي امر معمول و مروج ہی یعني استقبال کو حال پر ترجیح دیتے ہیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کي نسبت بھي یہي بات راست آتي ہی جنکو حال کي لذت یا آیندہ کي پیداوار کے لیئے اپني مرضي کے موافق استعمال میں لاسکتے ہیں جیسے کہ کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسي ہي ہوتے ہیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یہہ بات درست بیٹھتي ہی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نہیں جیسے اوزار اور کلیں کہ استعمال اُنکا ہمیشہ بارآور ہوتا ہی ترقي یافتہ لوگوں میں نہایت عام اوزار پہلے برسوں بلکہ پہلي صدیوں کي محنتوں کے ثمرے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ بڑھئي کے اوزار نہایت سیدھے سادھے معلوم ہوتے ہیں مگر اُس سرمایہ والے نے جسنے کہان کو پہلے پہل کھودا جس سے بڑھئي کي کیلیں اور برمی حاصل ہوئے حال کے مزہ کو کسقدر ہاتہہ سے دیا ہوگا یعني آیندہ کے فائدوں کي توقع پر روپیہ صرف کیا ہوگا اور اُن لوگوں نے جنھوں نے ایسے ایسے آلے بنائے کہ اُنکے ذریعہ سے کھانیں کہودي گئیں آیندہ کے فائدوں کي توقع پر کسقدر محنت و مشقت کي ہوگي اور حقیقت یہہ ہے کہ جب تمام اوزاروں پر غور کي جاتي ہے

تو باستثناے انگہڑ آلات اکہڑ لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے ہیں اور اس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ منجملہ اُن اکہوں کیلوں کے جو بلاد انگلستان میں ہر سال بنائي جاتي ہیں کوئي کیل ایسي نہیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمرہ نہووے کہ وہ ثمرات آیندہ کي تحصیل کے واسطے یا ہماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجہ نہو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکہ اُس عہد سے پیشتر عمل میں نہ آیا ہو جب کہ انگلستان میں سات بادشاہتیں قایم تہیں*

یہہ راے کہ کل فائدے اجتناب کے ثمرے ہوتے ہیں ایسي پوري استعدادوں سے بھي منسوب ہے جنکو آدم اسمتہہ صاحب نے ایسا سرمایہ قرار دیا کہ اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وہ قایم و برقرار ہی بہت سي صورتوں میں یہہ استعدادیں ایک عرصہ دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمرہ ہوتي ہیں کہ موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹہاتے ہیں اور وہ ایسي محنتیں اور خرچ ہوتے ہیں کہ وہ لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف ہوسکتے تہی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹہائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مربیوں اور نگہبانوں کا بہت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان ہوتا ہی آٹہہ یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجہہ ہی کہ وہ ہرگز تل نہیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نہیں کہہ سکتے مگر جو کچھہ کہ بعد اُس زمانہ کے خرچ ہوتا ہی وہ تمام دیدہ و دانستہ کیا جاتا ہی یہاں تک کہ وہ لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشہ سے اوقات اپني بسر کرسکتا ہی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیادہ کما سکتا ہی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا ہے کہ اُس سے زیادہ عمدہ بعد اُسکے حاصل نہیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یہہ ظاہر ہی کہ ادنی سے ادنی درجہ کا ہنر بلا صرف کثیر حاصل نہیں ہوسکتا چنانچہ ڈیرہہ سو دو سو روپئے ادنی شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے ہیں اور وہ فیس کاشتکاروں کي سالانہ اوسط آمدني کي تخمیناً آدھي ہوتي ہی ہنر کے کام کي اُجرت کا بہت سا حصہ اُس اجتناب کا صلہ ہوتا ہی جو اُس ہنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجھا جاتا ہی *

ھمکو یہہ ماننا چاھیئے کہ یہہ تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں کہ وہ ایسی کامل وحشیانہ حالت میں ھیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج ھی چنانچہ وحشی اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے ھیں اگرچہ وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے ھیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے ھیں أنکي ترقي کے پہلے درجہ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پہونچتے ھیں کہ اوقات أنکي دودھہ و دھي سے بسر ھونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا ھی اور مویشیوں کے دودھہ گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار ھی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ ھي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار ھوتا ھی کہ اُسکو روز بروز ترقي ھوتي رھے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعہ ھو وہ ملک اپني حالت پر قائم رھتا ھی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج ھوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رھتا چنانچہ وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل ھی بلکہ اُس گران سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاھت میں جو اب قائم نہیں ھی موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رھتا تو یہہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت أنکي بند ھو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے أنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وھي نتیجہ پیدا ھو سکتا ھی *

واضح ھو کہ اجتناب اور آلات کے استعمال کے باھمي تعلق بیان کرنے کے بعد أن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور ھوا جو استعمال آلات پر مرتب ھوتے ھیں مگر یہہ مطلب کچھہ تو اس وجہہ سے مختصر بیان کیا جاویگا کہ اُسکا مفصل بیان گو کیساھي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس كتاب كے حدوں سے باهر نكل جاويگا اور دوسرے يهه كه جهاں
كاريگروں اور مصنوعي چيزوں پر بحث كي گئي وهاں اسمضموں كي تحقيق
بخوبي هوئي اور كچهه اس وجهه سے كه هم بخوبي واقف هيں كه هماري
كتاب كے پڑهنے والے يهه بات اچهي طرح جانتے هيں كه انسانوں كي
قوتيں آلات كے استعمال سے بهت زيادہ بڑہ جاتي هيں اگرچه غالب يهه
هے كه كسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات كے تعلق اور نتيجے
تفصيل وار نهيں سمجهے اور نه آينده كو كوئي آدمي سمجهے كا تاكه اُسكے
ذريعه سے زيادت قوت كا اندازہ كرسكے يهاں جو كچهه هم بيان كرنا مناسب
سمجهتے هيں وہ صرف اُن آلات كے چند حالات هيں جو حركت پيدا
كرتے هيں جسكو علمي اصطلاح ميں قوت كهتے هيں *

زمانه حال كي پيداوار كو زمانه قديم كي پيداوار پر اسليئے فضل و
تفوق هے كه آج كل استعمال كلونكا هوتا هى چنانچه همكو شبهه هے كه اگر
قديم رومي سلطنت كے تمام باشندوں كے جان و مال كپڑا طيار كرنے پرصرف
هوتي تو ايك پوري نسل سے اتنا كپڑا تيار هوتا جو صرف ضلع لنك شائر
كے تهوڑے لوگ ايك برس ميں تيار كرتے هيں بلكه يقين كامل هى
كه جو كپڑا وهاں تيار هوتا وہ اس كپڑے سے نهايت خراب هوتا جن
متحرك قوتونكا رومي يا يوناني استعمال كرتے تهے وہ صرف چهوٹے قد كے
جانور اور پاني اور هوا تهيں اور ان قوتوں كو بهي بهت كم كام ميں لاتے
تهے چنانچه هوا سے صرف اتنا كام ليتے تهے كه كشتيوں كو دهشت كے مارے
كنارے كنارے ليجاتے تهے اور دريا كا برتاؤ آنے جانيكے واسطے كرتے تهے اور
اسپر بهي كمال حسن و خوبي سے نكيا بلكه جيسا پايا ويسا برتا درياؤں كو
نهروں كے ذريعه سے نه ملايا اور گهوڑوں كو صرف بوجهه اُٹهانے اور گاڑي
كهنچوانے ميں برتا تسپر بهي تسموں سے مدد لينا نسوجها اور استعمال اس
قوي كل كا جسكو هم † چكي كهتے هيں بهت كم كيا جسكے ايك چرخه
سے جو هوا يا پاني يا بهاپ يا كسي حيوان كي قوت سے پهرتا هے ايك
لڑكے كے قبضه ميں ايسي قوت كا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں مين
هزار كاريگروں كے برابر هوتي هے *

---

† چكي اُن تمام كلوں كا نام ٹهراياگيا جنمين پهيه اور چرخيوں وغيرہ سے كام
هوتا هى

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگی جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي هوتي هیں نہایت عمدگي سے ظاهر هوتي هے مگر بات یہه هے که اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتھه بہت بڑي هولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعه سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوتي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظهور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگهه نهوگا جیسے که روئي کے بڑے کارخانه میں هوتا هی چنانچه بہت بڑا کارخانه روئي کا جو همارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانه هے جسکو مارزلینڈ صاحب نے سٹاک پورٹ میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے که اُس کارخانه کے مشاهدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسباب کي حقیقت که وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل هیں کمال وضوح سے واضح هوتي هی بیاں اُس کارخانه کا مختصر مناسب سمجھا جیسے که همنے اُس کو سنه ۱۸۲۵ ع میں مشاهدہ کیا *

واضح هو که مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسی اور ایک ایسے ٹکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راسته کیا که بڑے بڑے قطر کے ساتھه پہیه اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں راہ ملے که وہ اُنکے گھومانیکے لیئے کافي وافي هووے چنانچه ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وهي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوتے چھوتے دندانه دار پہیوں کے ذریعه سے ملے جلے تھے اور هر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانه کے کمرے کي چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے که دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھه چھه بلکه سات سات منزل کي تھیں اور هر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوتے چھوتے تھرس پہیوں کے وسیله سے جنکو ڈهول کہتي هیں اور وہ هر کل کے بڑے چرخ سے علاقه رکھتے تھے اور تسموں کے ذریعه سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے هوئے تھے وہ دورے حرکت جاري رهتي تھي اور منجمله ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی
ہفتہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے کے تھوڑے بہت صحن کو
بطور کرایہ دیتے تھے اور افق‌نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت
دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس
چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوٹی
کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہیئے اور بیلن
اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسی تیزی اور درستی
اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی
تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے
قابل ہی بعض کاموں میں وہ کلیں نہایت زور وشور سے چلتی تھیں اور
بعض کاموں میں ایسی چلتی تھیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم
نہوتی تھیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک
صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتی اور اُسکو
بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی
بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تہیں اُسکو اُسنے دھوچا اور
اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا
اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ہی
جسپر ہزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنھوں نے
اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی
اطاعت سے کام دینیکے قابل ہی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ہی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی
ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۲ع میں کلوں
اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت
ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام
کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی
ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا
کرتے ہیں *

ہولڈس ورتھہ صاحب جو مقام گلاسکو کے سوت کاتنے والے اور کل
بنانے والے ہیں یہہ فرماتے ہیں کہ گلاسکو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تین چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کارروائي کي تاریخ سے ھماري راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایاں بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیٹي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کھیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا ٹھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کارخانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانوںمیں ایسا کام کرنا سمجھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلّم ھے

که امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے که وہ لوگ اسباب کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشاق ہو جاوینگے اور واضح ہو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي ھے چنانچہ روئي کاتنی کا کام اسکاٹ لینڈ والوں یعني همارے بھائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشہ پیچھے رهے هیں اور کبھي اُنکے برابر نہوسکے اور یقین واثق هی که آیندہ کو بھي برابر نہونگی *

ایک قوم کي تاریخ میں ساتھہ برس کا عرصہ بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکاٹ لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب قریب پهنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسی عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش آئي که اناجوں کے قانون بدل گئی چنانچہ پہلے باهر کو غلہ لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر اب باهر لیجانا موقوف کیا بلکه باهر سے لینابھي کچھہ کچھہ موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا که اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

جبکه انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسباب کي وجہہ معقول هاتھہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں هوسکتا که آیندہ ساتھہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساتھہ برس کي ترقیوں کے برابر نہونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید هیں اس لیئے که حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح هوتا هی که روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

† کچے مصالحوں سے همیشہ ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں طیار هوسکیں جیسے روئي چمڑا لوهے وغیرہ سے کپڑا اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماري یاد کي بات ہی کہ پہلي پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاو حال میں ہي شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سي ایسي قوتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفي پڑي ہیں اور اگر معلوم بھي ہوئي ہیں تو وہ ابتک برتي نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار ہاراور آلات کا حال معلوم ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کي تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئي مثلاً چھاپہ کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ چھاپہ کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لیئے کہ شہر پوم پے میں ایسي ایسي روٹیاں پائي گئیں کہ نان بائي کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھي طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ اتني مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکي معلوم نہیں ہوتي مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کي حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت میں بلیلي چمڑا سي بھاري قیمتي چیز جسپر رومي مصري لکھتے تھے اور پیپرس سي نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کي چھال تھي لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھي جاتے تھے تو اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے خرچ کو کافي ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ہي اُس محنت کي جو نقل و نسخ کے لیئے ضروري ہوتي بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکي امداد و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتي کہ منجملہ عیاشي کي قیمتي چیزونکے کتابیں بھي سمجھي جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں مفید نہ تھي باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑي ایجاد انسانوں کي تاریخ میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعني تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کي نسبت تقسیم تحصیل اچھي اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھہ صاحب کي سند سے تقسیم محنت کي

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رھے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتھہ صاحب کي مراد معلوم ہوتے ھیں اور معلوم ہونیکي وجہہ یہہ ھے کہ اگرچہ آدم اسمتھہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجہہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل ہوتے ھیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے ھیں جو تقسیم محنت پر مرتب ہوتے ھیں. اور اس سے یہہ بات صاف واضح ہوتي ھے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل ھی یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد ہر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا ھی یا کچھہ پیدا کرتے ھیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا ھی *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ھیں آدم اسمتھہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا ھی پہلے ہرکاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہونے سے ضایع ہوجاتا ھی تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد ہونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتي ھیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا ھی *

آدم اسمتھہ صاحب ھي سب سے پہلے مولف ھیں جنہوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي. چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جن مثالوں سے اُنہوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي ھی اُنکي کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور ھی مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے ھیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کہیں کہیں بیان شافي سے کوتاھي ہوتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد ہونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر ہوجاتي ھیں تقسیم محنت کي بدولت ظہور میں آیا نہایت عام ھی یعني یہہ ظاہر ہوتا ھی کہ کاریگروں نے ھي اُنکو ایجاد کیا اور حال یہہ ھی کہ منجملہ ہمارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر تھے اور کبھي اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں کي بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ہیں چنانچہ یہہ بات بخوبي ثابت هی کہ ارک‌رائیٹ صاحب ذات کے نائي تھے اور کپڑا بنی کي کل کو ایک پادري صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر هم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کي تقسیم ظہور میں آئي یعني بہت سے کاریگر ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمي کے پاس اکھڑ لوگوں میں ہر قسم کا آلہ ہوتا هی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا هی اور جب کہ ترقي یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وهي لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ہیں جو کلوں کي امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاو میں تعلیم یافتہ ہیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہو جاتے ہیں اور محنت کي تقسیم اُنکا ضروري نتیجہ هی مگر حقیقت یہہ هی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کي تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے ہیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعني وہ باهم لازم اور ملزوم ہیں چنانچہ ہر بڑي کل کي ایجاد کے بعد محنت کي تقسیم بہت کثرت سے ظاہر ہوتي هی اور ہر تقسیم محنت کي کثرت کے بعد نئي نئي کلیں ایجاد کیجاتي ہیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کي بڑھي ہوئي چالاکي اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ہیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار ہیں جتني کہ آدم‌اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائي اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ہیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کي چالاکي بڑا نتیجہ هی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاهي کي جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ ہیں *

اُن فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا هی کہ جسقدر سعي و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروري درکار هی اُسیقدر دوڑ دھوپ ویسي هي سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائده کے ثبوت کے لیئے مشہور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالموتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چٹهي پهونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چٹهیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹهیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یهانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پهونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وہ اپنے اُن تمام خطونکو پهنچانسکے جو ڈاک کے ذریعه سے ایکدن میں پهونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹهیات کے پهونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وہ اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنت کي فائده رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هوتا هی منقوله هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وہ مال اپنے مالک سے علیحده نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناه ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یهه مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچه ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یهه عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یهاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یهه سمجهیں که یهه شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یهاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے که یهاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُٹهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروه کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیاده هوتي هے اور ایسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که هر حکومت کا مدار ایسا بیدار مغز آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کي

عوض میں خلقت کي حراست منظور کي هوگي حاکم اور اُسکے رفیقوں او
اور ملازموں پر واجب و لازم هوتا هی که غریبوں کو ظلم و تعدي سے بچاویں
اور مکر و فریب سے محفوظ رکھیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي
کے جسکا خوف تربیت یافته لوگوں کو دامنگیر رهتا هی یهه حیرت هوتي
هی که کیسے تهوڑے سے آدمي لاکهوں کي پاسباني کرسکتے هیں جیسے که
پندره هزار جنگي اور پندره هزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریٹ برٹن
کے ایک کرور ستر لاکهه باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے هیں اور
کوئي تجارت ایسي نهیں که جسمیں اُن آدمیوں کي نسبت جو اس بڑے
کام میں مصروف و مشغول رهتے هیں بهت سے لوگ سرگرم نهوں *

مگر یهه بات ظاهر هی که محنت کي تقسیم جو حکومت کي اصل
و اصول تسلیم کي گئي کچهه کچهه برائیوں پر بهي مشتمل هی چنانچه
جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے هیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض
هوني ضرور هی اور جو لوگ اپني حفاظت کا بهروسا اوروں پر رکهتے هیں
وه اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے هیں اور حفاظت کے اراده اور
همت کو کهودیتے هیں یعني آرام طلب هو جاتے هیں اور ایسي صورتوں میں
حکام و رعایا کا لین دین ایسي اصول پر نهیں هوتا که جنکي رو سے اور
معمولي معاوضے هوتے هیں چنانچه حکام اپني خدمتوں کا معاوضه ٹهیک
ٹهیک اپني رعایا سے نهیں لیتے بلکه جو کچهه که جبر و هیبت سے حاصل
هوسکتا هی وه اسطرح پر چهین لیتے هیں که رعایا کے صرف آینده
پیداوار کي قوتوں کو کچهه نقصان و مضرت نهیں پهونچتي اور حقیقت یهه
هی که حکام اکثر زیاده لیتے هیں اسلیئے که اگر هم دنیا پر نظر ڈالیں تو
یهه امر دریافت هوگا که ایسي حکومتیں تهوڑي سي هیں جنکے ظلم و تعدي
سے رعایا کے اقبال و دولت کو بهت ضرر نهیں پهونچتا چنانچه جب هم
لوگ افریقه اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑهتے هیں جهاں لاکهوں آدمي
اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکموں کے توهمات کے مقابله میں خاک
سیاه سمجهتے هیں تو هم بري حکومت کي برائیوں کو غایت درجه کي برائیاں
تصور کرتے هیں جو انسانوں پر عاید هو سکتي هیں مگر یهه برائیاں اُن
برائیوں کے مقابله میں محض ناچیز هیں جو عدم حکومت کي صورت
میں پیش آتي هیں چنانچه مصر اور ایران اور ترکستان کے باشندے یا اُنسه

پھٹکر * دھومي اور اشنتي کے رهنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے
مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے هیں عدم حکومت کي
قباحت لوگوں کو استدر شدید معلوم هوتي هی که وه هر قسم کا ظلم اسلیئے
خوشي سے اُٹھاتے هیں که عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهیں وه
مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي هیں باعث اُنکا
اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وه
عمده عمده حکومتوں کے محکوم هیں اور وه تفاوت ایسے بڑے تفاوت هیں
که بعض بعض اوقات هم بھول جاتے هیں که تمام انسان ایک هي نسل سے
هیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بهتر پائي جاوے تو یهه
بات لازم آتي هی که نهایت عمده حکومت کے فائدے بے نهایت هونگے
نهایت عمده حکومتیں جو دنیا میں هوئیں وه گریت برٹن اور ان ملکوں
کي حکومتیں هیں جو گریت برٹن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر
ابهي تک اُس کمال سے بهت دور پڑي هیں جسکے وه قابل معلوم هوتي
هیں ان حکومتوں میں چھوٹے چھوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے
هیں جو خاص اُنهیں کے لیئے تعلیم پاتے هیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضه
قدرت سے خارج هیں اور اس باعث سے یهه خیال کیا جاتا هی که علم
سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نهایت وسیع اور دشوار علم هی
بڑے پایه کے لوگونسے قدرتي تعلق رکھتي هی یا وه علم ایسے وقتوں میں
حاصل هوسکتا هی جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھیڑوں سے محفوظ
هوویں جهاں کهیں که حاکم ظالم هوتے هیں اور تمام کامونکا مدار اُنپر هوتا
هے تو وهاں بڑي بڑي برائیاں کچهه تو اُنکي جهل و حماقت سے اور کچهه
اُنکے غیظ و غضب سے پیدا هوتي هیں اور جهاں کهیں که لوگوں کو حکومت
میں دخل و شرکت هوتي هی اگر وهاں برائیاں پیدا هوں تو اُن کا خاص
باعث یهه هوتا هی که وه حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هی مگر
اُمید قوي هوتي هی که تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک
ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بهت
عمده تعلیم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے هیں

* پھٹکر دھومي اور اشنتي یهه دونوں سلطنتیں افریقه کے مغربي حصه میں هیں اور
باشندے وهاں کے نهایت بیرحم اور وحشي هیں *

هم غريب حاكموں كي جهل و نا تجربهكاري سے بهي ايسے هي محفوظ رهينگے جيسے كه آج أنكے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتي هيں *

تقسيم محنت كا دوسرا نتيجه جسكو آدم اِسمتهه صاحب نے تصريح و توضيح سے نهيں بيان كيا وه قوت هي جسكے ذريعه سے هر ايك تجارت كرنيوالي قوم علاوه اپنے ملك كے فائدوں كے دنيا كے أن حصوں سے جنميں تجارت هوتي هي قدرتي اور كسبي فائدوں كو حاصل كرتي هي كرنل ٹارنز صاحب نے جو اول مولف هيں غير ملك كي تجارتوں كو تقسيم محنت ميں شامل كيا هي چنانچه أنهوں نے قوموں كي باهمي تجارتوں كو ملكي تقسيم محنت كا خطاب ديا *

معلوم هوتا هي كه خدا كي قدرت نے يهه إرادہ كيا كه ايك كو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنيا كے باشندے تجارات و معاملات كے ذريعه سے ايك خاندان والوں كي طرح باهم منوط و مربوط رهيں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب كے هر ملك و ولايت بلكه هر ضلع اور پرگنه ميں پيداواروں كو طرح طرح سے مختلف كيا اور اسي مطلب كے واسطے مختلف نسلوں كي حاجتوں اور أنكے حاصل اور پيداواروں كي قوتوں كو جدا جدا كيا اگلے لوگوں كي دولت پر جو زمانه حال كي دولت سبقت ليگئي سارا باعث أسكا يهه هي كه هم لوگ اگلے لوگوں كي نسبت طرح طرح كي چيزوں كا برتاؤ كرتے هيں چنانچه هر سال اِنگلستان ميں تخميناً تين كروڑ پونڈ چائے بيگانه لوگوں سے ليتے هيں اور مقدار مذكور كے خريدنے اور لانے ميں دو كروڑ پچيس لاكهه روپئے كے قريب قريب خرچ هوتے هيں يعني في پونڈ باره آنے صرف هوتے هيں اور يهه اتنا روپيه هي كه پينتاليس هزار آدميوں كي أجرت كي برابر هوتا هي جبكه هر آدمي كي مزدوري في سال پانسو روپيه قرار ديئے جاويں اور انگريز لوگ كاشتكاري كے ذريعه اور كوئلے كي كهانوں كے وسيلے سے اور بجائے باره آنه في پونڈ كے بيس روپيه في پونڈ خرچ كرنے سے يعني بجائے پينتاليس هزار آدميونكي أجرت كے باره لاكهه آدميونكي أجرت كے لگانے سے عمده سے عمده چائے تيار كر كو چين كے محتاج نرهنے كا فخر حاصل كر سكتے هيں مگر باره لاكهه آدمي أن آدميوں كے برابر هيں جو بلاد اِنگلستان ميں كچهه كپڑا كرتے هيں مگر ايك هي تجارت سے كه وه بهي كچهه بڑي تجارت نهيں اتني

پہلے حاصل ہو جاتي هی اور غالب یہہ هی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر هوتي هی جو اِنگلستان کے باغوں اور سارے کهیتوں مین بونے سے حاصل هوسکتي *

چین اور اِنگلستان کي آب و هوا میں اختلاف هونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور هی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اِختلاف هی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج هی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع هوتا هی اور بہت سے توجہہ درکار هوتي هی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم هی کہ ایسے ایسے کاموں یعنی پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچهہ بہت زیادہ نہیں هوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا هی کہ وہ گوارا نہیں هوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي هیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے هیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا هے جیسے کہ کاشتکار آدمي گهڑدوڑ کے گهوڑوں سے هل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي هی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے هیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں هوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخري خریدارور تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے هیں جنمیں اُنکو مطلوب هوتي هیں اور آرام و راحت حاصل هوتي هے جب کہ هم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اُس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسوین حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد هین اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان مین صرف هوتا هے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف هوتا هے اور جو کچهہ کہ صرف اُس صوبہ کا هی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں هوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل هوتا هی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم هوتي هی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي هی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یهه امر دشوار اسلیئے حل هوجاتا هے که خورده فروش جو اپنے خریداروں کے دایره کا مرکز هوتا هے اُنکي حاجات ضروریه کي اوسط تعداد ازروے تجربه جانتا هے اور تهوک بیپاري جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خورده فروشوں کے درمیان میں واسطه هوتا هے اپنے خریداوروں یعني خورده فروشوں کي مانگ کي اوسط مقدار ازروے تجربه بخوبي سمجهتا هی اور اسي انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا هے اور بیپاریوں کے خرید کي اوسط مقدار سے وه اصول حاصل هوتے هیں که حسب‌لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑي بڑي رسدونکا انتظام کرلیتے هیں خورده فروشوں کے ذخیروں کي آمادگي اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے هوتے هیں اُنکے شرح و بیان کي ضرورت• نهیں چنانچه بجاے اُسکے که کسي چروائے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائي سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائده هے اور یهه وهي فائدے هیں که پهلے اُنپر اشاره کیا گیا که خورده فروش اُس اوسط وقت کي مناسبت سے منافع حاصل کرتے هیں جسمیں سوداگري کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رهتے هیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے هیں که محنت کي تقسیم اجتناب یعني استعمال سرمایه پر زیاده تر منحصر هے چنانچه آدم اسمتهه صاحب فرماتے هیں که ایسے اکهڑ لوگوں میں جهاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بهي نهیں پایا جاتا اور مبادلے بهت کم هوتے هیں اور هر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا هی یهه بات ضرور نهیں که لوگوں کے کام جاري رهنے کے واسطے ذخیرے پهلے سے جمع رکهے جاویں اور هر شخص اپني دوڑدهوپ سے اپني حاجتوں کے پورا کرنے میں سعي و محنت کرتا هي چنانچه جب وه بهوکا هوتا هی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا هي اور جب که کرتا اُسکا پهٹا پورانا هوجاتا هی تو کسي جانور کي کهال سے وه ملبوس بناتا هی اور جب که گهر اُسکا کنڈهر هونے لگتا هے تو وه درختوں اور اُنکے آس پاس کي مٹي سے بحسب اپني تاب طاقت کي مرمت کرتا هے لیکن جب که تقسیم محنت بخوبي رواج پا جاتے هے تو ایک آدمي کي پیداوار اُسکي حاجتوں کے تهوڑے حصه کے لیئے کافي وافي هوسکتي هے اور اُن حاجتوں کا بهت سا حصه اور آدمیوں کي محنتوں سے انجام پاتا هی جنکي پیداوار کو اپني پیدلوار یا اپني پیداوار کي

قیمت سے خرید کرتا هی لیکن خرید اُسکی اُسوقت تک ممکن نہیں که
پیداوار اُسکی تمام هوکر فروخت نهوجاوے اسلیئے یہه بات ضرور هی که
مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسی جگهه جمع هونے چاهیئیں
جو اُسکی پرورش کے واسطے کافی هوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات
کو اُسوقت تک بہم پہونچاسکیں که کام اُسکا پورا هوکر فروخت هوجاوے
چنانچه جولاها اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نہیں هوسکتا که اُسکی
مصروفیت سے پیشتر کسی نه کسی جگهه خواه اُسکے قبضه میں یا کسی
اور آدمی کے قبضه میں ایسے ذخیرے جمع نهوویں که اُسکی پرورش کے
واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافی وافی هوں که
اُسکا تانا بانا تمام هوکر فروخت هوجاوے غرض که موجود هونا ایسے
ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروری و لابدی هی که وه ایک مدت تک کام
میں مصروف رهی انتہی *

گمان غالب هے که امر مذکوره بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے که بہت
سے حال ایسے هیں که پیدا هونا اور بکنا اُنمیں برابر هوتا هی محنت
کی نہایت عمده تقسیمیں وه هیں که اُنکی روسے چند آدمیوں کو باقی
آدمیوں کی حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا هی لیکن خدمات
اُنکی جب پوری هوجاتی هیں تب بکتی هیں اور یہی بات اُن
سب پیداواروں پر صادق آتی هی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے هیں
باقی اور کسی صورت میں ضروری نہیں جیسے که آدم اسمتهه صاحب کے
لفظونسے مستفاد هوتا هی که تحصیل کے کسی کام میں آدمی کے مصروف
هونے سے پہلے پہلے ذخیرونکا جمع هونا چاهیئے تا که خوراک اور اوازمات
اُسکو اُسوقت تک بہم پہونچیں که اُسکا کام پورا هوکر فروخت هوجاوے
هاں یہه بات مسلم هی که وه اسباب اُسکو بہم پہونچتی رهیں مگر پہلے
اس سے که وه کام اپنا شروع کرے جمع هونا اُنکا ضروری نہیں اسلیئے که
وه چیزیں اُس زمانه میں پیدا هوسکتی هیں جب که اُسکا کام جاری هے
چنانچه ایک تصویر کے شروع هونے اور بکنے میں برس گذر جاتے هیں
لیکن مصور کا کام شروع هونے سے پہلے اُسکی معاش اور تمام اوزار و لوازم
بابت اُن برسونکی خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں
نہیں آتے بلکه اُسکی محنت کے زمانه میں وقتاً فوقتاً پیدا هوتے رهتے

هیں مگر غالب یہہ هی که آدم اسمتهه صاحب کي یہہ مراد نہیں که
اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانه میں درکار هووے انصرام
اُسکا پہلے اس سے هونا چاهیئے که وہ کام شروع هووے جسکو اُس امداد
واعانت کي ضرورت هو بلکه مراد اُنکي یہہ هی که جب کام شروع هووے تو
ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رهے جس سے وہ مددیں حاصل هوتي رهیں
جو اُسکے لیئے درکار هوتي جاویں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں
بشکل روپیه کے موجود رهیں چنانچه مصور کے پاس چربه کا هونا
اور جولاهے کے پاس کوچ وتر اور اَور لوازمات کا اتنا کافي هونا
ضروري نہیں که کام اُنکا پورا هوجاوے بلکه اتنا ضروري هے که وہ کام اپنا
شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو ایندہ درکار هوتي
هیں بارآور هونا اُس ذخیرہ کا کافي وافي هی جسپر وہ کاریگر بهروسه
رکهتا هی تاکه اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایه
کا اِستعمال شرط ضروري هی تو یہہ امر نہایت واضح هی که پیدا کرنیوالون
کے گروهوں کو بذریعه اپنے علیحدہ علیحدہ محنت کے ایک کام میں
متفق هونیکے واسطے بہت سا سرمایه درکار هوگا اور ایسي صورتوں میں
طیار شدہ جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں هر شخص
کي محنت کي مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بہت بڑے سرمایه کا
مدت تک اِستعمال میں رهنا ضرور هے یا یہہ کہا جاوے که بہت بڑے اِجتناب
کي ضرورت پڑتي هی قدرت کي رو سے هر شخص اپني اپني ذاتي محنت
کي پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت
هوتي هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں هوسکتا چنانچه
هم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس
یعني قیطوں یا فیته کے تهان کي طیاري میں مصروف هوتے هیں تو وہ کئي
هزار آدمي هونگے بلکه کئي دس هزار هونگي اور جب که تعداد اُنکي
کثیرو وافر هی تو یہہ بات صاف هی که اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں
حقوق اپنے دریافت بهي کر سکیں توبهي آپ کو مالک نه سمجهینگے اور
سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایه سے امداد و اعانت کرتے هیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے هوتا هی اور اس مشکل کے حل هونے کے واسطے یہہ بھي ضرور هی که مختلف سرمایه والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف هوتے هیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور هر سرمایه والے کي یہہ صورت هوني چاهیئے که جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے هاتهہ بیچی کھونچی تو وہ اپنے خریدار قائم مقام سے اپنے سرمایه اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تهان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی که وہ بیان کے قابل هی چنانچه بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو که جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانه کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگهباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پهولنے پهلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کهیتي پک پکاکر طیار هوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف هوئے اور جب روئي صاف پاک هوکر طیار هوئي تو اُسکو دریاے مس سس سپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وهاں جاکر روئي نے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تهي که اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا هوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تهیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بهجوانے میں مصروف رکها تها اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل هوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکهتي تهي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے بیچنے میں صرف هوا یا یوں کهیں که جو اجتناب اُسنے اپنے روپیه کے اِستعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل هوا یا اُس خوشي کا بدلا سمجها جاوے جو اُسکو جب حاصل هوتي که وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگهہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکهتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چهہ مهینے رکهکر لورپول کے سوداگر کے هاتهہ فروخت کیا اگرچه نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض ہوتا ہی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مہینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے ہاتھہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پہلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل ہوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تھي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا ہاتھہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف ہوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنھوں نے کشتي بنائي تھي اور اُن لوگوں کے منافع جنھوں نے کشتي کے پورے ہونے سے پہلے پہلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار ہوئي شامل ہیں اور حقیقت یہہ ہی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل ہی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ ہی جب نہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز ہوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول ہوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے ہاتھہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململ‌باف اور فیتہ‌ساز کے ہاتھہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کی تھي پہلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رہے تھے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنھوں نے پہلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پہونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یہہ بیان کرنا کمال دشوار ہی کہ وہ سوت جولاہے کے پاس سے دھوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چھاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تھوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشوں کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا اور علی هذالقياس اُس سوت کي تهوڑي گردش کا حال فيتہ کي صورت ميں بهي دقت سے خالي نهيں فيتہ‌ساز کے پاس سے سوزن‌کار کے پاس اور وهاں سے آخر خريدار کے پاس اتا هی غرضکہ هر درجہ پر ايک تازہ سرمايہ والا تمام گذشتہ سرمايوں کو ادا کرتا هی جو پهلے ادا کيئے گئے يهانتک کہ اگر جنس ناتمام هوتي هی تو اُسکي تکميل کے درپے هوتا هی اور اُن لوگوں کو پيشگي اجرت ديتا هی جو آيندہ طياري ميں مصروف هوويں اور جو سرمايہ کہ وہ پيشگي لگاتا هی اور جسقدر فائدہ کہ اُس عرصہ کي مناسبت سے متصور هوتا هی جسميں اُسنے اُس سرمايہ کو ايسے صرف بيهودہ ميں صرف نکيا جس سے کچهہ فائدہ متصور نهوتا يهہ تمام اُسکو دوسرے سرمايہ والے سے حاصل هو جاتا هی جو اُس سے خريد کرتا هی *

يهہ امر واضح هی کہ همنے اس سلسلہ ميں وہ محصول بيان نهيں کيا جو ايک جگهہ سے دوسري جگهہ ليجانے ميں سرکار کو دينا پڑتا هی اور نيز وہ کرايہ بهي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضہ قدرتي ذريعوں کے استعمال کي عوض ميں ادا کيا جاتا هی جنکي خدمتيں مطلوب هوتي هيں کرايہ کا بيان اسليئے چهوڑا گيا کہ اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر هوتي هے کہ اُسکي طرف اشارہ کرنے سے مضمون زيادہ پيچيدہ هو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نهيں کيا کہ وہ اُن خرچوں ميں داخل هے جنکا ذکر هوچکا جو روپيہ کہ بطور محصول حاصل کيا جاتا هی وہ اُن لوگوں کي اجرت و منفعت ميں صرف هوتا هی جو بذات خود يا اوروںکے ذريعہ سے نهايت عمدہ عمدہ خدمتوں کا انجام ديتے هيں يعني لوگوں کو ظلم و فريب سے بچاتے هيں اور يهہ لوگ کارخانہ‌داروں اور سوداگروں کے ايسے کام آتے هيں جيسے کہ گهر کا چوکيدار کام آتا هی جو ذخيرہ خانوں کا محافظ هوتا هی يا جيسے کہ لوهار کام آتا هی جو ذخيرہ خانوں کو لوهے کي جهڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا هی *

جب سے کہ درياے مس‌سس‌سپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ايک پونڈ روئي کي قيمت ميں جو کچهہ بتدريج ترقي اُس زمانہ تک هوئي جبکہ وہ بازار ميں آنے کے واسطے محصول گهر کے دروازہ پر ليس

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوٹاسا رسالہ ھے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قیمت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کهیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني ھے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رھے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي ھے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي ھے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ھے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا ھے اور خلاف اُسکے جهاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تحصیل کے مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري ھے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور جب کہ اُنہیں ذریعوں کو کچھ مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چیزیں طیار کرنے میں برتا جاوے تو
اِن دونوں صورتوں میں اُن ذریعوں کے فعل و تاثیر مین ایک بڑا فرق
ہو جاتا ہے غرض کہ کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثیروں کا فرق
اور تفاوت بیان کرنا ضروري ہے اور اسي بحث میں منجملہ اُن چار اصلوں
مذکورہ بالا کے جنپر ہمارے نزدیک اس علم کي بنیاد ہی چوتھي اصل کو
بیان کرتے ہیں *

کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثیروں میں جو فرق و تفاوت
پایا جاتا ہے وہ صرف اسبات میں پایا جاتا ہے کہ کاشتکاري کي محنت
اوازمات کي ایک معین مقدار سے زیادہ پیدا کرنے کي قوت رکھتي ہے اور
کارخانوں کي محنت زیادہ پیداوار کي طاقت نہیں رکھتي ہم معلوم کرچکے
ہیں کہ اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسیم سے آدمي کي سعي اور
محنت کو اتني اعانت ہوتي ہے کہ سردست اُسکا حساب نہیں ہوسکتا
اور بحسب ظاہر وہ اعانت بیحد و حساب بڑھنے کي قابلیت رکھتي ہے
اگرچہ کلوں کي خوبي اور ترقي سے ایک آدمي سیکڑوں بلکہ ہزاروں
آدمیوں کا کام کرسکتا ہے اور ترقیوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح
پر معمولي محنتوں کے ہونے سے زیادہ زیادہ مفید جنسیں طیار ہوسکتي
ہیں مگر اُسیقدر محنت بلکہ زیادہ محنت سے بھي جو لوازمات کي
معمولي مقدار پر صرف کیجاوے بہ نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل
جنسیں بہت زیادہ طیار نہیں ہوسکتیں اگر وہ محنت جو آج انگلستان
میں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي ہے دوگني ہو جاوے اور کچے
مصالح کي مقدار معمولي طور پر قایم رہے تو طیار جنسوں کي مقداروں
میں ترقي محسوس نہوگي اور یہہ ممکن ہی کہ اس پیداوار کي قیمت
پہلے کي نسبت زیادہ ہوجاوے اور زیادہ باریک اور بہتر ہو یعني عرض
اور طول اُسکا بڑہ جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبدیلي کے مقدار
اُسکي بجز اس صورت کے نہیں بڑہ سکتي کہ وہ تھوڑاسا کچا مصالحہ
جو اُسکي طیاري میں ضایع جاتا ہی محفوظ رکھا جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف ہی ہاں ایسي ولایتوں
میں ترقیوں کے قابل نہیں ہوتي جو ایسي حدود میں واقع ہیں جنمیں
ہمیشہ برف رہتا ہی یا زمین اُنکي کنکریلي یا ریتلي یا پتھریلي ہوتي ہی

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے
جو روز روز عروج و ترقي پاتي ہیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتي
ہی علاوہ ایسي وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے
بھرے رھتے ہیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا ہوتے ہیں کوئي زمین
ایسي سخت بنجر نہیں ہوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے
پتھر کو جلادینے سے جسپر دلدل قائم ہوتي ہی جیسے کہ ایرلنڈ میں
مشاھدہ کیا جاتا ھے اور اُس زمین میں کے پتیري کے ریشوں کو بذریعہ
چونہ کے نباتے ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت
زرخیز ہوجاتي ہی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ سترلاکھہ
ایکڑ زمین کے قریب ہی اور اُسمیں پچاسي ہزار ایکڑ زمیں بلکہ حقیقت
میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت
میں ہی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ہیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي
جاتي ہیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکڑ زمیں اوجڑ پڑي ہی اور جسقدر
آباد ہی اس سے پیداوار لیجاتي ہی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد
سے بہت ہي تھوڑي مناسبت رکھتي ہی جو غیر محدود محنت اور
بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہونے ممکن ہی اگر
چونہ اور مارل جو چکني متي اور کھریا متي سے مرکب ہوتي ھے اور
علاوہ اُنکے اور کھاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے
ہوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ
پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتنے زمینیں کہ ویران اور
خراب پڑي ہیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کھچاویں
اور جو زمینین کہ زیر کاشت ہیں اُنکي کمائي بجاے ہل سے کھودنے کے
آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں
اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑ
نے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں
کي خوراک بجاے چرانے کے کاٹ کاٹ کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرض کہ
جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر
صرف کرتا ہی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کي اراضیات پر جي
توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ زيادہ بڑہ سکتي هی روئے کے ايک پونڈ سے طيار هونا ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہيں معلوم هوتا مگر ايک بشل بيبج سے ايک هي روڈ زمين ميں جو ايک ايکڑ سے بہت کم هوتا هے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کيا جاوے چار بشل بلکہ آتھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا هوسکتے هيں *

اگرچہ انگلستان ميں زميں ايسي صلاحيت رکھتي هی کہ مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ هے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور يقين هے کہ کاهی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانيں کے جاري رهنے يا جاري هونے کے سبب سے جو انگريزوں کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف هوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقی کرسکتي هے بلکہ اُس سے بهي زيادہ هوسکتي هے شايد چوگني هوجاوے يا اُس سے بهي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض ميں موجود هے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً هوتي هے گھٹ جاتا هے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي هی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان هی کہ جسقدر پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور هو اُسيقدر لوازمات مصالحے زيادہ خرچ هونے چاهيئيں مگر وہ نقصان اُس هميشہ کي زيادہ هونے والي آساني سے پورا هوجاتا هے بلکہ بہت سا مفيد هوجاتا هی جس سے مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي هی *

سوبرس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي هر سال غير ملکوں سے آتي تهي بارہ لاکهہ پونڈ کے قريب قريب هوتي تهي اور جسقدر کہ هر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار هوتے هيں وہ چوبيس کروڑ پونڈ روئي سے زيادہ زيادہ کے هوتے هيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چيزين طيار کي جاتے هيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ هوگئي مگر يہہ بات ظاهر هی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف هوتي هی وہ دوسو گني ابتک نہيں هوئي بلکہ اُسکي تيس گني هونے ميں بهي شبہہ

هی گریت برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار
کا کام کرتے ہیں سنہ ١٨٣١ع کي مردم شماري میں چوبیس لاکھہ ترپن هزار
اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آٹھویں حصہ
کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئي کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں
کہیں لیجانے میں مصروف ہیں تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ تھوڑے لوگ
اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت ہیں
لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کي کلیں ایسے کام کي نہ تھیں تو
بارہ لاکھہ پونڈ روئي کي سالانہ طیاري میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور
تھي دس هزار خاندانوں کي سالانہ محنت سے کم کي ضرورت نہ پڑي هوگي
بلکہ غالب هی کہ زیادہ کي ضرورت هوئي هوگي غرضکہ اب یہہ
نتیجہ هاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے همکو درکار
هوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار هوتے هیں اور اِس زیادہ مقدار کے
زمین سے حاصل هونے میں بہ نسبت سابق کي محنت کے جو کم مقدار
کے حاصل کرنے میں خرچ هوتي تھي دو سو گني محنت سے زیادہ
خرچ هوتي هوگي مگر باجود اُسکے اُس محنت کي کمي کے باعث سے
جو ایک مقدار معین سے پارچہ کي طیاري کے لیئے ضروري هوتي، هی
جنس طیار شدہ کي قیمت همیشہ کم هوتي رهي هی اور وہ ایسي قیمت
هی کہ اُس سے اُس محنت کي مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے
پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروري هوتي ظاهر هوتي هی اور جب کہ سنہ
١٧٨٦ع میں لُوں کے دو کرور پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت
سو نمبر کے یارم کپڑے کي جو ایک پشمینہ کي قسم هی اُونیس روپیہ
في پونڈ تھي اور بعد اُسکے جب سنہ ١٧٩٢ع میں آمدني سالانہ تین کرور
چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب هو گئے تو اُسي یارم کي قیمت في پونڈ
آٹھہ روپیہ هوگئي یہاں تک کہ ١٨٠٦ع میں جب آمدني اُون کي
چھہ کرور هوگئي تو مول اُسکا في پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائي هو گیا
اور جب کہ مقدار اُسکي اور بڑہ گئي جیسیکہ آج کل طیار هوتا هی تو
مول اُسکا ڈیڑہ روپیہ في پونڈ هو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتي
هوئي جسکے پارچہ طیار هوتے هیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھي هوتي
گئیں اور تقسیم محنت بھي زیادہ هوتي گئي اور ان دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے کچھ لوازم کي تحصیل بقدر ترقي مقدار پارچون کے ضروري و لابدي ظہور میں آئي بہت زیادہ رھے *

واضح ہو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبي واضح ہوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل ہوتي ھی کہ پیداوار محنت سے بہت کم ہوتي ھی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے ھیں اگرچہ پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زیادہ ہوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زیادہ پیدا ہونا ایک اتفاقي امر ھی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ ہم ایک کھیت ایسا فرض کرتے ھیں کہ اُسمیں ہزار ایکڑ زمین کے ہوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر ہوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بھیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے ہوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کھیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چھہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکھو کہ پیداوار اُسکي پہلے کي نسبت دوچند ہوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ ھی کہ بیس آدمي جو زیادہ ہوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا ہوا تھا اُس پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر ہوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تھي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تھي تو یہہ بات صاف ھی کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل ہوئي تھي اس محنت کي پیداوار بلاشبہہ کم ہوگي یعني اگرچہ زمین کي پیداوار زیادہ ہوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي کہ اگر دوچند ہوجاتي تو عمدہ زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبھي نہوتي *

اسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں ھے اسطرح زیادہ محنت صرف کرسکتا کہ جسقدر محنت زیادہ کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زيادہ هوتي جاوے تو يهہ امر صاف هی کہ کمتر زمين کے تين سو ايکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقيقت يهہ هی که اگر حال ايسا هوتا يعني کاشتکاري پر زيادہ محنت صرف کرنیکا معاوضہ بقدر محنت هوتا تو کاشتکار ايک ايکڑ بلکہ ايک هي روڈ کي کاشت کيا کرتا اور يهہ بھي فرض کيا کہ منجملہ بڑھی هوئے محنتيوں کے اُس کاشتکار نے تھوڑے مزدوروں کو کسيقدر بنجر کے چير نے پھاڑ نے ميں مصروف کيا اور تھوڑوں کو اپنے زمين کامل کي کاشت ميں لگايا جو زير کاشت تھي اور جب کہ وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو يا پانسو اور نہايت ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پہلے کي نسبت زيادہ پيدا هونگے مگر يهہ بات تحقيق هی کہ کل پيداوار چھہ سو کوارٹر کي برابر نہوگي جيسے کہ پہلے سے پيدا هوتي تھي خلاصہ يهہ کہ پيداوار بڑھيگي مگر دوچند نہوگي *

واضح هو کہ يهہ فرضي کھيت تمام انگلستان کي سلطنت کا ايک چھوٹا سا کينڈا هی چنانچہ انگلستان ميں بہت ضلع خراب اور افتادہ هيں اور هر قسم کي زرخيز اراضيات بھي زير کاشت هيں جنميں سے بعض بعض ايسي زمينيں هيں کہ في ايکڑ چاليس بشل گيهونکے پيدا کرتي هيں اور بعض بعض ايسي هيں کہ في ايکڑ بارہ تيرہ بشل اُن ميں پيدا هوتے هيں اور اُن پر بھي وهي محنتيں صرف کيجاتي هيں جو اچھي زمينوں پر صرف هوتي هيں اب اگر پيداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبير اُسکي عموماً يهہ هوسکتي هی کہ اُس زمين کو بوئيں جوتيں جو بنجر هونے کے باعث سے بوئي جوتي نگئي تھي يا اُس زمين پر زيادہ محنت کريں جو هميشہ سے زير کاشت اپنے تھي مگر هر صورت ميں جو پيداوار زيادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زيادہ کي گئي مناسبت نرکھيگي بلکہ بلاشبہ کم هوگي اور يهہ بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ايسي واضح هوتي هی جيسے کہ ايک کھيت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچہ يهہ اصل محکم جسکي توضيح اور تشريح ميں هم مصروف هيں کثيرالوقوع هی مگر عام و شايع نہيں اسليئے کہ يهہ چند امور اُس سے مستثنی هيں اول يهہ کہ کاشتکار يا زميندار کي جهل اور غفلت اور نيز ملکيت کے هرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اُس اوسط درجہ کي محنت بعضي زمينوں پر نہيں هوتي جو ويسي هي اور زمينوں

کي جاتي هی اور جب که ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے تو اسبات کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسیقدر یہہ محنت بهي جو اس زمین پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطہ بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئی مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے اندهے هو جاتے هیں که اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹهاتے هیں که ابهي وقت اُنکا نهیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي نهیں رکهتے که اُن کے اختیار کرنے سے پهلے کچهه مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهه آوے اور جو کام ملکیت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے چنانچه ایک عام آدمي کے احاطہ میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي زمین آجاتي هے که پهلے بارآور نهونا اُسکا کچهه کم زرخیز هونے کے سبب سے نتها اور اسي قسم کے اثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں که وہ جائدادیں بعد اُس زمانه کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانه میں ایک عرصه تک حق کاشتکاري کي یہہ صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهه سکا هو غرض که ایسی صورتوں میں تهوڑي سي محنت زیادہ کرنے پر بهت سي پیداوار کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نهایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی که ازدیاد محنت کے ساتهه ازدیاد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچه عمدہ آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض که فن کاشتکاري کي ترقیاں عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهه ساتهه اُسوقت هوتي هیں که ترقي محنت کے ساتهه ترقي سرمایه اور ترقي ابادي بهي هو جاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقیاں همیشه غالب آتي هیں یعني جو کمي که ضعف و قوت کے باعث سے پیداوار میں آتي هی اُسکو پورا کرتي هیں بلکه زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریت برٹن کي کل پیداوار سالانه دوچند سے بهت زیادہ هو گئي مگر یہہ بات غالب نهیں که سالانه محنت کي تعداد

بهي دوچند هوگي جو أسپر صرف كي گئي تهي اور يهه نهيں سمجها جاتا كه أس زمانه ميں گريت برٹن كي آبادي دو چند سے زيادة هوگئي اور مقدم ترقي آبادي كي جو اب تک هوئي هی وه صرف أن ضلعوں ميں هوئي هی جنميں بڑے بڑے كارخانے هيں مگر وه گذشته صدي باوجود اپني بد اقباليوں كے انگريزوں كي تاريخ كا كمال اقبالمند زمانه هی إسليئے كه اسي زمانه ميں لاكهوں ايكڑ زمين كے گهيرے كيئے جو پهلے وقتوں ميں ناكاره پڑے تهے اور جسقدر فن كشتكاري كه وه انگريزوں كو آج آتا هی أسي زمانه ميں مرتب هوا اور أسي زمانه كي بدولت وه تمام نهريں اور سڑكيں هوئيں جنكے ذريعه سے آفات انفاقيه روكي تهامي جاتي هيں اور تمام سلطنت ميں زمين كي حيثيت كے موافق محنت هوسكتي هی اور يهه بات ممكن هی اگرچه غالب نهيں كه صدي آينده ميں انگريزوں كي ترقي اسيقدر زيادة هوگي اگرچه وه ترقي غير معين هی مگر غير محدود نهيں اور يهه بات ممكن نهيں كه كسي ضلع كي پيداوار اسطرح هميشه بڑهتي رهے جبسيكه علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑه جاتے هيں اگرچه أسپر غايت سے غايت محنت كيجاوے *

برخلاف أسكے اگر كارخانه كے مزدوروں ميں جسقدر زيادتي كيجاوے تو أسكي مناسبت سے هي قوت پيداوار كي زيادتي نهيں هوتي بلكه أسكي مناسبت سے بهت زيادة بڑه جاتي هی مثلاً اگر تين لاكهه خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس كرور پونڈ روئي كے كپڑے طيار كرنے اور ايدهر اودهر ليجانے ميں اب مصروف هيں تو يهه بات ثابت هی كه چهه لاكهه خاندان اڑتاليس كرور پونڈ روئي كے كپڑے بلاشبهه طيار كرسكينگے اور ايدهر اودهر ليجا سكينگے بلكه يقين واثق هی كه وه لوگ اس سے زيادة بهي كرسكينگے يعني بهتر كرور پونڈ روئي كا كپڑا طيار كركے ايدهر اودهر ليجا سكينگے اور جس هرج كے لحاظ سے هم يهه پيش گوئي كرسكتے هيں كه وه هرج انگريزوں كے كارخانوں كي ترقيات آينده كا مانع و مزاحم هووے وه صرف يهه هی كه لوازمات اور خوراک وغيره كے حاصل كرنے ميں غير ملكوں سے روز بروز مشكل بڑهتي جاتي هے اور اگر كچي پيداوار يعني كچے مصالحے چيزيں طيار كرنے كي بڑي قوت كے ساتهه قدم بقدم چل سكيں تو دولت و آبادي كي ترقيوں كي كوئي حد باقي نرهے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح ہو کہ منجملہ تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماهیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلي دو قسموں کا بیان هوچکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا هی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم هوتي هی انسان کے جن گروهوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا هی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادله کے ذریعه سے هوتي هی هاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے هیں که اُنمیں دولت کي تقسیم مبادله بدون ممکن هو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیه کا محتاج اور مستحق نهیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافته سے تعلق رکھتا هی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کهه سکتے هیں اسلیئے که اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب هوتي هی اور هر شخص اُس حالت میں جو کچھه چیزیں خرچ کرتا هی یعني استعمال میں لاتا هی اُنمیں اکثر بلکه کل کے حاصل هونیکا بهروسه اپنے همجنسوں پر رکھتا هی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعه سے پورا کرتا هی جن سے اپنے همجنسوں کي حاجتوں کو بهي رفع کرتا هی *

واضح هو که تحصیل و مبادله کے الفاظ کو هم معمولي رواج کے نسبت نهایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے هیں چنانچه اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا که مفهوم تحصیل میں هم زیادہ‌تر تصرف یعنے قبضه کرنے کو سمجھتے هیں اور مبادله میں محصول سرکار کو داخل کرتے هیں اسلیئے که هماري راے میں جو کچھه منتظمان سلطنت پاتے هیں وہ اُنکو اسباب کے عوض میں دیا جاتا هے که وہ لوگ یهه خدمتگذاري کرتے هیں که لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانه ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدي سے تهوڑا بهت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے هیں هاں یهه ضرور هی که اس قسم کے مبادله کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني هوتا هي چنانچه جس سلطنت میں خود جمهور یا اُنکے مختار حکومت نهیں کرتے تو وهاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے هیں اور جهانتک که اپني عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا گو کوئي شخص حفظ عام کے فائده اُتهانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پهر بهي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بڑي سے بڑي سلطنت میں بهي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتهه بمقابله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکهتي هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکورہ کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروہ کس کس مناسبت سے فائده اُٹهاتے هیں یعنے پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکهنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بهي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیاده خصوصیت رکهتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروہ اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علی هذالقیاس بدون اسبات کے که همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات متصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ہیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي ہی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ہووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ہوتي ہی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ہوتے ہیں *

بیان اِسبات کا کہ تمام اِنسان تین گروہوں میں منقسم ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ہیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ہیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ہوتي ہی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ہی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ہیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام ہی *

واضح ہو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ہی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ہیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ہوا کرتا ہی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ہوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ہونے ضروري ہوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروہوں کے ہر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ہی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ہیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاھیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ھیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاھر ھووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاھیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا ھی مگر ھر گروہ کي کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم ھوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق ھیں

جاننا چاھیئے کہ پہلے گروہ کے واسطے یہہ لفظ استعمال میں ھیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یہہ بات یاد رھے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاھر ھوتا ھی اور محنتي وہ شخص ھی جو محنت مزدوري کرتا ھی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ھی مگر یہہ پوچھا جاتا ھی کہ وہ کیا شی ھی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا ھی جواب اُسکا یہہ ھی وہ شی اُس محنتی کے قواے نفساني یا جسماني ھیں واضح ھو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ھونے سے پہلے گروہ کي اصطلاحیں پوري ھوجاتي ھیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا ھی اور جو شخص ایسا کام کرتا ھی اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے ھیں اور جو کچھہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا ھی اُسکو اجرت بولتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایہ والوں سے متعلق ھیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں ھیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا ھی اور اُس کا معاوضہ ظاھر ھوتا ھی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ھے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسي نسبت رکھتا ھے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھہ رکھتي ھی ھم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامي کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ ھونے سے دوسرے گروہ کي اصطلاحین پوري ھو جاتي ھیں اور واضح ھو کہ سرمایہ دولت کا ایک ایسا جز ھی کہ وہ آدمي کي اُس سعي و محنت سے پیدا ھوتا ھی جو دولت کي تحصیل و تقسیم میں کي جاتي ھی اور اصطلاح اجتناب سے یہہ غرض ھی کہ سرمایہ کے غیر بارآور استعمالوں سے پرھیز کیا جاوے اور اسي اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھي مراد ھی جو اپني محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کي جگھہ تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا ھے اور جو آدمي کہ اسطرح پر عمل کرتا ھے وہ سرمایہ والا کہلاتا ھے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعني قدرتي ذریعوں کے مالکوں سے متعلق ھیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبي واضح ھوتا ھے جاننا چاھیئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمي ھوتا ھے چنانچہ جب وہ راحت کو چھوڑتا ھے تو اجرت اُسکو حاصل ھوتي ھے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفساني کي روک تھام کرتا ھی تو منافع اُسکو ملتا ھی مگر ھر ایک ملک میں بہت سي پیداواریں ایسي بھي ھوتي ھیں کہ وہ بلامشقت ھاتھہ آتي ھیں اور جو لوگ ایسي پیداوار کو پاتے ھیں نہ محنت کرتے ھیں اور نہ اجتناب کرتے ھیں بلکہ صرف وہ اوروں کي پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے ھاتھہ اپنا پھیلاتے ھیں *

اجتناب اور محنت نے انسانوں کو مشق رھنے کے واسطے موجود ھونا قدرتي قوتوں کا ضروري ھے جنمیں انساني قوتوں کو داخل نہ سمجھنا چاھیئے منجملہ اُن قدرتي قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود ھونے اور اُن کے برتنے کے طریقوں کے مشہور ھونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچہ وہ بجاے خود مفید و سود مند ھیں مگر اس باعث سے کہ وہ سب کو کمال آساني سے ھاتھہ آجاتي ھیں انکي کچھہ قیمت نہیں ھوتي اور جو پیداوار کہ قدرتي قوتوں کے ذریعہ سے حاصل ھوسکتي ھی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل ہوتا هی وهانتک اُس پیداوار کي قیمت ہوتي هی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت ہوتي هی جو اجرت اور منافع کي تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر ہوتي هی اور اگر جاري رهنا اُس پیداوار کا منظور ہوتا هی تو اُسیقدر قیمت ملتي رهني چاهیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي پیدا ہونے کے لیئے قدرتي قوتوں کے موجود رهنے کي ضرورت برابر هے مگر فرق اتنا هے کہ ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي کي مقدار حصول بیحد هی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رهنے والے کے چھونپڑے میں اُس لکڑي کي قیمت جو اُس چھونپڑے میں لگي ہوئي هی اُن قدرتي ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا ہوتي هی نہیں لگائي جاتي کیونکہ چیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کھڑا رهتا هی اُسکي کوئي قیمت نہیں ہوتي بلکہ خریدار اُس لکڑي کا صرف اُس اجتناب و محنت کي وہ قیمت دیتا هے جو لکڑي کے کاٹنے بنانے میں ضروري ہوتے هیں *

مگر کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي مدد سے کسي پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتي ہوجانا ممکن هی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتي ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتي ہوتي اور وہ پیداوار مذکورہ ایسي قیمت پر فروخت ہوتي هے جو منافع اور اجرت کي تعداد سے کسیقدر زیادہ ہوتي هے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتي اور سرمایہ والا لیتا هی باقي جو کچھہ بچتا هی وہ اُس قدرتي ذریعہ کے مالک کا حق ہوتا هی اور مالک کو وصول ہونے کا یہہ باعث نہیں کہ اُسنے محنت کي یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث هی کہ اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم ہوسکتا تھا یعني اُسنے مملوکہ قدرتي ذریعہ کے استعمال کي اجازت دي *

اگر انگریزي بلوط کے درخت کي قیمت میں سے پودہ لگانے والے کي اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھي کسي نہ کسي قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائي دیا جاتا هی اور یہہ حق انسان کي کارکردگي کا نہیں بلکہ قدرتي ذریعہ کي قیمت هی *

منجملہ قدرتي ذریعوں کے زمین اپنے دریاؤں اور بندروں اور کھانوں سمیت ایک بڑا ذریعہ هی اور جن شاذ و نادر حالتوں میں کار آمدني زمین کي مقدار غیر محدود هوتي هے وہ ایسي حالتیں هوتي هیں جیسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد میں هوتي هی تو هرفرد بشر کو زمین هاتهہ آجاتي هی اور اس باعث سے کہ اُس زمین کے استعمال کے عوض میں کسي کو کچهہ دینا نہیں پڑتا کل پیداوار کا مالک صرف کاشتکار هوتا هی اور تقسیم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمایہ والوں اور محنت کرنیوالوں میں هو جاتي هی جنکے اجتناب و محنت کا نتیجہ هوتي هی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آبادیوں میں بهي اُنکے بسنے پر تهوڑا عرصہ گذرنے میں بعض بعض ایسي ایسي زمینیں پائي جاتي هیں کہ اُنسے خواہ قسم زمین یا اُسکے موقع کي عمدگي سے ایسا محاصل حاصل هوتا هی جو سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زاید هوتا هی اور ایسي زمینوں کو اگر زمیندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمایہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچهہ بچت هووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمایہ والی کو ٹهیکہ پر دے تو بهي وہ بچت اُسکو ملیگي اور زمین مذکور کا کاشتکار ایسي صورت میں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوینگے کہ گویا اُس زمین میں سرمایہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچهہ زیادہ نہوا کیونکہ جو کچهہ فاضل رها وہ زمیندار کا حق هی اور اس صورت میں کل پیداوار کے بجاے دو حصوں کے تین حصے هوجاتے هیں یعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زمیندار هي اپنا سرمایہ لگاوے یعني اُس زمین کو آپ بووے تو اُن حصونمیں سے دو حصے یعني لگان اور منافع پاتا هی اور اگر غیر شخص کے سرمایہ سے کاشت هونے دیتا هی تو وہ صرف لگان پاتا هی مگر یہہ بات ضرور هی کہ زمین کا مالک زرلگان پاتا هی خواہ وہ منافع سمیت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک میں خاص خاص ملکیتیں قایم هوجاتے هیں تو گو یہہ امر صحیح هی کہ پیداوار میں سے تهوڑي سي پیداوار کچهہ زیادہ سرمایہ لگانے کے باعث سے بدوں ادا کرنے زیادہ زرلگان کے حاصل هوتي هی اور اسي سبب سے اُس پیداوار کو لاخراجي

کہتے ھیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھي ایسي واضح ھی کہ کوئي بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت ھوتا ھی زرلگان سے خالي نہیں ھوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش ھوتا ھے مگر مقدار اراضي کي محدودیت اور قوت پیداوار کي موجودگي کے باعث سے زرلگان کا ھونا ضروري و لابدي ھی *

اگرچہ یہہ بات ظاھر ھی کہ اراضي بڑا قدرتي ذریعہ ھی مگر صرف یہي قدرتي ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھي قدرتي ذریعے موجود ھیں چنانچہ قدرتي افعال کے علم ھي سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفي رھتا ھی یا قانوں کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا ھے ایسا محاصل ملتا ھی جیسے کہ زمین کا لگان ھوتا ھی ایک گنوار نائي کو یہہ ترکیب سوجھي تھي کہ وہ بیلنوں کي کل کے ذریعہ سے روئي کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت ھاتھہ آئي کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھي نصیب نہوئي تھي اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکتر جنر صاحب کو دولت ھاتھہ آجاني ممکن تھي اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے ھاتھوں سے الگ تھالگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسي شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا ھی تو وہ شخص اُس مالک کي مانند ھوتا ھے جو اپني زمین پر خود کاشت کرتا ھے اور اُس شے کي پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقي رھتا ھے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں ھوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ ھوتا ھی جو انسان کي پیدا کي ھوئي نہیں ھی بلکہ وہ قدرتي پیدایش ھی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل ھوتا ھی جیسے کہ مالک اراضي کو زر لگان اُسکا ملتا ھی یہانتک

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کي ترکیب ھی جو چیچک کا علاج ھی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے ھیں چنانچہ جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي‡ سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ھوتي ھی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسي کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ھی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے ھیں اور علی ھذالقیاس تمام خاس خوبیاں جو کسي حالت اور توسل سے تعلق رکھتي ھیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاھیئیں اور جو کچھہ کہ بعد اداے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیوں سے حاصل ھوتا ھے اُسکي تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ھوتا زمیندار اور اُن خوبیوں کے مالک میں صرف اتنا فرق ھے کہ مالک مذکور اُن خوبیوں کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ھے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رھنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رھیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہہ ترتیب اچھي معلوم ھوتي ھی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاھر ھی کہ لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ھونا چاھیئے جو بلا تردد حاصل ھوتا ھے یعني وہ سب اسمیں شامل ھی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت ھاتھہ آوے اور حاصل ھونے والیکو کچھہ کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچہ وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں ھوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار ھی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

‡ کسي موجد کو جو سند ملتي ھی وہ اس مضمون کي ھوتي ھي کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي ھوئي ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع اور ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۹ع کے ھندوستان بھي جاري ھی

معین اور محدود هیں پس اُنکو ایک ایسی انوکھی اصطلاح تھہرانا کہ زمین کے مفہوم میں تمام قدرتی ذریعے جو خاص خاص ملک هونیکے قابل هوں اور زمیندار کے معنوں میں وہ هر شخص جو اُن ذریعوں کا مالک هو داخل کیا جاوے محض بیجا هی اور اسی وجہہ سے یہہ ضرورت پیش آئی کہ بجاے الفاظ مذکورہ کے قدرتی ذریعے اور قدرتی ذریعوں کے مالک کی اصطلاحیں قرار دی جاویں پس تیسرے گروہ میں ایک اصطلاح تحصیل کے ذریعوں کے واسطے اور ایک اصطلاح اُن ذریعوں کے مالک کے واسطے اور ایک اُس حصہ پیداوار کے لیئے جو وہ مالک پاتا هی قایم هو جاوینگے جیسیکہ پہلے گروہ میں قواے جسمانی اور نفسانی اور محنتی اور اُجرت کی اصطلاحیں مقرر کی گئیں اور دوسرے گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والے اور منافع کی اصطلاحیں هیں مگر اب بهی احتیاج ایک اصطلاح کی باقی رهی جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب کے مقابلہ میں واقع هووے یعنی جس لفظ سے کہ وہ عمل سمجھا جاوے جسکے ذریعہ سے قدرتی ذریعوں کا مالک لگان حاصل کرتا هی اور کوئی تکلیف اور خرچ اُسمیں اُتھانا نہیں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هی کہ وہ شخص اپنے مملوکہ ذریعہ کو بیکار و معطل رهنے ندے اسلیئے یہہ بات ضرور نہیں کہ اُس عمل کے لیئے کوئی خاص نام مقرر کیا جاوے! جب کوئی شخص اپنے قبض و تصرف میں کوئی ملکیت رکھتا هی تو یہہ فرض کیا جاتا هی کہ وہ شخص اُس ملکیت کو بیکار نہیں چھوڑتا بلکہ وہ اُسکو خود استعمال کرتا هی یا کسی کرایہ‌دار کو دیتا هی اور یہہ معمول و مروج هی کہ لگان کا پانا لفظ مالکیت سے مفہوم هوتا هی اور جب کہ لفظ قبضہ کے معنے قدرتی ذریعوں کے مالک کی نسبت اسطرح استعمال کیئے جاویں کہ اُس سے اُس ذریعہ کے فائدہ کا وصول هونا یعنے زر لگان کا حاصل هونا سمجھا جاوے تو کچھہ قباحت لازم نہیں آتی هاں اکثر اوقات ایسا هوتا هی کہ آدمی کی استعداد ذاتی کاهلی کے باعث سے محض بیکار پڑی رهتی هی لیکن ایسی صورت میں علم اِنتظام مدن کی رو سے وہ اِستعداد اُسکے قبضہ سے خارج سمجھنی چاهیئے اور حقیقت بهی یہی هی کہ جب لیاقت کا اِستعمال نہ کیا جاوے تو وہ لیاقت مفید نہیں هوتی *

اگرچہ کل پیداوار کی تقسیم تین حصوں پر منحصر هوتی هی یعنی

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا ہی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا ہی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتي ذریعوں کا وصول کرتا ہی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک ہوتے ہیں مگر یہہ اِتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ کسي ایک کام یا شی کي پیداوار کي تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع ہووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم ہوتي ہی کہ مختلف گروہوں کے پیدا کرنے والے باہم شریک و سہیم ہو جاتے ہیں اور اُسپر اتفاق کرتے ہیں کہ مشترک کوششوں کي پیداوار فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا باہم تقسیم ہوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع ہوتي ہی کہ کام کي درستي محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر محصور ہوتي ہی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کي نگراني نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلي کے اُس شکار کا ہی جو مقام † گرینلینڈ میں واقع ہوتا ہی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتي ہی جو پہلے سے مشخص ہو جاتي ہی بلکہ جب دریا کا سفر پورا ہوتا ہی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کي چربي فروخت ہوکر زر ثمن اُسکا جہازي لوگوں اور مالکوں میں تقسیم ہو جاتا ہی اور یہي کام اُن لوگوں میں ہوتا ہی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتي خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورنمنٹ کي استعانت کے واسطے لوٹتے ہیں اور باقي اور دریائي کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے ہیں ایساہي ہوتا ہی اور وہ طریقہ بھي اِسي طریقہ کے لگ بھگ ہی جسمیں اراضیات کو بٹائي پر دیا جاتا ہی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج ہی اور یہہ امر ممکن ہی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروہوں میں یہہ دستور ہمیشہ جاري رہے اور حقیقت اُسکي یہہ ہی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا ہے اور آدھي پیداوار اُس سے بانت لیتا ہے اور نصف باقي کاشتکار کي محنت اُسکے مزدوروں کي مزدوري میں محسوب ہوتي ہے مگر یہہ ایسي مستثنی باتیں ہیں جو خاص خاص ضرورتوں کي وجہہ سے کرني پڑتي ہیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے ہوتي ہیں اور معمول اور مروج یہہ ہے کہ ایک شخص کي نسبت یہہ تصور کیا جاتا ہی کہ وہ

---

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع ہی اور ویل مچھلي اُسکے قریب ملتي ہی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق هی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا
مول دیتا هی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق هی وهي سرمایه والا
هی اور جسقدر روپیه اجرت اور لگان کي وجهه سے دیتا هی وہ محنتیوں
کي خدمتوں اور قدرتي ذریعه کے استعمال کا مول هوتا هی *

اکثر اوقات ایسا واقع هوتا هی که جب پهلے پهل قدرتي ذریعه برتها
جاتا هی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا هے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک
بهت عرصه گذر جاتا هے چنانچه انگلستان میں ایسا اتفاق بهت کم هوتا
هے که بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کهیتي نکلتے اور مویشي کي طیاري
کو اس سے زیادہ دن لگتے هیں اور گهوڑے کے طیار هونے پر اُس سے بهي
زیادہ عرصه گذر جاتا هی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت
هونے تک ساتهه ستر برس کا عرصه گذر جاتا هی پس یهه امر ظاهر هی
که زمیندار اور محنتي زرمعاوضه کا انتظار اتني مدت نهیں کرسکتا اور
حقیقت یهه هی که ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي هی یعني زمین
اور محنت اسواسطے صرف میں آئی که بعد ایک مدت کے فائدہ هاتهه
آئے غرض که جو سرمایه والا هوتا هی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا
هی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل هوتا هے اور وہ سرمایه والا
زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پهلے سرمایه والے کي امداد و اعانتونکا
مول پیشگي ادا کرتا هی یعني زمین و سرمایه کا کرایه ایک کو اور طاقت
جسماني اور نفساني کا کرایه دوسرے کو دیتا هی اور کل پیداوار کے پانیکا
مستحق هوتا هي بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي
کي مقدار سے رکهتي هي اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے
زر پیشگي دیا جاتا هی سرمایه والوں کے کام کي درستي هوتي هی اسلیئے
که اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم هوتي هے تو سرمایه والا
نقصان اوٹهاتا هے اور اگر دونوں برابر هوویں تو بهي اُسکو نقصان پهونچتا هے
اسلیئے که اُسکو اجتناب کا فائدہ نه پهونچا یعني اُسکو سرمایه پر سود نملا
اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نهیں هوتي
که حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت هوني چاهیئے
جسمیں وہ زرپیشگي لگا رها تو بهي سرمایه والے کو ضرر پهونچتا هی
غرض که ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت هوتي هے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتي ھی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موہوم کي توقع پر ہوتا ھی یعني حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کي معین مقدار کا خریدنا ہوتا ھی جس سے معاوضہ کا حاصل ہوتا ممکن بھي ھی اور غیر ممکن بھي ھی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتي لوگ پیداوار کے باھم تقسیم کرنے والےھوتے ھیں قابل سماعت نہیں اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کي ہوتي ہے اور وہ اسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکےیا کسي دوسرےسرمایہ والے کے اجتناب کي قیمت اداکرکے خریدتا ہے اور جبکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ھی تو کچھہ جزو اسکا اپنے صرف میں لاتا ھی اور باقي بیچ ڈالتا ھی یہانتک کہ اگر وہ چاہے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کي خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اس قیمت کا کوئي جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اسکي اعانت سے پیداواري کا کام باقي چلتا رھی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نرھیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ھی کہ جب تک وہ شخص اسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اسنے پہلے لي تھی کافي سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رھتا اور اگر وہ چاھی کہ دنیا میں بڑا آدمي کہلائے تو اسکو عموماً یہہ مناسب ھی کہ بارآور قوت کي خریداري میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا ھی اسکو ایک ھي مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمي نے ایک برس کے واسطے دس ھزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لي اور محنت کرنے والوں کو اجرت کي بابت بیس ھزار روپیہ دیئےاور اور سرمایہ والونسے کشاورزي کے اسباب خرید نے میں دس ھزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چالیس ھزار روپئے کوفروخت کیاتو اسکو اختیار حاصل ہے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ھزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقي روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کي اجرت اور اسباب زراعت کي خرید میں خرچ کرے یا صرف دوھزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس ھزار روپیوں کي جگہہ

بیالیس هزار روپیہ زمین کے کرایہ اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایہ و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض کہ جس طور سے چاهی وہ اُس چوالیس هزار روپیہ کو خرچ کرے مگر اُسکو یہہ امر ضروري هی کہ مالکان اراضي جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایہ والوں کو وہ روپیہ دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ وہ اصطلاحیں ناکامل هیں اسلیئے کہ لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانہ کے مفہوم هوتی هیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے هیں اور وہ ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوہ اسکے پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایہ کے طور پر نہ امدني کے طور پر ایسا چاهیئے کہ اُسکے استعمال سے یہہ غرض نہو کہ زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایہ والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مہیا کیئے جاویں بلکہ صرف اتني غرض هووے کہ پیداوار کے وسیلہ قایم رهیں چنانچہ منجملہ کل آمدني اُس سرمایہ والے کے جسکي امدني چوالیس هزار روپیہ فرض کیئے گئے یہہ متصور هوسکتا هی کہ دوهزار روپیہ کا غلہ قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یہہ اعتراض وارد هوسکتا هی کہ بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نہیں *

جواب اس اعتراض کا یہہ هی کہ مویشیوں کی خوراک اور بیج اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجہ هی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گنی گئی اور اس بات سے کہ اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نہیں کیا گیا پیداوار آیندہ میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نہیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا هوئے تو وہ امدني میں شامل تھی اور اُنکا سرمایہ هوجانا ایک ایسي بات هی کہ وہ بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلام پر اعتراض نہیں کرسکتا کہ فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یہہ سمجھا جاوے کہ مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خريد سامان حظوظ نفساني ميں صرف هوا كرتي هى تو يهه عام كلام كه وه آدمي اپني آمدني سے كم خرچ كرتا هى غلط هوجاتا هى *

شايد امر مرقومه بالا سرمايه كے حال قديم كي چهان بين سے واضح هوگا پهلے زمانه ميں پيداوار كے وسيله ايک محنت اور باقي وه بار آور ذريعے تهے جو خود قدرت سے مهيا هوتے هيں اور زمين كے پهلے رهنے والوں كو صرف لگان اور اجرت حاصل هوتي تهي مگر بعد اسكے جب وحشي آدميوں نے جانوروں كو قيد كركے اس غرض سے پالا كه انسے اور جانور پيدا هوويں اور تهوڑے تهوڑے دانے غله كے بيج كي نظر سے ركهه چهوڑے تو انهوں نے سرمايه كي بنياد ڈالي اور جانوروں اور اس بيج سے جو پيداوار هوئي اسميں كچهه لگان اور كچهه اجرت اور كچهه سرمايه شامل تهى اگرچه انهوں نے اس تمام پيداوار كو حظوظ بالفعل ميں صرف نهيں كيا تب بهي اس پيداوار كي وهي حالت رهي *

هاں يهه بات تسليم كرني چاهيئے كه منجمله پيداوار سالانه كے جو جزو جاندار اور غير جاندار سرمايه كے قايم ركهنے ميں صرف هوتا هى اور اس جزو كو لگان يا اجرت يا منافع كے نام سے پكارنا معمول اور رواج كے خلاف هى اور حقيقت ميں كوئي خاص نام بهي اسكا نهيں هى مگر همكو يهه نهايت عمده ترتيب معلوم هوتي هى كه اس جزو كے استعمال آينده سے قطع نظر كركے اس كو اسكے مالک كے لحاظ سے لگان يا محنتانه يا منافع ميں تصور كريں *

مبادله كا بيان

واضح هو كه مراتب مذكوره بالا ميں عام ترتيب اُن شخصوں كي مذكور هو چكي جنميں وسايل تحصيل كے مختلف نتيجوں كي تقسيم هوتي هى اور اب ذكر اُن عام قاعدوں كا كيا جاتا هى جنكي رو سے يهه انتظام ظهور ميں اتا هى كه مبادله ميں ايک پيداوار كي كس مقدار كے بدله ميں دوسري پيداوار كي كتني مقدار حاصل هوتي هے اس معامله كا اُس موقع پر كچهه كچهه لحاظ كيا گيا جهاں ماليت كي بحث هنے كي هى مگر اس ليئے كه جب تک الفاظ تحصيل اور اجرت اور منافع اور

لگان کي توضیح اچھي طرح نہوئي تھي تو مسائل مفصلہ ذیل کے علاوہ کوئي تحریر اُسوقت نہوسکي *

پہلے یہہ کہ وهي چیزیں مبادلہ کے قابل هیں جو انتقال کي صلاحیت رکھتي هیں اور مقدار حصول اُن کي محدود هی اور راحتوں کے پونچانے اور تکلیفوں کے روکنے کي قابلیت یا واسطہ یا بلا واسطہ رکھتي هیں اور اس قابلیت کو افادہ کہتے هیں دوسرے یہہ کہ اُن دو چیزوں کي باهمي قیمتیں جنسے یہہ غرض هوتي هی کہ منجملہ اُن کے ایک چیز کي کسقدر مقدار کا مبادلہ دوسري چیز کي کسقدر مقدار سے هوسکتا هی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر هیں ایک وہ جنکے ذریعہ سے ایک چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت ظہور میں آتي هی اور دوسرے وہ جنکے وسیلہ سے دوسري چیز کا افادہ اور مقدار حصول کي محدودیت قایم هوتي هی چنانچہ جن سببوں سے کسي جنس یا خدمت کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظہور میں آتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب اصلي رکھا هی اور اسي نام سے پکارے جاتے هیں اور جن سببوں سے اُن جنسوں یا خدمتوں کي مقدار حصول کي محدودیت اور افادہ ظاهر هوتا هی جنسے جنس یا خدمت مذکورہ بالا کا مبادلہ هوسکتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس یا خدمت کي مالیت کے اسباب خارجي رکھا هی تیسرے یہہ کہ مالیت قائم هونے کے واسطے مقدار حصول کي محدودیت جسکو عام محاورہ میں قلت اضافي هین اگرچہ بالکل کافي وافي نہیں هوتي مگر تقرر مالیت کے لیئے ایک جزو اعظم سمجھي جاتي هی اور اُسیپر افادہ کا جسکو مانگ بھي کہسکتے هیں حصر هوتا هی جب کہ مالیت کي بحث هوئي تھي تو مقدار حصول کے ذریعوں کا مذکور نہیں هوا تھا مگر اب یہہ بیان کرکے کہ اجتناب اور محنت اور قدرتي ذریعے تین وسیلہ پیداوار کے هیں توضیح اسبات کي کیجاتي هی کہ کس کس مانع سے پیداوار کي مقدار حصول محدود هوتي هی اور کس کس طریق سے تاثیر اُن موانع کي اشیاء مبادلہ کي باهمي مالیتوں پر هوتي هی *

قیمت کا بیان

واضح هو که اگلي بحث میں لفظ عام مالیت کي جگهه لفظ قیمت کا عموماً استعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معني روپیه کي صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح هو که کسي شی کي مالیت عامه جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کي مراد هوتي هی جو شی مذکور کي ایک مقدار مفروض کے معاوضه میں حاصل هوسکتي هی دریافت نهیں هو سکتي مگر خاص مالیت اُس شی کي دوسري شی کي صورت میں مبادله کے ذریعه سے تحقیق هو سکتي هی اور هر مبادله کرنیوالے کو یهه خواهش رهتي هی که تهوڑا دیوے اور بهت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یهه تحقیق کرني پڑتي هی که تمام اشیاء مبادله کي مالیت کے کون کون سے اصلي سبب هیں مگر یهه کام بڑا دشوار هی چنانچه ایسے مبادله کا رواج گهٹانے کے واسطے جس میں هر شی کے اصلي سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑي بڑي تدبیریں عمل میں آئیں نهایت عمدہ تدبیر یهه هاتهه آئي که اب ایک مبادله یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسي قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونه قرار پاتا هی اور اُسي تدبیر کے پهیلانے سے هر قسم کے مبادلوں کے واسطے وهي نمونه قائم هو سکتا هی چنانچه اگر تجربه کي رو سے یهه امر دریافت هو که جب مختلف دو چیزوں کي مفروض مقداریں تیسري چیز کي مقدار مفروض سے مبادله هوتي هیں تو اُن دو چیزوں کي مالیت کي مناسبت حاصل هو جاتي هی یعنے اُنکي مالیت کي مقدار تیسري شی کے حساب کرنے سے دریافت هوجاتي هی یهاں تک که اگر ایک چیز بلکه ایک نوع کي کئي چیزیں جنمیں هر چیز ایکسي صفتیں رکهتي هو منتخب کي جاویں جنکے ذریعه سے هر طرح کا مبادله عمل میں آوے تو یهه امر صاف ظاهر هی که انتخاب مذکور سے بهت سے فائدے متصور هیں چنانچه ایک فائدہ یهه هی که سب لوگ اصلي سببوں کو جنکے ذریعه سے شی منتخب مالیت والي هوتي هی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے هیں اور مبادله کي دقت و دشواري آدهي رهجاتي هی اور دوسرا فائدہ یهه هی که اگر دو چیزوں میں مبادله کرنا منظور هو تو تیسري چیز کي ایک مقدار مفروضه

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کی وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتی ہے اور دونوں چیزوں کی مالیت کی مناسبت معلوم ہوجاتی ہی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ ٹھہرائی گئی خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑی ہو جیسے کہ ملک گنی کے کناروں پر جو اِفریقہ کی جانب غرب میں واقع ہی معمول ہے یا قیمتی دھاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ہی وہی چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتی ہی اور جبکہ اُس شے کا عمل درآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کی صورت کی مالیت ہی یعنی قیمت ایسی مالیت ہوتی ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندی جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کی صورت میں استعمال کرتی ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلی اسباب کی جہت سے اُنکی مالیت میں تبدیل نہیں ہوتی نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجھا جاتا ہے کہ اگلی بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کی مالیت جہانتک اصلی سببوں پر منحصر ہی غیر مبدل تصور کی جاوے *

اس امر کی توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتی ہے اُنکی تاثیر قیمت پر کیا ہوتی ہے یہہ بات مناسب متصور ہوئی کہ تحریر اس مسئلہ کی جو صاف بدیہی ہی اور اُسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ہی یعنی جہاں کہیں صرف ایسے قدرتی ذریعے جنکی مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتی کہ وہ ہر شخص کے ہاتھہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کی وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ہی اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسی حالت میں حاصل ہوئی ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپنی کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئی آدمی ایک شی کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسری شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کی طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود هوتي هی واضح هو که بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ
هوتي هیں جو بالفعل موجود نهیں اور بعضي ایسے ذریعوں کے نتیجے هیں
جنکي تاثیر ایک غیر محقق عرصه دراز کے بعد هوتي هی ایسي
جنسوں کي مقدار حصول نهیں بڑہ سکتي اور نه اُسکے بڑهنے کي توقع
هوسکتي هی وہ چیزیں جو قدیم زمانه کي هوویں اور اگلے لوگوں کي یادگار
باقي رهي هوویں وہ پهلي قسم میں شامل هیں اور نهایت کم یاب قدرتي
یا مصنوعي تمام چیزیں جیسے کہ بڑا هیرا یا کوئي عمدہ تصویر یا لاثاني
مورت دوسري قسم میں داخل هیں اور ایسي چیزوں کي قیمت کسي
قاعدہ کي روسے قرار نهیں پاسکتي بلکه لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر
هوتي هی اور حقیقت یهه که ایسي چیزوں کي قیمت صرف وهمي هوتي
هی اسلیئے که جیسے لوگوں کے وهم و خیال هوتے هیں وہ مول اُنپر محصور
هوتا هی چنانچه کئي برس گذرے که بک کاک سیبو بیس هزار روپیه کو
فروخت هوا اور دو برس بعد سات هزار روپیه کو فروخت هوا اور یهه امر
ممکن هی که پچاس برس کے بعد وهي آتهه آنه کو بکے اور نویں صدي
میں اگلے زمانوں کي یادگار چیزیں ایسي گراں قیمت تهیں که مول اُنکا
معین نهوسکتا تها اور اب وهي اپني بیکاري کے باعث سے کسي مول کے
قابل نرهیں مقصود یهه هی که بحث آیندہ میں اشیاء مرقومه بالا سے
کچهه بحث نهوگي بلکه لحاظ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول
ازدیاد کے قابل یا کسي قاعدہ مقررہ کے مطابق هو یا اسقدر قاعدہ سے
مناسبت رکهے جو حساب میں آسکتا هو *

جو جنسیں محنت و اجتناب اور قدرت کي ایسي مدد سے پیدا
هوتي هیں جو هر فردبشر کو نصیب هوسکتي هی اُنکي مقدار حصول کا
مانع اجتناب اور محنت کرنے والونکا نهونا هی کیونکه اُنکے پیدا هونے میں
اجتناب و محنت ضروري هیں یعني اُن جنسوں کي مقدار حصول اُس
لاگت کے سبب سے محدود هوتي هی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتي هے *

استحصال کي لاگت یعني کسي چیز کے پیدا کرنے کي لاگت کا بیان

وہ لوگ جو آج کل کے علماے انتظام مدن کي تصنیفات سے واقفیت

رکھتے هیں وه استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف هونگے
اگرچه یهه اصطلاح علم اینتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً
مستعمل هی مگر تعریف اُسکي کبهي صحت سے نهیں هوئي اور یهه
بات غیر ممکن معلوم هوتي هی که تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح
اجتناب یا ایسي هي کسي دوسري اصطلاح کے هوسکتی *

رکارڈو صاحب جنهوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے
پهلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے هیں که وه محنت کي وه مقدار
هی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم هوتا هے
که مل صاحب بهي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں
استحصال کي لاگت سے یهي محنت مراد رکھتے هیں اور مالتهس صاحب
تعریف اُسکي اسطرح کرتے هیں که سابق اور حال کی محنت کي وه مقدار
جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور جس مدت تک وه
محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت
کے فیصدی پر معمولي منافع اُستحصال کي لاگت هیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعه بارثالث کے چهالیسویں صفحه میں
یهه بات تسلیم کرتے هیں که منافع بهي استحصال کي لاگت کا جزو هی
اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر همکو
اتفاق نهیں منافع کو بهي مفهوم محنت میں داخل کرتے هیں اور اسلیئے
ظاهر هوتا هی که رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي
تعریف میں متفق هیں اور اُنکي اور مالتهس صاحب کي تعریف میں
صرف اتنا فرق هی که مالتهس صاحب کے نزدیک وه محنت مقصود
نهیں جو صرف هوچکي بلکه وه محنت مراد هی جسکا استعمال
استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي هی اور اسمیں کچهه
شک نهیں که اسمقدمه میں مالتهس صاحب کا قول اسلیئے درست هے
که کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ
اور تکلیفیں اوٹهائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں
نهیں هوتي اس لیئے که خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا هے
جو مبادله کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري هوتي
هیں چنانچه اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یاڈیوڑ هي هوجاوے تو اُس سے یہہ نتیجہ حاصل هوگا کہ تمام موجود جرابوں کي مالیت میں باوجود اسبات کے کہ جو محنت اُنپر صرف هوچکي اور تبدیل اُسکي ممکن نہیں کمي بیشي آجاویگي اور جب کہ رکاردو صاحب اور مل صاحب یہہ بات لکھتے هیں کہ جس جنس میں محنت لگ چکتي هے تو تاثیر اُس محنت کي جنس مذکور کي مالیت پر هوتي هی تو اُنکي غرض یہہ سمجھي جاتي هی کہ استحصال کے حالات مبدل نہیں هوتے *

کرنل ٹارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني یہہ بیان کیئے هیں کہ وہ وہ سرمایہ هی جو استحصال میں صرف هوتا هی غرض کہ وہ صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نہیں ٹہراتے اور اُنکي رایوں سے اس مضمون کي نہایت وضاحت هوتي هی اسلیئے همکو اُنکا خلاصہ لکھنا ضرور هوا*

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ جو مصنف بازار کي قیمت اور اصلي قیمت کو برابر ٹہراتے هیں وہ لوگ معمولي منافع کو اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت میں داخل کرتے هیں مگر یہہ ترتیب غلط هی حکیمانہ نہیں کیونکہ ذخیروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نہیں هوتے بلکہ وہ ایک نئي چیز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پیدا هوتي هے مثلاً ایک کاشتکار اپني اراضي کے بونے میں ‡ سو کوارٹر غلہ صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ایک سو بیس کوارٹر غلہ پیدا کرتا هی اس صورت میں بیس کوارٹر غلہ جو لاگت سے زیادہ پیدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زاید یعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دینا محض بیجا هی اس لیئے کہ استحصال کي لاگت سوکوارٹر تھي اور اُسکے معاوضہ میں بیس کوارٹر فاضل هاتھہ آیا اور اب اگر یہہ ممکن نہیں کہ بعد منہائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وہ بھي ایک جزء اُس خرچ کا قرار دیا جاوے اور ایکسو بیس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو یہہ بھي ممکن نہیں کہ بازاري قیمت اصلي قیمت کي برابر هووے اگر فرض کیا جاوے کہ تیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے غلہ فروخت هوتا هے تو مثال مذکورہ بالا میں اُس کاشتکار کي پیداوار کي وہ اصلي قیمت یا

‡ ایک کوارٹر برابر چھہ من سولہہ سیر کے هوتا هی في سیر اسي روپیہ بھر

سو کوارٹر غله جو استحصال میں صرف هوا تین هزار روپئے هونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غله کے جو خرچ مذکور کے معاوضه میں حاصل هوئی مول اُنکا تین هزار چهه سو روپئے هونگے غرضکه جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یهه بات قرار دیني که استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یهه کهنا هی که سو کوارٹر غله یا تین هزار روپئے جو کاشت میں صرف هوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین هزار چهه سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا هوئے *

کارخانه داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی هی چنانچه کار خانهوالا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضه میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یهه امر ضروري هے که آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشکي لگانے سے وہ مال حاصل هوا مول اُس مال کا زیادہ هو ورنه کارخانه دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یهاں تک که اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نهوگي تو کارخانه داري یکقلم موقوف هو جاویگي غرض که مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد هوتي هی وهي مقدار زائد کارخانه والے کا منافع هوتا هی اور یهه بات نهیں کهه سکتے که کار خانه دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے که اگر ایسا کها جاوے تو یهه لغو بات سچي هوئي جاتي هی که جو کچهه خرچ سے بچتا هی وہ بهي خرچ کا جزو هوتا هی چنانچه اگر فرض کیا جاوے که آلات اور خوراک و مصالح میں تین هزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین هزار چهه سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق ان دو نون رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتهه آیا خلاصه یهه که بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے که تین هزار روپیه تین هزار چهه سو روپیه کي برابر هیں یهه بات درست نهیں هوسکتي که سالانه منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل هوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے که وہ استحصال کے لاگت کا جزو ٹهرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانه‌دار اپني منافعوں کو اِجراے کام میں صرف نهیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچھه وه پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزو اُسکا نهیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزو اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نهیں کیا جاتا که اختتام کام تک وه خود موجود نهیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منها هوکر جو کچھه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحده ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوه مذکوره بالا یهه توقع پڑتي هی که تحریر مرقوم‌الصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یهه مقوله هی که مال و متاع کا منافع استحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وه کهلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وه هی جو قدرت کے بڑے ذخیره میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وه متعدد چیزیں شامل هیں جو کسي شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یهه امر ممکن نهیں که اس اصلي قیمت میں وه زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کهتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جهانتک وه اُن باتوں سے تعلق رکھتي هیں جن کي وه چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نهیں بلکه وه ایک نتیجه هی که بدوں اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نهیں ره سکتا کیونکه بجز اس امید کے کوئي کارخانه‌دار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نهیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزه‌دار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیاده نهیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جز پیٹ بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی *

مالتهس صاحب سے بسبب نهونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں ہوسکي معلوم ہوتا ہی کہ
اُن صاحب کے دل میں یہہ بات ہوگي کہ محنت کے علاوہ کچھہ اور
بھي استحصال کے واسطے ضروري ہی چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا ہوگا کہ
اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتي لکڑي کا جنگل نہیں ہوسکتا
یعني جو آدمي کہ درخت لگاتا ہی اگرچہ وہ پودونکے لگانے اور حفاظت
کرنے میں محنت صرف کرتا ہی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر
تکلیف و تردد بھي سہتا ہی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے ہوتے ہیں وہ
لوگ اُن چھوٹے درختوں کو فروخت ہونے کے قابل ہونے تک پہونچنے
دیتے ہیں چنانچہ وہ بھي اپنے فائدہ چھوڑ چھاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے
چھوڑ جاتے ہیں پس معلوم ہوتا ہی کہ مالتھس صاحب نے یہہ امر
سمجھا کہ لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یہہ تمام جانکاہیاں بھي
داخل ہیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نہ پایا تو
اُنکے لیئے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام ہی یعني لفظ منافع کا قرار
دیا اور جب کہ اُنہوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز
قرار دیا تو معلوم ہوتا ہی کہ لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتھے
بلکہ مراد اُنکي وہ کام کاج تھے جنکے معاوضہ میں منافع ملتا ہی اور اسیطرح
کي غلطي وہ لوگ بھي کرتے ہیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا
جز قرار دیتے ہیں اور حال یہہ ہی کہ مراد اُنکي اجرت نہیں بلکہ خود
محنت مراد ہی جسکے معاوضہ میں اجرت ہاتھہ آتي ہی *

باقي کرنل تارنز صاحب کي غلطي کا یہہ منشا ہی کہ اُنہوں نے
ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے کہ اگرچہ اُنہوں نے منافع کو استحصال
کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ
اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے کہ وہ صاحب یہہ تسلیم کرتے
ہیں کہ جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے ہیں تو وہاں
اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پہونچے تو اُس
پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق ہو جاتا ہی مگر وہ اُس
اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر ہے اور وہ اصل یہہ
ہے کہ اگرچہ کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر ہوتي ہی مگر ایک
صورت میں اجتناب تھوڑا عمل میں آتا ہی اور دوسري صورت میں بہت سا
برتا جاتا ہی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح هو کہ استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعہ مراد هی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور يهہ استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وہ کہ خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي هی پهلي قسم ميں اجتناب اور محنت هی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا هی اِس غرض سے گوارا کرتا هی کہ اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وہ اجتناب و محنت هي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي هيں اُٹھاتے هيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پهلي قسم کي لاگت نهايت تھوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نهايت بڑي قيمت کي دليل هوتي هی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکھيگا جسکي قيمت لاگت سے کم مليگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تھوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُنميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے هوں اُن جنسوں کي بلکہ اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي ماليت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ همت کر سکتے هيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتھہ پيدا کر سکتے هيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر هوتي هی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعہ هی جو اُنکی استحصال کے ليئے ضروري هی اگر اُنکي قيمت گھٹ جاتي هی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف هوتے هيں اُس محنت و اجتنات کے زر اوسط معاوضہ سے گھٹ جاتا هی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي ليئے انجام کار ايسا هوتا هی کہ اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف هو جاتا هے يا گھٹ جاتا هے کہ مقدار حصول کے کم هونے سے اُنکي ماليت پھر ترقي پکڑتي هے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ هوجاتي هے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضہ سے زيادہ معاوضہ پيدا کرتے هيں اس خبر کے پهيلتے هي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب ہوتا هی سرمایہ و محنت کی مار مار هوتی رهی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداری کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے هو جاتے هیں اور جب تک کہ زیادتی مقدار حصول سے استحصال کی لاگت قیمت کے مساوی نہیں هوجاتی تب تک وہ جوش خروش کم نہیں هوتا *

کئی برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال هوا کہ نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پانی اُنکو هاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پانی کی جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتنی تھی کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکی قیمت بھی بڑھی اور انجام کار وہ قیمت استحصال کی لاگت سے اتنی بڑہ گئی کہ پانی کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانی کے پیدا کرنے والے هو جانے کی ترغیب هوئی چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رسانی کے واسطے قایم هوئے اور جوں جوں پانی کی مقدار حصول زیادہ هوتی گئی اُسیقدر قیمت بھی گھتتی گئی یہانتک کہ نیوریور کمپنی کے حصوں کی مالیت پہلے کی نسبت قریب ایک چہارم کے رهگئی یعنی ایک لاکھہ پچاس هزار روپئے سے گھتتے گھتتے چالیس هزار روپئے تک باقی رهگئے اور یقین یہہ هی کہ اگر لندن کی ترقی ایسی هی هوتی رهیگی تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانی کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکی لاگت سے قیمت زیادہ هو جاویگی پھر نئے نئے گروہ پیدا هونگے اور جو دقت اج کل لوگوں کو پیش آتی هی اگر کوئی امر اُس سے زیادہ پانی کی مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پانی کی قیمت پھر پھراکر پہلی حالت پر اجاویگی *

اگرچہ هر قسم کے کام اختیار کرنے کی آزادی هر ایک کو حاصل هونے سیں استحصال کی لاگت سے قیمت قایم هوتی هی مگر بعض اوقات ایسا هوتا هی کہ استحصال کی لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا هی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا هی کہ کوئی مخل سبب موجود نرهے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگی منتقل هوسکیں اور هر پیدا کرنے والے کو هر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبی علم هووے تو انہیں صورتوں میں استحصال کی لاگت کا اثر پورا هوسکتا هی مگر یہہ امر واضح هی کہ یہہ سارے تصور اسلیئے واسطے نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروری هی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعنی مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑی محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم ہوتے جاتے ہیں اور اس سے بھی بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاہری اور باطنی ہوتی ہی اور یہہ تمام اوصاف صرف انہیں کاموں میں مستعمل ہوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے ہیں اور علاوہ اسکے کسی معین کام کا فائدہ بالکل اس عقل و ہوشیاری پر منحصر ہے جسکی امداد و اعانت سے وہ کام جاری رہتا ہی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تھوڑے ہونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سوائے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھی کمتر ہونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم ہوتے ہیں انکے گذر جانے کے بعد بھی وہ جاری رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کی نسبت جوں جوں انکا بیفائدہ ہونا واضح ہوتا جاتا ہی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود ہو جاتے ہیں محنت اور سرمایہ جو ان کارخانوں میں لگا ہوتا ہی وہ ایسا ضایع جاتا ہے کہ کوئی عوض اسکا حاصل نہیں ہوسکتا اسی وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کی گنجایش فائدہ سے ہوسکتی ہی ان میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ انکے نہیں پہونچتی اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کی پیداوار استحصال کی لاگت کی نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کی پیداوار مہنگے مولوں بکتی ہی غرضکہ یہہ بات واضح رہے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے ہی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا ہی کہ استحصال کی لاگت ایسی صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث ہوتی ہی کہ سب کو کسی کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل ہو تو یہہ مقصود اس سے ہوتا ہی کہ استحصال کی لاگت کے ساتھہ قیمت مستقل نہیں لگی رہتی بلکہ وہ ایک مرکز ہی کہ اسکی طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ ہمیشہ رہتا ہی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان ہوچکا کہ ہر کام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل ہونے کی صورتوں میں یعنی جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے ساتھہ پیدا کرنے والے ہوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعنی بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعنی خرید نے والے کے استحصال کی لاگت مساوی المقدار

هوتي هی اور جو جنس استحصال میں پیدا هوتي هی فروخت اُسکي استحصال کي لاگت پر هوتي هی یعني اُس قیمت پر هوتي هی جو مقدار محنت اور اجتناب کے مجموعہ کے مساوي هوتي هی اور بحسب رواج عام کے وہ قیمت اُس سرمایہ اور اجرت کے برابر هوتي هے جسکا ادا هونا اِس غرض سے ضرور هوتا هی کہ پیدا کرنے والا اپنے کاربار کو جاري رکھے تهوڑے دنوں سے یہہ راے عام هی کہ هرکام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے کي صورتوں میں بہت سي جنسیں پیدا هوتي هیں چنانچہ رکاردو صاحب نے اپني کتاب موسومہ اصول علم دولت و محصول کے تیسرے صفحہ میں لکھا هی کہ جن اسبابوں کي خواهش لوگوں کو رهتي هي منجملہ اُنکے اکثر محنت سے پیدا هوتے هیں اور اگر اُنکے پیدا کرنے میں محنت اچھي طرحسے کي جاوے تو وہ اسباب اتنے زیادہ پیدا هوتے هیں کہ بیحد و حساب هو جاتے هیں اور جب کبھي ذکر اُن اسبابوں کا اور اُن کي قیمت کے مبادلہ اور اُن قاعدوں کا جنکي روسے اُنکي باهمي قیمت قایم هوتي هی کیا جاتا هی تو وہ اسباب مراد هوتے هیں جنکي مقدار انسانوں کي محنت سے بڑہ سکتي هی اور اُنکے استحصال میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هوتا هی انتہی *

اب یہہ بات ظاهر هی کہ جس استحصال میں کسي خاص مملوکہ قدرتي ذریعہ کي شرکت نہیں رهتي وهي استحصال ایسا هی جو هر کام میں سب کو ایک سا اختیار حاصل هونے کي حالت میں هوتا هی اور ایسي جنسیں بہت تهوڑي هیں جنکي استحصال کے کسي درجہ میں زمین و موقع یا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لیاقتوں کي خوبیوں یا اُن ترکیبوں سے جو بہت لوگوں پر مخفي هیں یا جنکي تقلید ازروے قانون ممنوع هی امداد و اعانت نہیں پہونچتي اور جب امداد ان ذریعوں کي حاصل هوتي هی جنکا نام همنے قدرتي ذریعے رکھا هی تو بمقابلہ اُس نتیجہ کے جو بدون امداد مذکورہ صرف اجتناب و محنت سے هاتھہ آتا هی نہایت عمدہ نتیجہ حاصل هوتا هی اور وہ جنس جو اسطرح پیدا هوتي هے وہ انحصار تجارت کا مفهوم هوتي هی اور وہ شخص جسکا کوئي قدرتي ذریعہ مملوک هوتا هی وہ محاصر تجارت کہلاتا هی *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہے کہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی جنسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالت مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب قریب ہوتي ہي اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لیئے کم نہیں ہوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرکرائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت سندي کل کے طیار ہوتاتھا اورجو اجتناب و محنت کہ ارکرائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں کرتے تھی پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھے *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے ہاتھہ نہیں آتي چنانچہ جو ململ کے تھان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلون کے بدون طيار کرتے هيں وه
تهان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پيداواروں سے زياده باريک اور
پائيدار هوتي هيں غرضکه آرک رائيت صاحب جو قيمت حاصل کرسکتے
تهے وه اور پيدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تهي اگرچه يهه
اور آلات زياده خرچ کے طلبگار تهے مگر انسے کار براري مساوي درجه کي
هوتي تهي اور ارک رائيت صاحب جو قيمت ليتے تهے وه زياده تر محدود
اِس وجهه سے تهي که صاحب ممدوح اپنے فائده کيطرف بهي نظر رکهتے
تهے اُنهوں نے ايسي کل ايجاد کي تهي که تاب وتوان اُسکي بجاے تنزل
کي روز بروز ترقي کرتي تهي کل کا کارخانه اسليئے بنانا که سو يا هزار پونڈ
روئي کا سوت ايک سال ميں طيار هووے ايک فعل عبث هی اسليئے
که جو خرچ ايک هزار پونڈ کے سوت بنانے ميں پڑتا هی اُس سے کچهه
تهوڑا زياده دس هزار پونڈ کے بنانے ميں لگتا هی اور جو خرچ که دس
هزار پونڈ کے بنانے ميں پڑتا هے اُسکے دوگنے سے کچهه کم چاليس هزار پونڈ
کي طياري ميں لگتا هی غرض جسقدر مقدار کچي مصالحه کي طياري کے
واسطے زياده هو اسيقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچه دس
هزار پونڈ يارن اگر ايک لاکهه کو بکتا اور ارک رائيت صاحب کو پچاس
هزار روپئے کا نفع هوتا تو اُسيطرح لاکهه پونڈ يارن کے بکنے پر پانچ لاکهه روپئے
کا فائده هوسکتا اور دس لاکهه پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکهه روپئے کا فائده
متصور هوتا مگر ظاهر هی که ايسا واقع هونا اسليئے ممکن نهيں که جب
محدوديت مقدار حصول پر ماليت منحصر هی تو وه صاحب زياده
مقدار مال کي بغير اسمات کے فرخت نهيں کرسکتے که قيمت ميں
تخفيف کرکے خريداروں کے دلميں غبطه پيدا کريں اور اگر تخفيف
قيمت نکرتے تو بدون اِسکے که بهت سا مال اُنکا باقي ره جاتا فروخت
اُسکي نکوسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے
ارک رائيت صاحب کا صرف يهه طريق تها که هميشه قيمت کي اسقدر
تخفيف هوتي رهنے پر راضي رهتے تهے که اُسکے ذريعه سے تعداد اُن لوگوں
کي هميشه بڑهتي رهي جو خريد پر آماده اور خريداري کے قابل هوويں

‡ جيسيکه هندوستان ميں ڈهاکه کي ململ طيار هوتي هی اُس خوبي کي
ململ کلوں سے طيار نهيں هوسکتي *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتي تھي مگر خریداروں کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم ہوتي تھي غرضکہ ارک رائیت صاحب کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکی معاوضہ لینی کي ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي نقیض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں ہوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانستینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینی کي نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکي پڑ جاوے اور جب کہ کانستینشیا کھیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جہت سے شراب مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ میں زیادتي ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتي اسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي زیادہ نہیں ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں ہوسکتي بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتي ہے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي رغبت اور قابل خریداري ہونے سے معین و قائم ہو سکتي ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواهش پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسموں مذکورہ بالا کے بین بین ہی یعني قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہین اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل ہی کہ معاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا ہي نہیں ہوتا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بھي بیحد بڑھا سکتا ہی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت ہي چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي ہوتي ہی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چھاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑھا سکتا ہی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں ہو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چھپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق ہوتا ہی وہ صرف یہہ ہي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم ہوتي ہی اور بخوبي محدود ہونا قیمت کا چھپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکھتا ہی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال ہوتا ہی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چھپنے کي تعداد زیادہ ہوتي ہی اُسیقدر چھپوائي کے خرچ میں تخفیف ہوتي ہی چھپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر ہی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ ہونے سے کمي ہوتي جاتي ہی کچھہ تھوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے ہوں مگر اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ دس ہزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیڑہ اشرفي کے فروخت ہوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل ہوا ٭

چوتھي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي ہی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور ہی

کہ جب استحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور هوتي هی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف هوں اور جسقدر کہ محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي هی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم هوتي هی اُن هي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا هوتا هی جو هر ملک والوں کي خوراک معمولي هوتي هی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور اِنگلستان میں میں گیہوں اور هندستان ‡ میں چاول هیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت هی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم هیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں هوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد هیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي هے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں هونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تھوڑي بہت مناسب متصور هوئي *

زمین واضح هو کہ هر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زرخیزي اور موقع کي خوبي رکھتي هی اور هر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم هوتے هیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي هیں جیکہ هم دریافت کرچکے هیں کہ هر خطہ زمین سے گو وہ کیسي هي زرخیز هو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رهنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے همیشہ کم حاصل هوتا هی تو یہہ کہہ سکتے هیں کہ هر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل هیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد هوتا هی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب هو سکتے هیں تو کم درجہ کي قسم

---

‡ اِسمقام پر هندوستان سے بنگالہ مراد هی اگرچہ هندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا هوتے هیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا هوتے هیں اور وهاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول هی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں ہوتا اور جب تک کہ ہر قسم کے ذریعے
ملک خاص نہیں ہوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود
سمجھني چاهیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے هاتھہ آسکتے ہیں باقي تنقیح اس امر
کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق هی یعني کس
حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي ہیں یا کہانتک اجتناب و محنت
زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتھہ
ہو سکتا هی لوگوں کي دولت و حاجت سے همیشہ متعلق هی یعني تنقیح
اس امر سے ہوگي کہ کس مقدار تک کھیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت
و رغبت لوگوں میں پائي جاتي هی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ
اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري
ہو سکتي ہیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں ہو سکتي
اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل ہو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي
نسبت اُس سے بھي زیادہ بارآور ہو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے ہوسکے
کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین
ایسا قدرتي ذریعہ هی کہ سب کو هاتھہ آسکتا هی اور اُسکي پیداوار کا
مبادلہ زیادہ پیدا ہونے پر بھي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت
کي عوض پر ہوگا جو اُس پر خرچ ہوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا
میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي
مساوي‌المقدار ہوتي هی چنانچہ یہي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور
کم آباد کا هی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکوں میں واقع ہیں جیسے
کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالینٹ کے بڑے حصہ کے رہنیوالے
اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پھیلے ہوئے ہیں اپني مرضي کے موافق
تھوڑي تھوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے ہیں اور اُن چھوٹے
ٹکڑوں سے رہنے سہنے اور کھانے پہنے کا ساز سامان مہیا کرتے ہیں سنا هی
کہ اُن ضلعوں میں ایک هفتہ کي محنت سے ایک برس کا کھانا پینا
طیار ہو جاتا هی مگر جب تک وہاں کي زمینوں کي امداد و اعانت
غیر محدود رهیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو
کیسي هي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار
نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هی محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتایج ایک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوینگے *

جب کسي ملک کے رهنیوالے ملک اپنا چهوڑ چهاڑ کر ویران ملک میں جاتے هیں تو پہلا کام اُنکا یهہ هوتا هی کہ ایک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هیں تاکہ وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بیروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگهہ جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هی قائم و دایم رهیں اور فرض کیا کہ اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے کہ موقع کي خوبي سے اُنکو یهہ بات حاصل هے کہ هر کاشتکار جسقدر زر خیز زمیں بونا چاهے، اُسیقدر زمین بستي سے اتنے فاصلہ پر اپنے قبضہ میں لارے کہ اُسکو کهیت کے آنے جانے میں نهایت تهوڑا خرچ پڑے اور جو پیداوار اس حالت میں هوگي تو مول اُسکا پیدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسلیئے کہ هر خرچ کرنیوالا بهي جب جي چاهے اُنهیں فائدوں کے ساتهہ پیدا کرنیوالا هو سکتا هے جو پہلے پیدا کرنیوالوں کو هوتے هیں اور اس وجهہ سے خرچ کرنے والا پیدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ایسا عوض دینے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسیقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زیادہ هو یهہ بستي تعداد اور دولت میں جلد جلد ترقي پکڑیگي اور اس ترقي کے ساتهہ زراعت کي پیداوار کے خریدنے کي خواهش اور مقدور بهي بڑهیگا اور اگر خام پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قیمت زیادہ هو جاویگي مگر جب کہ شهر سے ایک فاصلہ مقررہ کے اندر نهایت زر خیز زمینیں قبضہ میں آ چکیں تو پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي صرف تین طریقوں پر هو سکتي هی پہلا طریق یهہ کہ شهر سے زیادہ فاصلہ کي زرخیز زمینیں بوئي جاویں دوسرا طریق یهہ کہ بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمین پر زراعت کیجاوے تیسرا طریق یهہ کہ جو زمینیں بالفعل قبضہ میں آچکیں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زیادہ عمل میں آوے غرضکہ منجملہ ان طریقوں کے کوئي طریقہ عمل میں آوے اور غالب یهہ هی کہ تینوں طریقوں پر عمل کیا جاوے گا تو یهہ نتیجہ حاصل هوگا کہ زیادہ پیداوار زیادہ خرچ سے حاصل هوگي یعني پہلے طریقہ میں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ہی کہ ناقص زمیں کي کاشت کرنے یا عمدہ زمیں کی ترقي ہونے میں اجتناب و محنت کي مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي ہوتے ہي فوراً قیمت میں کمي آویگي مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگي جس نسبت سے پہلے بڑھي تھي اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کي صورت میں ہوتي ہی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ دور کي زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکي کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کي وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کي لاگت پر فروخت ہوتي ہی مگر ایک ہي قسم کي جنسیں ایک ہي بازار میں کئي کئي بھاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ہی تو وہ تحقیق اس امر کي نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کي مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسي وجہہ سے بازار کی آس پاس والي زرخیز زمینوں کي پیداوار بھي اُسي قیمت سے بکتي ہی جس قیمت سے دور کي یا ناقص زمین کي پیداوار بکتي ہی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت کے مساوي ہوتا ہی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کي لاگت سے جو نہایت تھوڑے خرچ سے پیدا ہوئي وہ مول زیادہ ہوتا ہی اور اچھي زر خیز زمین کا مالک اُسر قیمت سے تھوڑي کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسي کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کي طرح مالک مذکور اپني پیداوار کي مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوي فائدہ کے ساتھہ ہمیشہ پیدا بھي نہیں کرسکتا باقي خریدار بھي کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسیے استحصال کي لاگت اور قیمت رایج الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستي کو نصیب ہوتي جاتي ہیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتي ہیں اور وہانکي سلطنت مضبوطي پکڑتي ہی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ہی یعنے رہنے والوں کي ترقي دولت و تعداد کے ساتھہ پیداوار خام کي قیمت بھي

بڑھتي جاتي هی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قیمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں هوتي که اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے که منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزء پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو که وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا که اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پہیلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پڑوس واقع تہیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نه لائے اور نه زیادہ کوشش و تردد سے چین و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر مٹي پات کر باغ باغچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی که همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بهي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی که درصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یہي حال هوتا هی مگر یہہ علاج ایسے قوي هیں که اگر قانوں اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُس دشواریکي زیادتیوں کا مقابله کرسکتے هیں جنکي بحث درپیش هی ایک نو آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُس مدت کي میعاد غیرہ آور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب وجوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب که مقبوضہ زمین کي مقدار بڑھتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کہانے پینے سے علاقہ رکھتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پيروي هوتي هی
جيسا کہ اُس نو آباد بستي کے رهنيوالے جو دارالحکومت هو جاتي هی
تهوڑے تهوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے هيں يہاں تک کہ تمام
ضلعوں ميں زراعت بقدر اوسط پهيل جاتي هی علاوہ اُسکے جب هر ملک
کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت ميں ترقي هوتي هی تو فن زراعت
ميں بهي ترقي هوتي هی اور آمد رفت کي سبيل بهي ترقي پکڑتي هی
چنانچہ استعمال آلات اور تقسيم محنت اور علم طبيعات سے کاشتکاروں کو
بڑي مدد پہونچتي هی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنيوالي
مدد نہيں پہونچتي جيسے تمام کلوں کے کاريگروں کو پہونچتي هے اور
آمدورفت کي سبيل کيو ترقي اور بهي بڑہ کر هوتي هی جو مقدار محنت
کي کسي زمين پر بيس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد
انگلستان ميں اُس مقدار محنت سے اِتني پيداوار هوتي هي کہ پيداوار
ايام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زيادہ سمجهي جاتي هی
مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پيداوار کو ليجاتے هيں وہ
مقدار محنت ايام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجہ
کم هوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگريزوں کے لادو گهوڑوں اور بري راهوں
کي جگہہ جنميں وہ بڑے دقتيں اُٹهاتے تهے گاڑياں اور پکي سڑکيں اور نہريں
کشتيوں کے آنے جانے کي ندياں اور ريل گاڑي قايم هونا ايسي ترقياں هيں کہ
اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طياري اور فصلوں کي دور
ميں نہيں هوئيں پہلے زمانہ ميں يہہ حال تها کہ اگر کوئي پہاڑ يا دلدل
کہيں حائل هوتي تهي تو اُسکے ايک جانب کے غلہ کي قيمت دوسري
طرف کي قيمت سے دوگني هو جاتي تهي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ
کي پيداوار کے اِتنے محتاج تهے کہ جب منصلات کي سڑکيں طيار هوئيں
تو اضلاع ملحقہ کے زميندارون نے يہہ درخواست گذراني کہ سڑکيں طيار
نہونے پاويں اِسليئے کہ سڑکوں کي طياري سے اُنکے اُن حقوق ميں خلل
آتا تها جو لنڈن کي رسد رساني ميں بطور انحصار تجارت کے حاصل تهے
مگر وہ درخواست اِسليئے منظور نہوئي کہ اور زمينداروں کا نقصان
هوتا تها *

---

† يہہ وہ فتح هی جو سنہ ۱۰۶۵ع ميں وليم ڈيوک سردار نارمنڈي نے هارلڈ
بادشاہ اِنگلستان پر پائي تهي

مگر جب کسي ملک میں رھنیوالوں کي تعداد و دولت بڑھتي ھے تو روز افزوں زیادہ ھونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي ھے وہ آمدني ھوتي ھی جو بیگانہ ملکوں سے آتي ھی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا ھوتي ھی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ ھوتي ھی یعني اگر میعاد معین میں ایک ھزار آدمي دس ھزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے ھوں تو اُسي مدت میں دو ھزار آدمي بیس ھزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے ھیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار ھزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ ھو جاتي ھی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي ھے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید ھوتے ھیں صناعي کي طرف جو ھمیشہ ترقي پاتي ھے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري ھوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل ھوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس ھندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا ھوئي ھو خرید ھوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتھوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے ھوئے گیہوں حاصل ھو سکینگے *

ھاں یہہ بات یاد رکھني چاھیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي ھی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي ھی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑھاوے اور یہہ امر ھم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور ھوتي ھی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف ھوتا ھی اور یہہ توقف ضرور ظہور میں آتا ھی یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں تک یہي حال جاري رھے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں ھوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا ھو جاتا ھی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

دنون میں نہیں هوتا که جنکو مفید کاموں کي غرض سے حساب میں لانا معمولي هوتا هی اسلیئے که پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپني پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے هیں وہ زراعت کے فن میں ترقي کرتے هیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھي ترقي هوتي هی اور یہہ سارے اسباب ایسے هیں که اُنکے هونے سے هر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقي میں اس قابل هو جاتے هیں که ایک عرصه دراز تک زیادہ پیداوار خام کي مقدار معمولي محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتهہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے هیں اور دوسرے یہہ که اگر فرض بھي کیا جاوے که غله فروش ایسي لاگت سے غله بہم پہونچاتے هیں جو معمول سے زیادہ هوتي هی تو اُس سے لازم نہیں آتا که پیشهورقوم کا بھي اُسي مناسبت سے خرچ زاید پڑے اسلیئے که جو دشواري پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتي هی وہ فریق ثاني کو صناعي کي چیزوں کے طیار کرنے میں آساني هونے کے سبب سے کچهہ نقصان نہیں دیتي چنانچه اگر فرض کیا جاوے که ایک لاکهہ گز ململ کا مبادله جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساتهہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا هوسکے اور آبادي کي تعداد میں ایک ثلث زاید هونے سے نوسو ساتهہ من کي جگهہ بارہ سو اسي من کي امدني ضروري چاهیئے اور اس بارہ سو اسي من کو حساب سابق کي روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتي بلکہ ساتهہ آدمي پیدا کرسکتے هیں تو اس حساب کي روسے که انگریزوں کي لیاقت صناعي بھي آدمیوں کي تعداد کے ساتهہ بڑھتي جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل هونگے که کم سے کم دولاکهہ گز ململ طیار کرینگے نه یہہ که پہلے حساب کي روسے ڈیڑ لاکهہ گز طیار کریں غرضکه ان حالات میں پہلے کي نسبت فائدہ سے مبادله هوگا یعنے پہلے کي نسبت مقدار محنت کي کمي سے انگلستان والے غله بہت سا اور پولنڈ والے بہت سي ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاهیئے که امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کي کمي بیشی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواري کي کمي بیشي سے علاقه رکھتا هی جو پیداوار خام کي دستیابي میں پیش آتي هی اور قیمت اور دشواري آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے که دشواریکا حصر اُن

سببوں پر هی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں هوتي هی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر هی جنکي تاثیر روپیه کي عام مالیت میں پائي جاتي هی ایک هي جگهه ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر هوتي هیں چنانچه جو دشواري بیس روپئے والي چیز کي دستیابي میں اوٹھاني پڑتي هی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے هاتهه آنے میں پیش آتي هی مگر شرط اُسکي یهه هي که وقت اور مکان بهي ایک هي هوں چهه من سوله سیر غله کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے هیں اور آٹهویں هنري بادشاه کے عهد میں اتنے غله کي قیمت دس روپیه تخمیناً تهي غالب یهه هی که اُن دنوں زمانه حال کي نسبت چهه من سولهه سیر غله کي دستیابي دشوار تهي اور ضرور حال ایسا هي تها که پهلے زمانه میں دس روپیه کا هاتهه آنا اس زمانه میں پچیس روپیوں کے هاتهه آنے سے زیاده دشوار تها اور اسیطرح یهه بهي ظاهر هی که آج انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله پانچ چهٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چهٹانک چاندي کو فروخت هوتا هی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چهٹانک چاندي کا هاتهه آنا پولنڈ میں تین چهٹانک کے بهم پهونچنے سے سهل هی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چهه من ۱۶ سیر غله کا حاصل هونا نهایت آسان هی از روے تجربه ظاهر هوا که دولت اور آبادي میں همیشه ساتهه ساتهه ترقي هوتي هی مگر یکساں نهیں هوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیاده هوتي هی اور زیاده هونے والي آبادي کے سرمایه اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب هوتا هے جنمیں هرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے هاتهه آتي هی اور جیسیکه اُنکي محنت زیاده بارآور هو جاتي هی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیاده هوتي جاتي هی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیاد سونا چاندي حاصل هوتے هیں یا یهه کها جائے که زیاده قیمت حاصل هوتي هی پس اگرچه اُنکو اپنے ملک یا بیگانه ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیاده قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یهه لازم نهیں آتا که اُس مقدار مفروض کے حاصل هونے میں دشواري زیاده هوگئي هی بلکه یهه امر ممکن هے که اُس دشواري میں

آ گئي هو اور جس قوم کا یهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی جسکي امدني ترقي قیمت غله کے ساتهه ترقي پاتي جاتي هی اگر غله کي قیمت کي زیادتي سے شخص مذکور کي آمدني زاید هوتي جاوے تو هر سال اُسکو ایک مقدار معین غله کي خریدنے میں زیاده آساني هوگي اگرچه مختلف زیاده قیمتیں اُسکو دیني پڑینگي *

قیمت پر استحصال کي لاگت کي تاثیر کا بیان

یهه بیان هو چکا که استحصال کي پانچ صورتیں هیں *

پهلے یهه که جب انحصار تجارت نهو یعني سب لوگ باختیار مساوي پیدا کرنے کے قابل هوتے هیں *

دوسرے یهه که جب محاصر تجارت کو پیدا کرنیکا کل اختیار حاصل نهیں هوتا بلکه پیدا کرنیکے چند طریقوں پر اختیار اسکو حاصل هوتا هی اور اُن طریقوں کو فائده مساوي یا زاید سے بیحد و غایت برتاؤ میں رکهتا هی *

تیسرے وه صورت که محاصر تجارت کل پیدا کرنیوالا هوتا هی اور پیداوار کو بڑها نهیں سکتا *

چوتهے وه صورت که محاصر تجارت هي پیدا کرنیوالا هوتا هی اور اپني پیداوار کو فائده مساوي یا زاید کے ساتهه بیحد و غایت بڑها سکتا هی *

پانچویں وه صورت که محاصر تجارت هي صرف پیدا کرنیوالا نهو مگر اُسکو چند خاص اسانیاں حاصل هوتي هیں اور جسقدر وه اپني مقدار پیداوار کو بڑهاتا جاتا هی وه اسانیاں جاتي رهتي هیں *

جو جنسیں پهلي صورت میں داخل هیں قیمت اُنکي ایسے قاعدوں کي تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقیق کمال صحت سے هو سکتي هی چنانچه جس جنس پر صرف محنت خرچ هوئي تو قیمت اُسکي اُس محنت کي اُجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس میں محنت کي امداد اجتناب کے ذریعه سے هوتي هی یعني جهاں استعمال محنت اور فروخت پیداوار کے درمیان میں ایک عرصه گذر جاتا هی تو قیمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی جو محنتي کو اس وجهه سے ملنا چاهیئے که اُسنے اپنے اُجرت لینے میں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاہیئے جسنے اُس محنتی کي اُجرت پیشگي ادا کر دي ہو *

ایسي جنسیں بہت تھوڑي ہوتي ہیں جنکي کل قیمت محنت کي اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض ہووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچھہ پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہی کہ محنت یا قدرتي ذریعہ سے کوئي چیز بہم پہونچي جس پر اجتناب کیا جاوے ہاں یہہ امر ممکن ہی کہ کسي قدرتي ذریعہ سے جو ہر شخص کو دستیاب ہو سکتا ہو ایسي شی حاصل ہو سکے کہ پہلے پہل اُسکي کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتي ہو سکے لیکن مثال اس قسم کي کوئي خیال میں نہیں آتي اگر ایسي شی کا وجود ہو سکے تو کچھہ تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروري ہی *

صرف محنت سے بہت تھوڑي چیزیں پیدا ہو سکتي ہیں اور مثال اُنکي یہہ ہی کہ ضلع دیوان شائر کے کنارہ پر ایک نباتي شی پیدا ہوتي ہی اور انگریزي زبانمیں اُسکو لیور کہتے ہیں اور وہ شی کھانے میں آتي ہی اور سمندر کے آس پاس کي چھوٹي پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رہتا ہی اور وہ کسیکي ملکیت خاص نہیں ہوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتي ہی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکي غیر محدود ہوتي ہی اور اُسکے جمع کرنے میں کسي اوزار کي ضرورت نہیں ہوتي اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب ہو جاتي ہی اُسکے جمع ہونے اور دھلنی کے بعد ترت پھرت فروخت اُسکي عمل میں آتي ہی اور نظر بوجوہ مذکورہ بالا مول اُسکي مقدار مفروض کا اُن لوگوں کي اُجرت ہوتي ہی جو اُسکو سمیٹ سمات اور ڈھونڈھوا کر بازار میں لاتے ہیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتي ذریعوں کي استعانت سے پیدا ہوتي ہیں جو عموماً ہاتھہ لگتے ہیں اُنسے تو کچھہ زیادہ ہیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتي ہوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑي ہیں لیکن ایسي جنسیں فروخت کے قابل کم ہاتھہ آوینگي جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں ہزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کي شرکت نہو جنمیں سے ہر ایک کو کسي نہ کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ سے مدد نملي ہو *

ایسي چیزیں سواے † گھڑیکے بہت تھوڑي هیں جنکي قیمت بالتخصیص اُجرت اور منافع سے مرکب هو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دهات کہاں سے نکلتي هی اُسوقت تک جب وہ دهات گھڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي هی دریافت کیئے جاویں تو همکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت هوتي هی کہ هر درجہ میں اِس دهات پر لگان ادا کیا جاتا هی اور لگان کا ادا هونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعہ کي مدد کي هی جو عموماً هاتھہ نہیں آتا چنانچہ جو دهات گھڑي میں موجود هیں اُنکو کھانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا هوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکتھے کیئے گئے جنکے ذریعہ سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گھات کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دهاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایہ دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکھي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گھڑي ساز کا کارخانہ واقع هی اور گھڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا هی جہاں دوکان اُسکي هوتي هی علاوہ اُسکے کھانونکے کھودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گھڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے هیں کہ وہ اُسیطور حاصل هوتے هیں جسطور سے گھڑي کے سامان هاتھہ آئے تھے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا هردرجہ پر لگان ادا کیا جاتا هی اور جو روپیہ کہ لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گھڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف هے یہانتک کہ اگر هم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاهیں تو ایسي ایسي باریک شاخیں نکلیں کہ حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچھہ روپیہ گھڑي کي قیمت میں باقي رهتا هی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایہ والوں کے منافع پر مشتمل هی جنھوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا هي بیفائدہ هے جیسا کہ لگان کے ادا هونے کا حال دریافت کرنا عبث هی غرضکہ جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینہ کیا جاتا هی تو هم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑھتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

---

† کناوڈ صاحب اور فلورس اسٹراڈا صاحب اور مکلک صاحب نے گھڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا هی جسکي قیمت صرف محنت سے هوتي هی

هے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کی شامل ہوتی ہیں *
اب ہم اُن سببوں کو دریافت کرتے ہیں جنسے اُن مصالحوں کی مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتی ہی فرض کیا جاوے کہ گھڑی ساز کا مصالح پانچ ہزار روپیہ کا ہی اور کارخانہ کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیہ کو خریدی اور مکانوں کی تعمیر میں نو ہزار روپئے صرف کیئے اور ایک ہزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کی شکست و ریخت کی مرمت میں ہزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ ہر شخص کی اوسط تنخواہ سالانہ ہزار روپئے ہوئے اور شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ بھی فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ ہزار روپیہ کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گھڑیاں بناسکتے ہیں اور اُس گھڑی ساز کارخانہ دار کو دس روپیہ فیصدی سالانہ منافع پڑتا ہے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یہہ امر ضرور ہی کہ وہ گھڑیاں سترہ ہزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت ہوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل ہی

مالیت مصالح .... پانچہزار روپیہ
اجرت سالانہ کاریگروں کی .... دس ہزار روپیہ
خرچ مرمت سالانہ .... ایکہزار روپیہ

میزان
سولہ ہزار

ان رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدی دس روپیہ سالانہ } ایکہزار پانسو پچاس روپیہ

میزان کل
سترہ ہزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالا سے واضح هے کہ اگرچہ یہہ امر فرض کیا گیا کہ شروع کام سے گھڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر خیال ایسا کیا جاتا ہے کہ گھڑی کے استحصال کی لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگی لگائی گئی اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگی کے کچھہ روپیہ' چھہ مہینے کے واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا ہوگا اسلیئے کہ یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گھڑی کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو یہہ لازم آتا ھی کہ اُسنے گہڑي کے بکنے سے برس روز پیشتر پہلے دن کي اجرت پائي اور اخیر دن کي مزدوري بکنے کے دن حاصل کي نظر بریں فروخت سے پہلے پیشگي لگانے کل روپیہ کي اوسط میعاد چہہ مہینے ہوتے ھیں اسلیئے کہ حساب اوسط کي رو سے جسقدر روپیہ تہوڑے دنوں کي بابت لگایا گیا اُسیقدر زیادہ دنونکي بابت بہي لگایا گیا *

یہہ بات بہي ظاہر ہوگي کہ ھمنے فرض کیا ھی کہ مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں کي تمام مالیت وصول ہوئي اور مالیت زمین اور مکانات و آلات کي بابت صرف منافع حاصل ہوا اسلیئے کہ مصالح وغیرہ پر سرمایہ والے کا روپیہ سال بسال خرچ ہوتا ھی مگر مکانات و آلات وغیرہ آیندہ تحصیل میں کام آنے کے واسطے باقي رہتے ھیں اور اُن میں جو نقصان آتا ھی اُسکے لیئے ایک ہزار روپئے سالانہ مرمت کے محسوب ہوگئے باقي زمین ضایع ہونے کے قابل نہیں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال کي حساب میں نہیں آئي چنانچہ پہلے کچہہ اجرت خود کارخانہ دار گہڑي سازکي محنت کے لیئے لگاني چاھیئے جو وہ اپنے کام کي سربراھي میں کرتا ھے اور دوسرے کچہہ منافع اُسکي تعلیم کي بابت قرار پانا چاھیئے اور جبکہ اُسکے علم و عادات جو اُسکے باطني سرمایہ ھیں اور بعد اُسکے باقي نرھینگے تو یہہ امر ضروري ھی کہ اُن صفتوں کي مالیت کے وصول ہوجانے کے واسطے کچہہ منافع متوسط شرح سے زیادہ قرار دیا جاوے *

مثلاً اگر یہہ قرار دیا جاوے کہ اُسکي تعلیم میں دس ہزار روپیہ خرچ پڑے اور یہہ روپیہ بذریعہ اوسط منافع پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ کے حساب سے وصول ہوسکتا ھی اور اُسکي اجرت کا اوسط تین سو روپیہ سالانہ ھی تو گہڑیوں کي قیمت مذکورہ پر ان حسابوں کي بابت اٹھارہ سو روپیئے اور زیادہ کرنے چاھیئیں اور علاوہ اُسکے یہہ اٹھارہ سو روپیہ چہہ مہینے کے واسطے پیشگي لگانے پر نوے روپیہ منافع کے اور بڑھانے سے گہڑیوں کي قیمت اُنیس ہزار چار سو چالیس روپیہ ہوتے ھیں *

واضح ہو کہ اب جو رقم اس میں بڑھاني باقي رھي وہ محصول کا خرچ ھی یعني وہ اجرت اور منافع جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ھی جو

گھڑي کے سامانوں کي حفظ و حراست کے واسطے مقرر هيں تا کہ اُنکو اپنے ملک اور بيگانہ ملک کي جبر و تعدي اور مکر و فريب کا صدمہ نہ پہونچے *

غرض کہ گھڑي ساز نے جو قيمت آلات و مصالح اور مکانات کي بابت ادا کي منجملہ اُسکے بڑا جزو وہ محصول هے جو ان چيزوں پر پہلے سے پہلے لگ چکا تھا مگر جو محصول بالفعل تجويز طلب هے وہ وہ هے جو گھڑي ساز کو اُس سال ميں ادا کرنا ضروري هے جنميں گھڑيوں کا طيار هونا فرض کيا گيا *

محصول کا خرچ اس قابل نہيں کہ تخمينہ اُسکا کيا جاوے چنانچہ کچھہ باعث تو يہہ هے کہ انتظام حکومت کا خرچ ايک طرح پر نہيں رهتا اور کچھہ سبب يہہ هي کہ کوئي قاعدہ کليہ ايسا نہيں کہ اُسکي روسے محصول کا پرتہ دينےوالوں ميں ٹھيک ٹھاک هوسکے انگلستان ميں اُن لوگوں سے عموماً محصول ليا جاتا هي جو خاص خاص جنسوں کو صرف ميں لاتے هيں يا پيدا کرتے هيں مثلاً گاڑي رکھنے يا گھر کي لگانے اور بتيوں اور شيشہ کے کارخانہ کرنے پر انگلستان ميں محصول لگتا هي فرض کيا جاوے کہ جو دوکان اور آلات گھڑي ساز اپنے صرف ميں رکھتا هي اُنکي بابت پانسو تينتيس روپئے آٹھہ آنہ محصول سالانہ کے حساب سے اُسکو دينے پڑتي هيں اور اس روپئے کے پيشگي لگنے پر نصف سال کا منافع چھبيس روپئے آٹھہ آنہ اگر حساب ميں شمار کيئے جاويں تاکہ دونو رقموں کا مجموعہ پانسو ساٹھہ روپئے هوويں اور يہہ روپئے بشمول اونيس هزار چار سو چاليس روپئے کے هوکر بيس هزار روپئے هوويں تو کل يہہ روپيہ پانسو گھڑيوں کي طياري کا هوگا اور في گھڑي چاليس روپيہ کا پرتہ پڑيگا *

مثال مرقومہ بالا ميں رقوم متفرقہ بے سوچے سمجھے قايم کي گئيں ليکن حساب مذکور کا تفصيل وار قايم هونا آغاز سے انجام تک اسليئے مناسب سمجھا گيا کہ ايک مثال ان حسابوں کي ظاهر هوجاوے جنکي روسے هرکارخانہ دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازہ قايم کرنا آسان هووے اور نيز اس وجہہ سے کہ کن کن صورتوں ميں محنت و اجتناب اور قدرتي ذريعے يعني لگان اور منافع اجرت استحصال کي ترکيبوں ميں هميشہ ظہور ميں آتي هيں *

پس جب کہ ہم کسي قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے هیں
کہ وہ سب کو یکسان اختیار حاصل هونے کي حالت میں پیدا هوتي
یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسي اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت
اور اجتناب کا نتیجہ هیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے
مجموعہ کي برابر هی جو اُن جنسوں کے استحصال میں صرف هونا
چاهیئے تو هماري غرض یہہ نہیں هوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں
موجود هیں بلکہ یہہ مطلب هوتا هی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسوں
کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ
کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے هوتا
هی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ سب کو یکسان اختیار حاصل هونے
کي صورتمیں پیدا هوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر
هوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ هیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں
میں داخل هیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم
هوتا هی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت
سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں هوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ
سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے
قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاهتي هی اور تیسري اور چوتھي
صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں
مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي
وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود هوتي هی چوتھي صورت میں
کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا
سکتا هی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي هے *

لکن جو جنسین پانچویں صورت میں شامل هیں اور وہ سب کو
غیر مساوي اختیار حاصل هونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک
خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا هوتي هیں اور جنکو سارے
لوگ پیدا کرسکتے هیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاہتي ہی کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس جزو کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا ہی مثلاً شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکھہ کوارٹر گیہوں کي ضرورت پڑتي ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ بعید کي آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي ہیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کي خریداري کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا یکقلم موقوف ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بخرچ پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ في کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹرکے حساب‌سے ہوں باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع ہی وہي لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ ایسے قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ہوتا ہی جسپر سب لوگوں کا اختیار نہیں ہوتا اور اِسي وجہہ سے جو شخص اُس قدرتي ذریعہ کا مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ہی وہي لگان لیتا ہی *

مگر منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون اداے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے پیدا ہونے اور اُسکو معین کہیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب سے ہووے کہ ہزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور ہزار روپئے نوہ کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي
بابت اور هزار روپیه ساٹهه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر
کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس
اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي
شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان
حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هوئے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هونے نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے که یهه بات ضرور هی که جب خریداروں کي حاجت اور دولت سے پیداوار

کي زیادہ مانگ ہو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پیداوار اخیر کي وجہہ سے بڑھوتري ہووے ایک عرصہ درمیان میں گذریگا اور اخیر پیداوار زاید کے حصول سے جسقدر قیمت قایم ہوگي اُس قدر سے زیادہ قیمت کا جاري رہنا بیچ کے دنوں میں ضروري ہی اور آخر پیداوار زاید کے بازار میں آنے سے قیمت میں اتني تخفیف ہوگي کہ پچاس روپیہ في کوارٹر قایم ہو جاوینگے کیونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخیر پیداوار پیدا ہوگي مگر جب تک خریداروں کي حاجت اور دولت یا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفیف نہوگي تب تک اُس قیمت میں کمي نہیں آسکتي *

یہہ مسئلہ استدر روشن ہی کہ بیان اُسکا تکلف سے ہونا ضروري نہیں مگر وہ نہایت زمانہ حال کي تحقیقوں میں سے ہی چنانچہ بہت لوگ انگلستان کے بھي ابتک اُسکو تسلیم نہیں کرتے اور باہر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نہیں اگر کسي مصنف سے یہہ توقع کیجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفیت رکھتا ہو تو اُسکے قابل صرف سی صاحب معلوم ہوتے ہیں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام یورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے مقدمہ میں تصنیف کي اور فرانسیسي زبان میں اُس کا ترجمہ ہوا سی صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ہر جگہہ رکارڈو صاحب کي دلیلوں کے مقابلہ میں یہہ حقیقت پیش کرکے کہ تمام اراضیات مزروعہ سے لگان حاصل ہوتا ہی یہہ کہتے ہیں کہ اس حقیقت کو اسباب سے کچھہ علاقہ نہیں ہی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پیدا ہوتا ہے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقیقت کا ابطال کرتے ہیں سی صاحب بحسب دستور اپنے اعتراض کو جماتے ہیں اور وہ مقام وہ ہی جہاں رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبیسویں باب میں آدم اسمتھہ صاحب کي راے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنہوں نے لگائي مباحثہ کرتے ہیں چنانچہ وہ عبارت نقل کیجاتي ہی *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات اختیار کي تھي کہ پیداوار اراضي کا کوئي جزو ایسا ہوتا ہے کہ اُسکي مانگ ہمیشہ ایسي رہتي ہے کہ جو خرچ اُسکے قابل فروخت کرنے اور بازار میں لانے پر پڑتا ہی مول اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل ہوتا ہیؔ اور وہ کہانیکي چیزوں کو ایساهي جزو پیداوار اراضي سمجهتے تهے *

چنانچه وہ لکهتے هیں که هر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا هوتي هی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي هوتي هی که محنت اُس سے قایم رهی اور جس سرمایه سے که اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي هی اُسکا منافع وصول هونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ هوتي هی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچهہ نکچهہ فاضل بچتا هی *

مگر آدم اسمتهہ صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچهہ نہیں کہتے که ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں هوتي هیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےهوتي هی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي هی که اُس سے چرواهے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا هو کر زمیندار کو لگان بهي حاصل هو جاتا هے مگر اُنکي اِسبات میں همکو شک اِسلیئے هے که کیساهي ملک هو خواہ عمدہ سے عمدہ هو یا برے سے برا هو مگر اُسمیں کوئي نه کوئي زمین ایسي هوتي هے که پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل هو سکتي هے که جو سرمایه اُسپر لگے وہ اور اُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل هو زیادہ کچهہ نملي چنانچه یهي حال امریکا کا سب پر روشن هی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یهه نہیں کہتا هی که امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت هی لیکن اگر یهه بات درست هو که اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بهم پہونچائي که آج ایسي کوئي زمین وهاں نہیں که اُس سے لگان حاصل نهوتا هو تو البته یهه بهي راست هی که پہلے ایسي زمینیں بهي تهیں جنسے لگان حاصل نهوتا تها مگر ایسي زمینوں کا هونا نهونا امر متنازع فیه میں کچهہ بڑي منزلت نہیں رکهتا کیونکه اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایه اور معمولي منافع کي بازیافت هو سکتي هی پراني هو یا نئي هو سرمایه کا اِستعمال هوتا هی تو هماري مراد حاصل هی اگر کوئي ٹهیکهدار زمین کا ٹهیکه سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن ہی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکھہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بھي ادا کردونگا اور معمولي منافع بھي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکھہ دس ہزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائیگا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس ہزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار ہو سکتي ہی یا نہیں کہ اُسکے پیدا ہونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل ہو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي ہوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم ہی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے میعاد پر بھي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس ہزار روپیہ مذکورہ کي وجہہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹھیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو ہاتھہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل ہوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکھتے ہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا ہی مگر اس کلام پر سے صاحب کو ہم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے ہیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکھتے ہیں کہ وہ کچھہ ضروري نہیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا ہی تو ایک جزو اُسکي پیداوار کا ایسا بھي ہوتا ہی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاہیئے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ دس ہزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹھیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا ہی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل ہوئي جسپر کچھہ لگان نہیں ہی غرضکہ اُنہوں نے اپني خیال میں اُس کلیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نہیں ہوتے جسپر لگان نہو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب کے اُس قول کي تائید کرتي ہی کہ غلہ بلا لگان پیدا ہوتا ہی

آدمیوں کي توجہہ کي انتشار کا احتمال اور کم فہموں کي حرف گیري
اور آمادگي کا کمان قوي هوتا هے رکارڈو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کي
نہیں کي مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکي کي اور باقتضاء اُن عیب و هنر کے
جو رکارڈو صاحب میں موجود هیں اُنکي عبارتوں میں بہت جگہہ
غلطیاں واقع هوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماهر نتھے کہ مضمونوں
کو تھیک تھاک کرتے یا قدر اُنکي سمجھتے اور تحریر میں اسقدر تیز فہمي
کو دخل دیا کہ کم فہیم اور فہیم دیکھنیوالوں کي معمولي فہمید کے واسطے
گنجایش باقي نہیں چھوڑي اور اسقدر راست پسندي اور سادگي اُنمیں
تھي کہ وہ یہہ نہ سوچے کہ هماري تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد
سمجھینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنھوں نے ایسي غلطي کي کہ منجملہ
اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پہونچے یہي مصنف بڑا
غلط لکھنیوالا تھا اور باب لگان میں ایسي بري عبارت لکھي کہ اور جگہہ
اُس سے ایسي خطا نہیں هوئي *

رکارڈو صاحب نے یہہ دیکھا کہ جب لوگوں کو پیداور خام کي
خریداري کي خواهش و طاقت زیادہ هوتي هی اور پیداوار زاید کا پیدا
هونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نہیں تو زرلگان زیادہ هوجاتا هی اور
زراعت کو وسعت هوتي هی چنانچہ اُنکے ذهن میں لگان کي زیادتي اور
زراعت، کي وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنھوں نے اُن دونو تصوروں
کو بہت جگہہ ایسا ظاهر کیا کہ گویا اُنمیں سبب و مسبب کي نسبت
قایم هی یعني وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب هی حال آنکہ یہہ امر
ظاهر هی کہ وسعت کي بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا
هوتا هے رکارڈو صاحب کي یہہ غلطي اتنی روشن هے کہ کوئي کتاب کا
دیکھنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجہہ کا رکھتا هو ایسا هو کہ اُس
غلطي کو نسمجھے *

رکارڈو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسي زمین کا پیدا
شدہ غلہ جسپر لگان نہو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا
جاوے ایک هي مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں
نے یہہ کلام اُنسے کیا کہ پراني سلطنتوں میں کل اراضي کا لگان دیا جاتا
هی تو اُنھوں نے کبھي کبھي اس کلام کي صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاھیئے تھا جو اُنہوں نے انتخاب مندرجہ بالا میں کہا یعني یہہ کہ ھماري بات دونوں حالتوں پر صادق رھتي ھی خواہ اُسکو کسي ایسے ھي چھوٹے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا ھی خواہ کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت ھوتي ھو اور آزادي عام ھو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے رکاردو صاحب نے یہہ بھي اکثر لکھا ھی کہ لگان کا حصول اُس امر پر موقوف ھی کہ مختلف درجوں کي اراضیات بوئي جاویں یا ایک ھي سي زمین پر زیادہ سرمایہ لگایا جاوے اور اُس سرمایہ زاید کا بھي معاوضہ مناسبت سے کم حاصل ھوسکے مگر خلاف اُسکے یہہ ظاھر ھی کہ اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے کہ وھاں آدمي بہت اور دولت زیادہ ھو اور اسکي زمینیں یکساں بہت سي زرخیز ھوویں اور اُس سے ایک معین سرمایہ کے خرچ کے معاوضہ میں بہت سي پیداوار حاصل ھوسکتي ھی اور اگر سرمایہ کم خرچ ھو تو اُس سے کچھہ معاوضہ حاصل نہو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضہ حاصل ھو تو اُس ملک سے بخوبي لگان حاصل ھوسکتا ھی اگرچہ ھر بیگھہ زمین اور ھر حصہ سرمایہ سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا ھوتي ھے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي ھی تو وھاں محنت کا اثر زیادہ ھوتا ھی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت ھوتي ھی تو وھاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم ھوتا ھے

واضح ھو کہ اب اس مسئلہ کے چند مشہور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا کہ کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر ھوتا ھي اور فن زراعت میں زیادہ محنت کي مناسبت سے ترقي نہیں ھوتي اور اس وجہہ سے کارخانوں کي پیداوار مصنوعي کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ متناسب کے تخفیف سے حاصل ھوتي ھی اور زراعت کي پیداوار کي ھر مقدار زاید مناسبت سے زیادہ لاگت لگنے پر ھاتھہ آتي ھی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي ہی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي ہی جس سے وہ طیار ہوتي ہی بڑہنے پر مائل ہوتي ہی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصون کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا ہی جو اُسکو بناتے ہیں گہٹنے پر راغب ہوتي ہی یہہ امر واضح ہی کہ جو جنسیں موتي جہوتي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روتي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ ہے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسنی والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي ہے اب اگر ایسي اتفاد پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روتي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر ہی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن ہی کہ اتفاد مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آتھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روتي کے لگانے اور بیچنے میں صرف ہوتي ہي میدہ کے پیسنے والے اور نان‌بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات اِستعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا خرچ بڑھا کر اپنے سودے کو دوگنا کرینگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي هی
وہاں تک روٹي کي قيمت میں بقدر ایک چہارم کے تخفیف ہوگي یعني
جہاں اِس کام میں تین آنہ چار پائي خرچ ہوتے تھے وہاں اڑھائي آنہ کا
خرچ پڑیگا اور روٹیوں کي مقدار حصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ ہوگا کہ
ایک پنسیري نان پاؤ کي قیمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي
ہونگے *

اب دیکھنا چاهیئے کہ فیتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کیا نتيجہ
حاصل هوتا هی واضح هو کہ آج کل جو قیتہ اور روئي کي قیمت هی
اُسکے حسابوں ایک پونڈ روئي سے جو مقام یور پول میں ایک روپیہ کو
بکتي هی فیتہ کا ایک تھان ایک ہزار پچاس روپیہ کي قیمت کا طیار
ہوسکتا هی اگر فرض کیا جاوے کہ فیتہ کا خرچ دوچند ہووے اور مول
اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لایق ہووے اُسکي زیادہ مقدار کے حاصل
کرنے کي دقت پڑنیکے سبب سے دوروپیہ پونڈ ہوجاوے تو باوجود اسباب
کے کہ خرچ طیاري فیتہ کا بدستور سابق فرض کیا جاوے مول اُس کا
ایکہزار پچاسویں حصہ کي قدر بڑھیگا یعني ایک ہزار اکیاون روپیہ
ہوجاویگا مگر جب فیتہ کے استعمال کے شوق کا ولولہ ہوگا تو ساتھہ
اُسکے بنانے کي ترکیبوں میں بهي بلا شبہہ ترقي ہوگي یہانتک کہ اگر
اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ میں ایک ربع کي تخفیف اندازہ کي
جاوے تو شاید يہہ تخمینہ بهي کم قرار پاوے پس اس تخمینہ کے قرار
پانے سے پیداوار مزید کا يہہ نتيجہ ہوگا کہ فیتہ کا مول ایک ہزار پچاس
روپیہ کي جگہہ سات سو اٹھاسي روپیہ آٹھہ آنہ ہونگے غرضکہ جن صورتوں
میں روٹي کي قیمت دوچند کے قریب قریب ہوگي اُنہیں صورتوں میں
فیتہ کي قیمت میں ایک چہارم کي تخفیف ہوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي قیمتوں پر

واضح هو کہ مسئلہ موقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ هی کہ پیداوار
خام اور پیداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعنی مصنوعی جنسوں کی قیمت محصول لگنے سے انجام
کو زاید ہوجاتی ہی اور وہ زیادتی قیمت کی مقدار محصول سے زیادہ
ہوتی ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتی کی پیداوار کی قیمت جب تک
کہ اُس سے کوئی چیز طیار نکی گئی ہو محصول کے لگنے سے آخر کو
زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبہی زیادہ بہی ہوتی ہے تو وہ مقدار زاید محصول
کی مقدار سے کم ہوتی ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعی پر

توضیح اِسکی آسانی سے ہوسکتی ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ
جب سے گہڑیوں کی تجارت شروع ہوئی تو اُسکی قیمت پر فی صدی
پچیس روپیہ محصول لگتا ہی کوئی وجہہ خیال میں نہیں آتی کہ
حالات موجودہ میں خود گہڑی ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کی اجرت
اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں
لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ
سے لگتا رہا ہی تو گہڑی کی قیمت اُسکی اصلی قیمت سے بقدر ایک
چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہی ہی ورنہ گہڑی سازی کے پیشہ کو کوئی
محنتی یا کوئی سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بہی واضح ہے کہ قیمت
کی اس زیادتی سے گہڑی کے بکنے میں ہمیشہ کمی یا توقف ہوتا رہا
ہوگا اور اسی وجہہ سے گہڑی کے استعمال میں کمی ضرور آئی ہوگی
لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمی تعداد کی مناسبت سے
استعمال کی لاگت بہت زیادہ لگتی اور قیمت اصلی سے قیمت بہی
زیادہ ہوجاتی اور اس زیادتی کا باعث پہلے تو محصول کی مقدار اور
دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمی تعداد کی طیاری کے باعث سے لگتا
ہے اور یہہ بہی روشن ہے کہ درصورت موقوفی محصول کے گہڑی کی قیمت
میں تخفیف واقع ہوتی پہلی وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا
اور دوسری وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقی پیداوار کے سبب سے
بنانے کی ترکیبوں میں ترقی ہوتی اور یہہ بہی واضح ہے کہ اگر محصول
اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑی کی قیمت زیادہ ہو جاوے گی اور
اس زیادتی میں پہلے محصول کی مقدار قائم ہوگی اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاويگي جو گھڑيونکي کم مقدار کي بيع اور طياري
ميں عايد هوگي ورنه جو اوسط منافع باقي تجارتوں ميں حاصل هوگا وہ
گھڑي کي تجارت ميں باقي نرهيگا اور يهه بهي روشن هى كه گھڑي كے
برتاؤ ميں جيسي جيسي تخفيف هوتي جاويگي اسيطرح مول بهي اسكا
بڑهتا جاويگا چنانچه اگر في سال دس گھڑياں طيار هوويں تو في گھڑي
پانچهزار روپيه قيمت هوگي اور اگر ايکهي طيار هو تو مول اسكا اُن دس
گھڑيوں كے مول سے شايد كچهه كم هوگا هاں يهه بات راست هے كه يهه تمام
اثر بمجرد تقرر يا موقوفي محصول كے ظهور ميں نهيں آوينگے اسليئے كه
دونوں صورتوں ميں ايک ايسا زمانه گذريگا كه اُس زمانه ميں اس باعث
سے كه گھڑي كي تجارت ميں جو سرمايه لگا هوا هے وہ ايک هي ڈهنگ
پر قايم رهيگا گھڑي كي مقدار حصول ميں كمي بيشي نهوگي اور اس
وجهه سے قيمت پر بهي كوئي اثر ظاهر نهوگا اس عرصه ميں منافع اور
اجرت اُن لوگوں كي جو گھڑي بنانے ميں مصروف رهتے هيں خلاف
معمولي رواج كے بهت كم يا بهت زياده هوگي اور درجه معمولي پر جب
پهونچيگي كه درصورت موقوفي محصول كے بهت سے لوگ گھڑي سازي
سيكهه ساكهه كر آماده هونگے يا درصورت تقرر محصول كے اُن شخصونكي
تعداد ميں كافي كمي هوگي جو پيشه مذكوره كي تعليم پاچكے جس سے
گھڑيوں كي مقدار حصول مانگ كے مناسب ايسي قيمت پر هو جاوے
كه سرمايه والوں كا منافع اور محنتيوں كي اجرت جو اُنكي طياري اور
فروخت ميں مصروف هوں بحساب اوسط ملنے لگى *

محصول كا اثر كهيتي كي پيداوار پر

اگر كهيتي كي پيداوار پر محصول مقرر هووے تو جس طريقے يعني كمي
استحصال سے پيداوار مصنوعي پر اُسكا دباؤ هوتا هى اُس طور سے كهيتي
كي پيداوار پر كوئي دباؤ نهيں پڑتا *

يهه فرض كرو كه استعمال سرمايه كے ليئے جو جو طريقے مختلف
مقرر هيں اُنكے بموجب تقسيم اُسكي مناسب طور سے هووے اور جب
كه كوئي خاص سبب مخل نهو تو في كاشتكاري ميں بهي جو سب
پيشوں ميں سے نهايت پسنديده پيشه هى به نسبت اور پيشوں كے سرمايه

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہی اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ہی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل ہوتي ہی اسقدر کافي ہووے کہ اُسکي قیمت رائج الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کے پیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمین میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے في ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑوں سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتي ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا ہي اور علي ہذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ ہوتي ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیکي گنجایش ہوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنتیس سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ زیادہ پیدا کرسکتا ہي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا هر مزدور بیس
کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعني کل دس آدمي دو سو کوارٹر چار هزار چارسو
روپیه کے پیدا کرینگے اور چھتي اخیر قسم کي پیداوار سے جسمیں ایک
آدمي صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ
بهي ادا نہوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائي في
کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشي نہ آوے تو
یہہ بات واضح هی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کي اراضي سے کمتر درجہ
کي زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کي محنت کي
بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا هوسکتا هی اور مول اُس غلہ کا بائیس
روپیہ في کوارٹر کے حساب سے چھہ هزار چھہ سو روپئے هونگے جسمیں سے
دوهزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارهزار چارسو روپئے اجرت
اور منافع میں محسوب هونگے لیکن اس قسم کي زمین کي کاشت وہ ضرور
کریگا اور اس سے عمدہ قسم کي کاشت میں بهي زیادہ محنت جبتک
صرف کریگا کہ هر ایک زیادہ کیئي هوئے مزدور کي محنت سے تیس
کوارٹر پیدا هوتے هیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ هووے کہ زراعت کا
باب مسدود هوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ
زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں هوتا اور یہہ محصول
نہیں بلکہ ایک طرح کي سزا هے هم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار
اُس عمل کا جو ٹھیکہ‌دار کي نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ
هم اُسکا انکار کرتے هیں کہ ٹھیکہ‌دار غلہ کي قیمت مقدار محصول کے
مساوي زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال
کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو هم نہیں مانتے کہ واجبي
محصول کے مقرر هونے سے جب قیمت میں بیشي نہ آوے تو وہ شخص
اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے کا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں
کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف هی اسلیئے کہ اگر
تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہ‌دار کو قیمت کے زیادہ
نہونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودي کي صورت
کاشتکاروں کے لیئے هوتي هی وہ اهل صنعت کے واسطے بڑي قباحت
هو جاتي هی یعني زراعت کي صورت میں سرمایہ میں تخفیف هوکر جس

قصر باقي رهتا هی پیداوار اُس سے زیادہ هوتي هی اور صنعت کي حالتمیں سرمایہ کے بتیجہ سے پیداوار کم هوتي هی *

مگر لوگ ایسا خیال کرتے هیں کہ کهیتي کے پیداوار کي قیمت میں کل مقدار محصول تک بیشي هوتي هی پس وہ کل محصول خرچ کرنے والے کے ذمہ عاید هوتا هی اور رکارڈو صاحب اور مل صاحب کي بهي یہي راے هی اور اسي وجہہ سے قول اُنکا یہہ هی کہ یہہ وہ محصول هی جو اِنگلستان میں اراضي اور محنت کي پیداوار پر پادري لوگ امور دین کے واسطے لیتے هیں محصول دهک کے باعث سے خام پیداوار کي قیمت میں بقدر مالیت محصول مذکور کے بیشي هوتي هی اور اس بیشي کا اثر اُن تمام لوگوں پر پہونچتا هی جو پیداوار خام کو خرچ کرتے هیں مگر هماري راے یہہ هی کہ خام پیداوار پر محصول لگنے سے في الفور قیمت بڑہ جاتي هی مگر یہہ بڑهوتري محصول کي برابر نہیں هوتي هاں محصول کا اخیر نتیجہ یہہ هی کہ پیداوار خام کے خرچ اور استحصال میں کمي آ جاتي هی مگر اُسکي قیمت پر اثر نہیں هوتا *

پہلي بات کے اثبات کے لیئے صرف اسقدر ثابت کرنا چاهیئے کہ قیمت کي بیشي هو جانے سے جس شی کي نسبت یہہ تسلیم کر چکے کہ محصول کے محدود تقرر سے ظہور میں آتي هی جنس محصولي کے خرچ میں کمي آ جاتي هی اور اسي وجہہ سے اُس جنس کے استحصال میں بهي تخفیف پیدا هوتي هی اور یہہ ابهي بخوبي ثابت هو چکا کہ جب استحصال میں کمي آ جاتي هی تو جو پیداوار اُسکے بعد پیدا هوتي هے اُسکي استحصال کي لاگت میں بهي تخفیف هوجاتي هی اور کهیتي کي پیداوار کي قیمت اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت پر منحصر هی جو بڑے خرچ کے ذریعہ سے یعني مساوي همسري کي حالت میں پیدا هوتا هی اور ایسي صورت میں هم جس نتیجہ پر اعتراض کر رهے هیں کہ مقدار محصول تک قیمت بڑہ جاتي هی اُسکے ثابت هونے کے واسطے یہہ ضرور هی کہ قیمت کے بڑهنے سے غلہ کے خرچ میں کمي نہو اور یہہ بات اُن اِنگلستان والونکي نسبت صحیح هی جنکي اوقات گذاري اُن مددوں کے بدولت هوتي هی جو مفلسوں کي پرورش کے لیئے ضلع بہ ضلع اکٹهي هوتي هیں اور جنکو

کہیں وہ مدد روٹي کي قیمت کے لحاظ سے ہوتي ہی تو وہاں انکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نہ قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي ہی اور نہ قیمت کے بڑھنے سے گھٹتي ہی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو ہیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہیں راست آتا ہی جنکا صرف روٹي کا خرچ اَور اخراجات کے نسبت بہت کم ہوتا ہی مگر عوام اِنگلستانیوں کي نسبت ہرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے ہیں جنمیں تمام چھوٹے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل ہیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے ہیں یعنے جب ارزاني ہوتي ہی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض کہ جو مزے کے کھانے ہوتے ہیں خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اور بعد اُسکے وہي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رہے تو گیہوں کي روٹي چھوڑ کر چھوٹے موٹے اناج کي روٹي کھانے لگتے ہیں چنانچہ شمالي طرف کے لوگ جئي کے آٹے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے ہیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم ہو سکتي ہی کہ جب کوئي مانع موجود نہیں ہوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواہش اور لوگوں کا مقدور کم ہوجاتا ہی *

اب ہم اپني اسباتکو ثابت کرتے ہیں کہ پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجہ یہہ حاصل ہوتا ہی کہ پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکہ پیداوار کي مقدار کم ہو جاتي ہی اور ہر شخص اسبات کو تسلیم کریگا کہ کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زرخیزي پر منحصر نہیں بلکہ در صورت یکساں رہنے اَور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اُس ملک کے رہنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي ہی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر ہی چنانچہ ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے ہووں قیمت ایسي ہي کم ہوگي جیسیکہ ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت ہووے بہت سي ہوگي مثلاً

اسکاٹلینڈ کي ترائي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هي اور پولنڈ
کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی کہ تمام
اور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي
زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمینونکي کاشت پر
محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے
کہ گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے
محصول نهونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي
اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخیزي آج انگلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے
زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشہ سے هوتا تو کوئي شخص ایسا تصور نکرتا
کہ غلہ کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکہ اُس حالت میں حال
کي نسبت غلہ زیادہ هوتا اور اس غلہ کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ
هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ایسا هي دیوانشائیر یا
لنکن شائیر کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پیداوار اراضي اور
باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکہ ایک دوسرے کي
یهي مناسبت رهتي جیسکہ اب هی تو غلہ کي قیمت اُس وقت اب کي
قیمت سے زیادہ نهوتي غرض کہ اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان
میں ظهور نہ پکڑتا تو غلہ زیادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي
زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست
هے کہ اگر اس وقت انگلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا
لنکن شائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے کہ زمین اُسکي زراعت میں في الفور
آسکے تو في الحال یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا کہ پیداوار کے حصول میں ترقي
هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے یہہ بات بهي درست هے
کہ اگر ضلع جدید کے زیادہ هونے پر انگلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم
اور عادت میں کسي طرح کا تبدل تغیر واقع نهو تو کهانے پینے کي چیزوں
کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفتہ رفتہ بهي هوکر [illegible]

ارزاني يكقلم فنا هو جاويگي اور آخركار ايسے هوجاوينگے جيسے كه وہ اب ديكھے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا كه باشندوں كي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر قضاكار محصولات دهك كي صورت پلٹ جاوے اور زراعت كا كام أن محصولوں كي خرابي سے پاك صاف هو جاوے تو أسي طرح كے نتيجے حاصل هونگے گويا انگلستان كي اراضي كي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاہ بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں كي عادت و قواعد ميں كچهه تبديل واقع نهو تو باشندوں كي تعداد ميں بيشي هوكر پيداوار اراضي كي قيمت پهر أسي درجه كو پهونچيگي جيسيكه اب هي *

غالب هي كه بلاد انگلستان ميں محصولات دهك كي موقوفي كا آخر نتيجه يهه نهوگا كه خام پيداوار كي قيمت ميں كمي واقع هووے بلكه يهه هوگا كه قيمت أسكي زيادہ هوجاويگي اسليئے كه باشندوں كے زيادہ هونے سے تمام زمينوں كي كاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں كي تعداد ميں ترقي هوگي أسيقدر اراضي كي پيداوار بهي زيادہ هوگي تو غالباً لوگوں كي دولت بهي بڑهيگي اور جب كه ايك ملك كي زمين كي بارآوري أس كي آبادي كي مناسبت سے بتائي جاوے يعني جب كه مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر كم زمين سے وہ مقدار پيداوار پيدا هوسكے أسيقدر اولى اور انسب هي اسليئے كه زراعت ميں خواہ صنعت ميں استحصال كي لاگت كے بڑے اجزا امدورفت كي وہ اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد أن خرچوں كي ملك كي أس وسعت پر محصور و موقوف هي جهاں پيداوار كي مقدار معين پيدا هوتي هي جسقدر كه انگلستان والوں كي محنت كار براري كرتے جاوے گي ويسي هي دنيا كي بازار عام ميں أنكي محنت كي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه أسكا يهه هوگا كه تمام اشياء كي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه أسكے پيداوار اراضي كي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان هماري تقرير ميں داخل نهيں اور همكو يقين واثق هي كه محصولات دهك كا آخر نتيجه يهه هي كه پيداوار خام كي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هي مگر جو كچهه همكو ثابت كرنا تها وہ يهه بات هي كه اِن محصولوں سے پيداوار مذكور كي قيمت زيادہ نهيں هوتي *

واضح هو کہ مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدني نتيجے نکلتے هيں چنانچہ اگر کسي ملک ميں مصنوعي جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کيا جاوے اور وہ جنسيں اُس ملک ميں جس آساني سے پيدا هوسکتي هيں اُسي آساني سے اُسکے قريب قريب بيگانہ ملکوں ميں بھي طيار هوتي هوں تو نهايت ضرور هی کہ اُس بيگانہ ملکوں کي اُس جنس کي آمدني پر اُسي قدر محصول بلکہ کچھہ زيادہ مقرر کيا جاوے جو اپنے ملک ميں مقرر کيا گيا اسلئيے کہ جو محصول اپنے ملک کي جنس پر مقرر کيا گيا اُس سے استحصال کي لاگت ميں اول بقدر محصول زيادتي هوگي اور دوسرے اُس تهوڑي مقدار کے پيدا کرنے کے زيادہ خرچ سے جسکي مانگ قيمت کی زيادہ هوجانے کے بعد باقي رهتي هی استحصال کي لاگت زيادہ هوجاويگي اب اگر بيگانہ ملک کي آمدني پر محصول مقرر نکيا جاوے تو اُسي ملک ميں استحصال کي لاگت ميں اس سبب سے تخفيف هوگي کہ بهت سي مقدار مطلوبہ کے پيدا کرنے ميں اُسکي مناسبت سے اُس ملک والون کا خرچ کم هوگا اپنے ملک کي اُن جنسوں کے پيدا هونے ميں اور اُنکے محصول ميں صرف تخفيف هي نهيں هوگي بلکہ دونو موقوف هوجاوينگے اور اصل نتيجہ يہہ هوگا کہ بيٹھے بٹهاے صفت کی قباحت پيدا هوگي مگر جب کہ اپنے ملک ميں پيداوار اراضي پر محصول مقرر هوتا هی اور بيگانہ ملک سے اُسي قسم کي پيداوار هاتهہ آسکتي هی مگر بيگانہ ملک کی آمدني پر بمقابلہ محصول اپنے ملک کے کوئي محصول مقرر نهيں تو صرف يہہ نتيجہ هوتا هی کہ اپنے ملک کي پيداوار کے جسقدر جزو پر نهايت زيادہ خرچ پڑتا هی اُسي قدر کي پيداوار موقوف هوجاتي هی يعني کهيتي کے سرمايہ کا وہ حصہ جو نهايت کم بار آور هوتا هی عليحدہ کرليا جاتا هی يا وہ صرف هوجاتا هی اور پهر دوبارہ قايم نهيں هوتا اور جو کمي کہ اس عمل سے ظهور ميں آتي هی اُسکو بيگانہ ملک کي آمدني سے پورا کيا جاتا هی مگر زيادہ مانگ کے باعث سے غير ملک کي لاگت استحصال ميں تخفيف هونے کي بجاے جيسيکہ مصنوعي جنسوں کي حالت ميں تخفيف هوتي هی اُسي طرح لاگت استحصال زيادہ هوگي جيسے کہ مانگ کي کمي کے سبب سے اپنے ملک کي لاگت استحصال گهٹائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي هی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس
تبدیل کے موافق نہیں ہوتي اور قیمت پھر اپني حالت اصلي پر عود
نہیں کراتي کہیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رہتي هی مثلاً بلاد
انگلستان میں جو بہاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا هی
اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول
مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چھوڑ دیتے
یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري
ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر
کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دھک انگلستان میں ادا کیئے
جاتے هیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا
اسکاٹ لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي
پیداوار کي آمدني کے سبب سے چھوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات
انگلستان میں محصولات دھک کے تابع هیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئي
جاتي هی اور زرلگان بھي اُن سے حاصل ہوتا هی اگرچہ محصول کي
گران باري سے پیداوار میں کمي ہوتي هی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي
آجاتي هے *

پہلے اس سے کہ محصولات دھک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر
مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي
جاتي هی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین هی کہ
محصولات دھک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتے
هیں مگر هماري راے میں اُسکے برعکس ہوتا هے *

واضح ہو کہ محصولات دھک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں
مخصوص هی وہ معین هی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا هی وہ معین
نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دھک کا کبھي زیادہ
نہیں ہوتا حال آنکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا
دسواں حصہ ہووے یا بیسواں حصہ ہووے بلکہ یہاں تک ممکن هی کہ
چوتھائي یا تہائي یا آدھا یا آدھے سے زیادہ بھي ہووے حاصل یہہ کہ
جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دھک حاصل
ہو سکتا هی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دھک دونوں

حاصل هو سکتے هیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کي قوت میں کچھه مشابهت نهیں هوسکتي چنانچه یهه بات بیشي لگان کي تمثیل ذیل سے واضح هوگي *

فرض کیا جاتا هی که ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم هی اور یهه دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے هیں اور یهه سب ضلع باهم مساوي المقدار هیں مگر اُن ضلعونکي یهه کیفیت هے که ایک سے دوسرا ضلع درجه بدرجه زر خیزي میں کم هی چنانچه ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعه سے دوسو کوارٹر غله پیدا هوتا هے اور اُسي خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجه بدرجه دس دس کوارٹر کے حساب سے غله کم پیدا هوسکتا هی یهاں تک که ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر هو سکتے هیں اب سمجھنا چاهیئے که ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دهک کے حاصل هوتے هیں اور کچھه لگان حاصل نهیں هوتا اور جبکه غله کا مول اسقدر زیادہ هو جاوے که نمبر دو کی کاشت هو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دهک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل هونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دهک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کي لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دهک میں چوهتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹهه کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دهک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دهک سے لگان زیادہ هوا اور اُسکي آیندہ زیادتي حیرت انگیز هوگي چنانچه جب نمبر چهه بونے جوتنے کے قابل هوگا تو محصول دهک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑھ سو کوارٹر هوگا اور جب نمبر سات کي زراعت کي نوبت پهونچے گي تو محصول دهک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دو سو دس کوارٹر هوگا اور جب نمبر آٹهه کاشت کے قابل هوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دهک اور دو سو اسي کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسی نئی زمینوں کی زراعت فرض کرنے کے جنکی زرخیزی درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک ہی زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکی پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کی مناسبت سے گھٹتی جاوے تو یہی نتیجہ ظاہر ہوگا ہاں یہہ ہماری غرض نہیں ہی کہ جو کچھہ ہمنے فرض کیا ہی ویساہی حقیقت میں ہوتا ہے بلکہ غرض یہہ ہے کہ ہماری فرض کی ہوئی باتوں سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہی جسپر واقعات وقوع میں آتے ہیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشی لگان اور بیشی محصول میں کیا مناسبت قایم رہتی ہی مگر یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئی جانی فرض کیئے مساوی المقدار ہوویں اور سرمایہ مساوی المقدار ہر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسی حال میں قربند کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظہور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسی ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا ہووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف ہووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ ہوگی اور محصول دھک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر ہو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹھہ کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر ہونگے نظربریں ایسی صورت میں محصول دھک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ محصول دھک اور زرلگان میں ایک ہی وقت میں بیشی نہیں ہوتی اسلیئے کہ جب اراضی پیداوار زاید پیدا کرنے کے لیئے کاشت کی جاتی ہی اُس سے پہلے ہی غایت درجہ کا لگان قایم ہوجاتا ہی اور اس وقت میں مانگ کی گرم بازاری ہوتی ہی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا ہونے پیداوار زاید کے محصول دھک کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی اور اسی وجہہ سے یہہ دستور ہی کہ جب اناج میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زلاتي هوتي هی اور شاید یهي وجهہ منجملہ اُن وجوہ کے هی کہ عوام‌الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهہ وجهہ بهي عوام کو منقوش خاطر هی کہ سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تنسیم دو تنسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو نے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نہیں هوئي چنانچہ ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهہ امر ممکن هی کہ صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقہ کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعہ کے مقابلہ میں قابض حال کي آمدني بہت کم هی خلاصہ کلام یهہ کہ یهہ بات بطور یک عام مسئلہ کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهہ شک و شبهہ نہیں کہ جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یهہ امر واضح هی کہ نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جهاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایہ کي قلت کے باعث سے زرلگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعہ ایسا نہیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچہ یهي باعث تها کہ جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے لیئے تجویز هوا اور اسي وجهہ سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکہ میں جهاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نہوا هماري راے

میں محصول دھک کا مقرر ہونا مناسب وقف تھا اگرچہ وہ تدبیر مملکت
کے خلاف ہوتا جو زمینیں کہ وقف کے ارادے سے دي گئیں وہ اُن زمینوں
کے درمیان میں جنپر خوب تردد ہوتا ھی خراب و افتادہ پڑي ھیں اور
اُنکے باعث سے آبادي کي ترقي موقوف رھي اور لوگوں کے آنے جانے میں
ھرج واقع ہوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کي دولت و سامان میں نقصان
آیا ھاں یہہ امر ممکن ھی کہ پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بہت سا
ذخیرہ حاصل ہو *

لگان اور منافع اور اجرت کي مقداروں میں کیا مناسبت ھی

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں اُن بڑے تین گروھوں کا بیان
ہو چکا جن میں پیداوار کي تقسیم ہوتي ھی اور وہ عام قاعدے بھي
مذکور ہو چکے جنکي رو سے اقسام پیداوار کي مالیت مقرر ہوتي ھی
اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ھی جنکي رو سے یہہ بات قایم ہوتي
ھی کہ زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگ اپنا اپنا حصہ کس
کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے ھیں یعني لگان اور منافع
اور اُجرت کي مقداریں باھم کیا مناسبت رکھتي ھیں *

اِصطلاحات

واضح ہو کہ ھمنے اُن مقررہ اصطلاحوں کي پیروي کي جنکي رو سے
زمیندار اور سرمایہ والے اور محنتي لوگوں کي قسموں پر تمام اِنسانوں کي
تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کي صنفوں پر کل زر محاصل کي
تفریق ہوتي ھی اور لگان کي ھم یہہ تعریف کر چکے ھیں کہ وہ زر محاصل
ھی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعہ سے خود بخود حاصل ہوتا ھی اور
اُجرت کي یہہ تعریف ھی کہ وہ محنت کي جزا ھی اور منافع
اجتناب کا ثمرہ ھی واضح ہو کہ بادي النظر میں یہہ تقسیمیں منفصل
معلوم ہوتي ھیں مگر جب غور سے نظر کیجاتي ھی تو وہ تقسیمیں اِتني
باھم مختلط ھیں کہ ھزار مشکل سے ایسي ترتیب اُنکي کر سکتي ھیں کہ

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاهیئے کہ ترتیب کا معاملہ واقعات کی نسبت زبان کے ساتھہ زیادہ علاقہ رکھتا هی چنانچہ صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر هم حافظہ کے امداد و اعانت کر سکیں تو همارا مطلب پورا پورا حاصل هوجاویگا *

هم اُس مضمون پر دوبارہ توجهہ کرکے جسپر پہلے اِشارہ کر چکے هیں گفتگو شروع کرتے هیں یعنی اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم هوتا هی کہ فلاں آمدنی کو لگان کہنا چاهیئے یا نہیں چنانچہ جب کسی کاشتکار هوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین ٹھیکہ پردیجاتی تو ایسا اِتفاق اکثر هوتا هی کہ اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستی اور ترقی نصیب هو جاتی هی اور اسی وجهہ سے بعد انقضاے میعاد ٹھیکہ کے پہلے زمانہ کی نسبت زمیندار کو لگان زیادہ حاصل هو سکتا هی مثلاً جس دلدل کی زمین سے ایک روپیہ فی ایکڑ سالانہ حاصل هوتا تھا بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعنی زراعت کے قابل یا چرائی کے لائق هوئی یہاں تک کہ فی ایکڑ بیس روپیہ سالانہ کی لیاقت حاصل هوگئی تو اس محاصل زاید کو لگان کہنا چاهیئے یا منافع واضح هو کہ یہہ بیشی محاصل کی زر خیزی زاید کے سبب سے جو اراضی کو بالاستقلال عارض هوئی ظہور میں آئی اور زمیندار اس بیشی کو بغیر سہنے کسی تکلیف کے حاصل کریگا غرضکہ اس بیشی محاصل اور لگان سابق کی صورت میں کچھہ تمیز نہیں هو سکتی اور برخلاف اُسکے بیشی مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئی اِسلیئے کہ اُسنے غرض بعید یعنی ترقی اراضی کے واسطے وہ محنت لگائی جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مہیا کرنے میں صرف کر سکتا تھا چنانچہ اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپنی کاشت میں لاتا اور اُسکی درستی اور ترقی مستقل کے لیئے وہ محنت صرف کرتا تو اُس ترقی سے جو محاصل زاید حاصل هوتا وہ صریح منافع کہلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یہہ معلوم هوتا هی کہ جب کاشتکار کے ترقی دینے سے محاصل زاید پیدا هوتا هی تو وہ بھی نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے کہ حقیقت میں ایسی ترقی کے سامان اُسی طور پر سرمایہ کے نام سے نامزد هوتے هیں جیسیکہ جہاز اور کپڑے کے کارخانہ سرمایہ میں داخل هیں مگر یہہ

سوال ہو سکتا ہی کہ ترقی کا سامان کس شخص کا سرمایہ ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ وہ سامان پٹہ داری کے زمانہ میں کاشتکار کا سرمایہ تھا اور بعد انقضاے میعاد پٹہ کے زمیندر کا سرمایہ ہوگیا اِسلیئے کہ ترقی مذکورہ کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیلہ سے خرید کیا کہ اُس نے پٹہ داری کے دنوں میں لگان کے زیادہ نکرنے کا عہد کیا تھا *

ہاں یہہ استفسار اب ہم سے ہوسکتا ہی کہ ہر ضلع میں جہاں زراعت بخوبی ہوتی ہی جس جس ترقیکے ذریعہ سے اراضی کی مالیت کو ترقی نصیب ہوئی کیا اُن سامانوں کا نام سرمایہ ہونا چاہیئے اور نام اُن سامانوں کا ہمیشہ کے لیئے یہی چلا جاوے ضلع لنکنشائر میں زمینداری کے جس علاقہ کی زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹہیک ٹہاک کیا اُس علاقہ کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے ہیں کیا اُس محاصل کو لگان کہنے کے بجاے اُس سرمایہ کا منافع کہنا نچاہیئے جو اراضی مذکورہ کی بر آمد پر پندرہسو برس گذرے خرچ ہوا تھا جواب اس سوال کا یہہ ہے کہ لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کی غرض سے اُسوقت زایل ہوجاتاہے کہ وہ سرمایہ جسکی بدولت محاصل حاصل ہوتا ہی ایسے شخص کی ملکیت میں ہبہ یا وراثت کے ذریعہ سے آوے جسکے اجتناب اور سعی و کوشش سے وہ سرمایہ حاصل نہوا تو چنانچہ جہاز بنانیکے کارخانہ یا مال اوتارنیکی جگہہ یا گہاٹ سے یا نہر سے جو محاصل حاصل ہوتا ہی وہ انکے بنانے والے کی نسبت منافع گنا جاتا ہی اس لیئے کہ جو اجتناب اُسنے سرمایہ کے برتنے میں استحصال کی مراد سے اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں اُسکو صرف نکیا تو وہ محاصل عوض اُس اجتناب کا ہی مگر اُس شخص کے وارث کی نسبت وہ محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے ہوجاتا ہی کہ وہ اُسکو خوبی قسمت سے بلا تردد ہاتھہ آیا ہاں یہہ کہا جاسکتا ہی کہ وارث کے واسطے بھی وہ محاصل اُسکے اجتناب کا بدلا ہی اس لیئے کہ اُسنے جہاز بنانیکے کارخانہ وغیرہ کو بیچ نہیں کیا اور اُسکی قیمت کو عیش و نشاط کے سامانوں میں نبرتا مگر یہہ بات ہر قسم کی ملکیت قابل انتقال سے منسوب ہوسکتی ہی اسلیئے کہ ہر قسم کی ملکیت فروخت ہوسکتی ہے اور حاصل اُسکا صرف کیا جاسکتا ہی غرض کہ جو بنیاد ترتیب کی آخر

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رہی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بھي کھنا چاھیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بھي واضح ہو کہ ایسے کام بہت کم ھیں جنمیں جسماني یا نفساني بڑي بڑي قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا ھو اور استعداد سے ھرکام بطور معقول اور کمال آساني سے ھوسکتا ھی نظر بریں اکثر ایسا پایا جاتا ھی کہ جس جنس کو کوئي اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا ھے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا ھی مول اُسکا اوسط درجہ کي قیمت سے زیادہ ھوتا ھی مگر اُسمیں اوسط درجہ کي محنت سے محنت کم لگتي ھی مثلاً جیسے کہ سروالٹراسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گھنٹہ في یوم کي محنت سے ایک پوري کتاب تصنیف کرسکتے تھے اور اُس کتاب کے لکھنے سے پانچھزار یا دس ھزار روپئے حاصل کرسکتے تھے باقی اور کوئي مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواري سے تصنیف کریگا اور ھزار دشواري سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا ھوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسي محنت کرنیوالے کو حاصل ھوتاھے جسنے بڑي استعدادوں کي امدٰد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاھیئے یا اجرت واضح ھو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل ھوتا ھے اسلیئے وہ لگان معلوم ھوتا ھی مگر جوکہ شرط اُس کے حصول کي محنت بھي ھی اس لیئے وہ اجرت معلوم ھوتا ھی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بھي کہہ سکتے ھیں جو محنتي حاصل کرتا ھی اور اجرت بھي کہہ سکتے ھیں جو مالک قدرتي ذریعہ کا پاتا ھی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا ھونے اوسط اجرت کے کچھہ باقي بچتا ھی تو وہ فاضل قدرت کي بخشش ھی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجھا اسي وجہہ سے ھم انفاقي منافع کو بھي صحیح طور سے لگان کہہ سکتے ھیں یعني وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور توددات کے سرمایہ والے کو حاصل ھوتا ھی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگھاني سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل ھوجاتا ھی جنکے پاس لڑائي کے سامان آمادہ رھتے ھیں یا جب کوئي شخص

شاهي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے هاتهہ آتاهی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رهتے هیں اگر کوئي کهان کهودنے والا اینگلسي جزیرہ کا تانبی کي کهان میں چاندي کي کهان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو هاتهہ آوے وہ بهي منافع اتفاقي میں داخل هی اگرچہ یہہ ضرور هی کہ اس چاندي کا حصول بهي اجتناب اور محنت کے ذریعہ سے هوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي المقدار وہ تانبا هوتا اور جو چاندي سے زیادہ قیمت ملیگي وہ قدرت کي بخشش کهلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجها جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار هی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم هیں کہ اُنمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکهیں اور بلا اهتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال هی کہ اُنهي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل هیں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگیري میں اگر یکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنمیں بهي خرابي آجاتي هی غرض کہ معمولي قاعدہ یہہ ٹهرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ هی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور هووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي هوتا هی اور جو شخص اِستعمال کا اهتمام کرتا هی تو اُسکو یہہ بات لازم هی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹهاوے یعني کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم هی کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چهوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں رهنے سہنے کي اور موسم کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹهاوے جنکے ساتهہ اُسکا میل جول ضروري هووے اور اکثر اوقات ایسي باتوں کو بهي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نہیں اور جس حالتمیں استعمال مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت پڑتي هی تو یہہ سمجها جاتا هی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادي کے واسطے بهي محنت ضروري هوتي هی جسمیں خصوصاً علم اور اچهي عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست اور نیکنامي داخل هیں اور یہہ ایسا سرمایہ هی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا هی اور اُسکا محاصل بهي زیادہ ملتا هی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں هوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نہیں ملتي اِسلیئے جب

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاهیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزء کو اُجرت پکارنا چاهیئے جو غیر سرمایہ‌دار محنتی کی مقدار محنت اور تکلیف کا کافی معاوضہ ہوتا ہی اور جبکہ سرمایہ والے کی بڑی قدرتی استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل ہووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کی بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی جو سرمایہ کے اِستعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولی سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولی اُجرت کے جو اُسکی محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائی غیر معمولی فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسی پائی گئیں جن میں سرمایہ والے کی محنت کا معاوضہ اُسکی اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رہتی ہی جیسے ہنڈوی کی دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام ہے کہ ہنڈی کی متی پوری ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ فی صدی سالانہ کے ہنڈی کی بابت کاٹ لیتا ہی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کی فی صدی چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتی رہتی ہی اور کبھی اڑھائی روپیہ تک بھی گھٹ جاتی ہی بادی‌النظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبھے کی بات اِسلیئے معلوم ہوتی ہی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رہا جو روپیہ اُسمیں برتا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھی منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایسا ہی ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگانا پڑے تو کوئی شخص اُسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاری رہتی ہی تو وہاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑی تھوڑی مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رہتا

هی چنانچہ اِنگلستان میں کوئي علاقہ بیع یا رهن هوتا هی جب تک اهل قانون کي معرفت تکمیل اُس معاملہ کي نہیں هوتي تب تک رهن و قیمت کا روپیہ مہاجن کي کوتھي میں جمع رهتا هی اور وہ روپیہ کسي معاملہ دیرپا مین لگایا نہیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی کہ ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک هفتہ کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت یہہ هی کہ اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نہایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمدہ بات هی حاصل یہہ کہ هنڈوي والے کا یہہ کام هوتا هی کہ اُس روپیہ کو هفتہ هفتہ کي میعاد بلکہ کبھي کبھي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا هے اور اُسي روپیہ کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مہینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً دو روپیہ فیصدي کے سود سے روپیہ لیا اور تین روپیہ کي شرح سے قرض دیا *

یہہ امر ظاهر هے کہ اس اوکھے کام میں بہت سي معلومات اور نہایت هوشیاري چاهیئے چنانچہ صراف مذکور کو یہہ لازم هے کہ اکثر بڑے بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکھے تاکہ اُن لوگوں کے هنڈي پرچہ کي سکار و لکھت کي قدر و منزلت سے آگاہ رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازہ رکھے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني هوشیاري درکار هے کہ روپیہ کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر هوني چاهیئے کہ دوسروں کا روپیہ عین اقرار پر ادا کرے یہہ معلومات اور وہ فہم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وہ اُن معلومات کو کام میں لاتا هی اُسکا غیر مادي یا ذاتي سرمایہ گني جاتي هیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایہ کا بھي اُسکے پاس موجود هونا ضروري هے اور موجود هونے سے یہہ غرض نہیں کہ وہ روپیہ اُس پیشہ میں لگاوے اِسلیئے کہ کوئي شخص ایسے کام میں روپیہ اپنا نہیں لگاتا بلکہ اس واسطے چاهیئے کہ لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهی اور جو سود وہ صراف دیتا هی وہ اتنا تھوڑا هوتا هے کہ اُسکي داد ستد کرنے میں کچھہ بھي جوکھوں هووے تو کوئي شخص اُسکو روپیہ قرض ندیگا نظر بریں صراف مذکور کے واسطے یہہ وثیقہ نہایت عمدہ هے کہ اُسکي یہہ شہرت قایم رهے کہ وہ بڑا سرمایہ والا هے تاکہ جب کبھي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگھاني پڑے تو اپنے سرمایہ سے لوگونکا قرضہ ادا کرے اور اُسکو یہہ امر ضرور چاهیئے

که وه اپنے سرمایه کو ضایع نکرے بلکه اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانه کو اپنے خرچ میں لاوے علاوه اسکے جو ساکهه اُسکي اس سرمایه سے هوتي هی وه علحده فائده هی *

فرض کیا جاوے که ایک هنڈي والے کا سرمایه دس لاکهه روپئے هیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیه سود پر قرض دے رکهے هیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت هوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت منڈي کے مقدمه میں حاصل هی که ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکهه روپیه في صدي دو روپیه سود پر لے سکتا هی اور اُس روپیه کو تین روپیه في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا هی اور جب که اُسکو اس کام میں چالیس هزار روپیه سالانه حاصل هوگا تو یهه روپه اجرت هی یا منافع هی *

علی هذالقیاس انگلستان میں جس سرمایه کے استعمال سے سرمایه والے کو دس روپیه في صدي حاصل هوسکتے هیں تو ایسا اتفاق اکثر هوتا هے که وه شخص اُس سرمایه کو جزیره جمئیکا یا کلکته میں کسي کام میں لگاتا هی اور پندره بیس روپیه في صدي حاصل کرتا هے اگر سرمایه والا اپنے پانچ لاکهه روپیه لیکر جزیره جمئیکا میں جاوے اور وهاں کي آب وهوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یهه معاوضه ملے که اُسکي آمدني پچاس هزار روپیه سالانه سے زاید هوکر پچهتر هزار روپیه کو پهونچے تو یهه پچیس هزار روپیه زاید اُسکي اجرت هیں یا منافع هیں *

هاں اسمیں کچهه شک شبهه نهیں که منجمله ان پچیس هزار روپیه زاید کے جس جزو کے ذریعه سے کسي بے سرمایه والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاهیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ هزار روپیه في سال هوسکتے هیں باقي بیس هزار روپیه کو هم صحیح طور سے اجرت کهه سکتے هیں جسکو پانچ لاکهه روپیه کا قابض پاسکتا هی اور منافع بهي قرار دے سکتے هیں جسکو وه شخص پاسکتا هی جو جزیره جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي هی *

آدم اسمتهه صاحب کي رائے میں وه روپیه منافع میں داخل هے چنانچه وه فرماتے هیں که شاید یهه خیال هوتا هی که سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت یعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقیقت یہہ هی کہ منافع ایک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذریعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قیمت کي مقدار یا سختي یا هوشیاري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نہیں چنانچہ مستعمل سرمایہ کي مالیت پر منافہ کا حصر هوتا هی یعني منافع کي کمي بیشي بقدر کمي بیشي سرمایہ کی هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت یہہ فرض کیا جاوے کہ منجملہ اُنکے ایک آدمي دس هزار روپئے کا سرمایہ اور دوسرا تہتر هزار روپئے کا سرمایہ ایک ایسي جگهہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فیصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمایہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پہلے شخص کو هزار روپیہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تین سو روپیہ سالانہ منافع کي امید هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قریب قریب بلکہ ایکساں هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں میں ایسي قسموں کي محنتیں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هیں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قیمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقیح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشیاري کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُسکے اعتبار اور دیانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمایہ سے کوئي معین نسبت نہیں رکهتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمایہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي یہہ امید اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمایہ سے ایک حساب معین کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتیب مذکورہ بالا کو قرین مصلحت سمجهہ کر قرار دیا یعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کہنا چاهیئے اور جو مشقتیں کہ محنت سے تعلق رکهتي هیں وہ مفہوم محنت میں داخل هیں مگر وہ محاصل زاید جو محنتي اپنے سرمایہ کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوہ اس ترتیب کي آدم اسمتهہ صاحب نے انتخاب مذکورہ بالا میں کمال لیاقت سے تحریر فرمائي هیں *

اب ذکر اُس تمثیل کا پهر کیا جاتا هی جس میں یہہ فرض کیا گیا کہ سرمایہ والا پانچ لاکهہ روپئے لیکر جزیرہ جمئیکا میں گیا تو وهاں اُسکو

پچیس ہزار روپئے سالانہ کے حساب سے محاصل زاید حاصل ہوا یعنی
یہہ امر ظاہر ہی کہ اگر کوئي دوسرا سرمایہ والا دس لاکھہ روپئے لیجاوے
تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس ہزار روپئے زاید اُسکو
ہاتھہ اوینگے اور اس حصول کے واسطے یہہ امر ضروري نہیں کہ دوسرے
شخص کو پہلے شخص کي نسبت زیادہ محنت پڑیگي بلکہ حقیقت
میں کم محنت ہوگي اور یہہ انتظام بہتر معلوم ہوتا ہی کہ محض
محنت کے معاوضہ کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضہ کا نام
سود رکھا جاوے اور مجموعہ اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و
محنت کا معاوضہ ہوتا ہی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکور
سے یہہ لازم آتا ہی کہ سرمایہ والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک
وہ لوگ جو بیکار بیٹھے رہتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں
پھنسے رہتے ہیں چنانچہ پہلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع
ملتا ہی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں
پیش آتي ہیں وہ ایسي بڑي ہوتي ہیں کہ اگرچہ تمام امور
زیادہ تر صحیح ہو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا
کافي عوض نہیں ہوتا نظر بریں ہم اُس تمام محاصل کو مفہوم منافع
میں داخل کرتے ہیں جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن
اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي ہوئے اور وضع کرنے اُس کافي
روپئے کے جو سرمایہ والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقہ سے ہاتھہ
لگتا ہی حاصل ہوتا ہی مگر ایک باب میں آدم استھہ صاحب سے
مخالفت کرني پڑتي ہی اسلیئے کہ اگرچہ آدم استھہ صاحب
یہہ کہتے ہیں کہ کسي ملک کے رہنے والے جو مفید علم و لیاقت رکھتے
ہیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل ہیں اور وہ
اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایہ کے ہوتے ہیں مگر
جو محاصل اُس سرمایہ سے حاصل ہوتا ہی آدم استھہ صاحب اُسکو
عموماً اُجرت کہتے ہیں چنانچہ پہلي کتاب کے دسویں باب میں وہ لکھتے
ہیں کہ سرمایہ کے مختلف استعمالوں سے جن معمولي شرحوں سے منافع
حاصل ہوتي ہیں وہ مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

به نسبت زیادہ قریب قریب هوتي هیں چنانچه جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا هی وہ دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بهت زیادہ هی انتهی *

هماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکه حاصل سرمایه اُنکي اصطلاح میں منافع کهلاوے منجمله اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے هیں نهایت جزء قلیل اُجرت کے نام سے نامزد هو سکتا هی اِسلیئے که منجمله اُنکے جو پیشه والا چالیس هزار روپئے سالانه کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا هی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپئے في سال کافي هو سکتي اور منجمله اُنتالیس هزار چهه سو روپئے باقي کے تیس هزار روپئے جو بڑي عمدہ لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجه هی بنام لگان قرار پاسکتے هیں اور باقي اُس شخص کے سرمایه کا نفع هی اور اس سرمایه میں وہ علم و عادات اور حسن اعمال اور فهم و فراست شامل هیں جو اُسکو پهلے بهت سے خرچ و محنت کے ذریعه سے حاصل هوئي تهیں اور نیز وہ توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل هی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تها *

راے مذکورہ بالا کے مطابق یهه بات لازم آتي هی که جب لوگوں کي حالت میں ترقي هوگي تو وہ محاصل جو منافع هوتا هی اجرت سے بهت زیادہ هوتا جاویگا اس لیئے که بلاشبهه جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي هوگي هر شخص ایسي تعلیم پاویگا که اُس سے اُسکي قوت کاسبه ترقي پاتي جاویگي چنانچه جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے هیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے هوسکتے هیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت هوتي هی وہ کام حسب ترقي قواے مذکورہ کے جو صغر سني میں زیادہ معقول طور سے هوگي نهایت عمدہ هوا کریگا گاہ گاہ اسبات کي شکایت سني جاتي هی که شهر لنڈن اور اُسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافته لوگوں نے انگریزوں سے چهوٹے کام چهین لیئے هیں مگر شکایت مذکورہ کے سنے سے همکو اسلیئے خوشي حاصل هوتي هی که یهه امر اُس سے ظاهر

هوتا هی که انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وه عمده کاموں کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وه پتهر توڑتا اور متي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نهایت عمده معلوم هوتي هی مگر جهانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي هی یا جهاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں تک نهیں پهونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فهم و فراست کا سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بهت زاید نهیں بلکه بار آوري میں بهي بهت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نهیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بهي بهت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پهونچتي هے اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نهایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان کے پانے والے چوتهائي سے بهي بهت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یهه هی که انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے مادي سرمایه کا سود ایک تهائي بهي نهیں هوتا اور باقي سب سرمایه ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نهیں اِسلیئے که یهه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف هي چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بهتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و هوا وغیره اِنگلستان کي آب و هوا وغیره سے گهتکر نهیں هی ایرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وه بهت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو
دریاے ٹرنٹ کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھ
خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تھوڑے عرصہ
میں † کانات کي مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایہ کے نہونے
سے مفلس ہونے کي اصلي وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور
حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم
و دانش کي تربیت نہیں ہوئي جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ
رہیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي
حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانوني
تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتي ہیں بالکل بے اثر
نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجہ بھي نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ
وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور
حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام
اور مصر اور شمالي حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھي
اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہي ہی کہ وہ ملک اب ایسے
لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم
و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں
کافي وافي نہیں رکھتے اسي باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں
کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت
پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي ہی اُسنے صرف ایکھي طریقہ سے بہت
سي استعانت کي ہی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بڑي
جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے
قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصہ ایسا نہیں ہی جسکي
تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھي ہوئے ہوں وہ تمام
نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرہون منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم
اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھي نہایت
ناتربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تھي اور امر احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بھي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل هی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وہ قیمت هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي هی اور علاوہ اُسکے یوں بھي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں کہ وہ وہ پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هی جس سے کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور هی کہ ایسي اراضیات مختلف‌التوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹھہ کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل هونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل هووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي هووے ایسا هي هوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاهر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل هوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هو جو عموماً هاتھہ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع هوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ هوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجہ یہہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممد و معاون هی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نہایت جفاکش هوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطه میں آباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بھي اشنا نہوں باوجود بہت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تہریں گی تو اُس مسئله کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وہ اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وہ لکھتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کہتے هیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نہیں هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یهه امر عجیب هی که زمیں کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان متصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجھتے هیں اگر هوا اور پاني اور بھاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بھي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف اُستعمال میں آتے اسلیئے زیادہ هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نہوتي غرض که آدمي نہایت عرق ریزي سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نرهتي *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائدہ سمجھي جاوے تو یهه امر خواهش کے قابل هی که جو کلیں هرسال میں نئي طیار کیجاویں وہ پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیھئے

ہونے اسبابوں کي ماليت بلاشبہہ زيادہ ہوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچھي بارآور کليں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل يہہ کہ قدرتي محنت کي قيمت بايں وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام ديتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کيجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑھاويگي اور جہاں کہيں وہ بہت فياضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استعانت مفت کرتي ہی انتہی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب يہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل ہوتي ہی يعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہيئيں اُن سے زيادہ لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہيں ہوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رہتي ہی ہميشہ روز افزوں ترقي کي جانب مايل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي يہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمايہ کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑہتي جاتي ہے يا يہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم ہونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي ہوجاتے ہيں يا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ يہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑ موجود ہيں کہ اوسط محنت کے ذريعہ سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا ہوسکتے ہيں اور يہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک ميں ايسے دس لاکہہ ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زيادہ نہيں اور ايسي ہي يہہ بات کہ جو کچھہ ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زيادہ ہو کہ ايک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور يہہ امر کہ تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نہيں کہ جو کچھہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطہ يا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي هے لگان پيدا کرنے کے واسطے بهلائي اور برائي دونوں کاهونا ضروري و لابدي هی چنانچہ بهلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا هی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجہہ کیا مگر برائی کے نہ بڑهنے بلکہ اُسکے کم هو جانے پر بهي لگان بڑه سکتا هی جیسے کہ اگر کوئي مالک جائداد اپني خواهش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بہت سا بڑهائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت هوگي بلکہ یہہ بات کہي جاوے گي کہ باعث اُسکا بہ نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور هی اور یہہ بات تسلیم کے قابل هی کہ اگر هم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وهي باقي رهی تو لگان بہت کم هو جاویگا اور اُن تهوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر هوتي هی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے هاں اگر هماري آبادي بهي تگني هو جاوے تو لگان بہت بڑه جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست هو جاویگي اور کوئي گروه خراب نهوگا بلکہ حقیقت میں اور گروهوں کي حالت بهي ترقي پاویگي اسلیئے کہ کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیاده هوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں هو جاویں گي اور ترقي پاوینگي اور اگر آبادي تگنے هونے کي جگہہ دوگني هو جاوے تو ملک کي حالت اور بهي عمده هو جاویگي اگرچہ لگان کي ترقي اُس قدر نهوگي جو آبادي کے تگنے هو جانے پر هرتي مگر پهر بهي بہت هوگي علاوه اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پہلے زمانہ کي نسبت کمال افراط سے هونگي واضح هو کہ جو کچهہ بیان کیا گیا وهي ایک سو تیس برس گذشتہ میں بلاد انگلستان میں واقع هوا چنانچہ اٹهارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب اور زمین کي پیداوار سہ چند بلکہ چار چند هوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بهي زیاده بڑها مگر ترقي لگان کے ساتهہ اُجرت کي بهي بلاستثناء شراب وغیره چند چیزوں کے جنپر خاص محصول لگتي هیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے هیں ترقي هوئي چنانچہ مصلقي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زيادہ اناج پاتے هيں اور منجملہ کارخانوں کي چيزوں کے نہايت مفيد مفيد چيزوں ميں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زيادہ حاصل کرسکتے هيں کيا اب يہہ انصاف سے کہا جا سکتا هی کہ لگانوں کي ترقي کا يہہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم ديا اور امداد قدرت کي قيمت اِسليئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنايتوں ميں زيادہ دست کش هوئي هاں يہہ بات راست هی کہ اگر پيداوار زمين کي قيمت تگني هونے کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑهتا اور يہہ بات بهي ايسي هي راست هی کہ اگر تگني هونيکي جگہہ وہ پيداوار اپني حالت پر قايم هوتي تو بهي لگان نہ بڑهتا حاصل يہہ کہ قدرت کي محنت کي قيمت وصول هونے کے ليئے جو شرط ضروري هی وہ بقول وکارڈو صاحب کے يہہ نہيں کہ امداد اسکي تهوڑي هو بلکہ يہہ هے کہ امداد اُسکي بيحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذريعہ سے لگان حاصل نہيں هوتا بلکہ قدرت کے ذريعہ سے هاتهہ آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لينيوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصر نہيں زمين يا اور کسي قدرتي دريعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دينے پر لوگ راضي هوتے هيں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دينے پر مجبور هوتے هيں اور اِسليئے کہ لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هی جو پيش کيجاتي هی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هيں مقبوضہ قدرتي ذريعوں کي خدمات کي قيمت، وہ شخص ادا کرتا هی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسليئے کہ لينے دينے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف هوتے هيں کہ اگر ايک آدمي ٹهيکہ پر نہ ليگا تو دوسرا آدمي لے ليگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہيں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہيں چنانچہ کم سے کم اور زيادہ سے زيادہ هو سکتا هی بلکہ اُس مقدار پر منحصور هی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذريعوں کو خاص خاص قوت پيداوار عنايت کي اور اُن ذريعوں کي اُسن تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ ميں هو جو اُن ذريعوں کے لگان لينے کے قابليت رکہتے

هيں اور اُسپر راضي هيں نيويارک کے پاس هوس کي زمين اب دس
هزار روپئے في ايکڑ بکتي ہي جو صدي گذشته ميں دو روپيه دو آنه چار
پائي في ايکڑ بکتي تهي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بيشي کے سببوں کا بيان

واضح هو که اُجرتيں اور منافعے اکثر باتوں ميں لگان سے مختلف هيں
چنانچه وه دونوں نهايت کم اور نهايت زيادہ هو سکتے هيں اور نهايت کم
اِس سبب سے هوتے هيں که هر ايک اُنميں سے ايک تردد اور جانکاهي
کا نتيجه هوتا هی بيان اسبات کا نهايت دشوار هی که منافع کا ادنی سے
ادنی درجه کيا هی مگر يهه امر صاف واضح هي که هر سرمايه والا اپنے
سرمايه کے استعمال غيربارآور اور اُسکے حظ بالفعل ميں اُتهانے سے بچنے کے
عوض ميں ايسے معاوضه کا مستحق هوتا هی که وه اسقدر قليل سے کچهه
زيادہ هووے جو نهايت کم سے کم قياس ميں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا
ادنی درجه هميشه کے ليئے وه تعداد قايم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں
کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسليئے که نرخ اُجرت کا بہت
کچهه مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمايه پر منحصر هی تو
بڑي بڑي اُجرتيں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پيدا کرليتے
هيں چنانچه بڑي بڑي اُجرتيں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں
کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمايه کي ترقيوں سے آپ سے
آپ گهٹ جاتے هيں اِس کتاب کے کسي اگلے حصه ميں واضح هوگا
که اگر تعداد اُس سرمايه کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے ميں صرف کيا
جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی
تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑهتي هی اور سرمايه
کي تعداد اور قيمت کي پيداواري ويسي هي قايم رهتي هی تو اُجرتيں
کم هو جاتي هيں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑه جاتي هيں تو
دونوں کم هونے پر مائل هوتي هيں اِسليئے که وه دونوں پہلے زمانه کي
نسبت اُن قدرتي ذريعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکهينگے جنکي
خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی اگرچه اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلی درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہیں مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسی ملک میں فیصدی پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاری نہیں رہا اور کہیں ایسی شرح سے اُجرت جاری نہیں رہی جس سے محنتی کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کی پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دی ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصانؔ و فائدے ایک ہی مقام پر یا تو بالکل مساوی ہوتی ہیں یا برابری پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئی پیشہ کسی مقام میں باقی پیشوں کی نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمی ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقی پیشوں کے فائدوں کی برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتی ہی جہاں کاروبار قدرتی قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسی آزادی ہوتی ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھی تبدیل اُسکی چاہے تو اُسکو بدل بھی سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کی طبیعت مفید پیشہ کی جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتی ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکی یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھی واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمی کی یہہ خواہش طبعی کہ اپنی عقل اور جسمی قوتوں اور پوری استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو امادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتی ہی چنانچہ مطالب تجارت کی نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پڑوس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور یورپول کی تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کی بدولت لندن اور کلکتہ کی تجارتوں کے فائدے مساوی ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچه ایک جنرل کو ایک سپاهي کي آدهي مشقتوں سے بهي کم اُٹهاني پڑتي هیں اور تنخواه اُسکي سپاهي کي تنخواه سے سوگني هوتي هی اور ایسے هي وکیل لاکهه ڈیڑ لاکهه روپیه سال کماتے هیں اور نقل نویس هزار محنت اور دشواري سے هزار روپیه سالانه پیدا کرتے هیں اور هم دیکهتے هیں که سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یهه حق حاصل کرنے پر بهت سا روپیه خرچ کرتا هی که سرکاري کاموں میں وه تین روپیه سیکڑه سالانه پر سرمایه لگاوے حالانکه اگر دوکاندار في سیکڑه بیس روپیه سے کم پیدا کرے تو یهه سمجهتا هی که معقول کمائي نهیں هوئي اور جب که هم دیکهتے هیں که لندن کا ساهوکار في سیکڑه سات روپیه پر راضي هی تو شریک اُسکا جو کلکته میں لین دین کرتا هي پندره روپیه سیکڑه چاهتا هي *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعه سے یهه دریافت هووے که مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا هوتي هے

واضح هو که اختلاف مذکوره بالا کسیقدر اصلي هیں اور کسیقدر ظاهري هیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وه اثر هی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر هوتا هی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي هی جو مزدور اور سرمایه والے کو اجتناب و محنت کے علاوه عارض هوتے هیں اور کسیقدر وه دشواري هی جو محنت و سرمایه دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل هونے میں پیش اتي هی اور یهه ایک ایسي دشواري هي که وه کچهه قدرتي هرج مرج اور کچهه انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا هوتي هی اور یهه بات یاد رهے که بیان ان سببوں کے اثر کا جو ایک هي ملک مین محنت اور سرمایه کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر هونا هی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یهه بات فرض و تسلیم کرکے که اجرت اور منافع کي فلاں فلاں اوسط شرح هی اُن سببوں کي توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعه سے اوسط شرحیں قایم هوتي هیں یعني اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یهه بات طے هوتي هی که وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کي اوسط شرح کیا هوتي هی هم پہلے بیان کرچکے که اس علم میں اصول مختلفه کا آپس میں منحصر هونا منجمله مشکلات اس علم کے ایک بڑي مشکل هی اور یهه اصول مختلفه کا اپسمیں منحصر هونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا هی که شافي بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقه رکھتے هیں بدون اسکے ممکن نهیں که جو سبب منافع سے متعلق هیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی‌الامکان هم اُنکو مخلوط نهونے دینگے اور واضح هو که اجرت کے مقدمه سے بحث اس لیئے شروع کرتے هیں که وه مضمون بهت کچهه علیحده بیان هو سکنے کے قابل هی *

بیان اسبات کا که اجرت کے ساتهه جب الفاظ گران اور ارزاں استعمال کیئے جاتے هیں تو اُنکے کیا معنے سمجھے جاتے هیں

هم بیان کرچکے که اجرت وه معاوضه هی جو محنتي آدمي کو جسماني اور نفساني استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل هوتا هی معاوضه مذکوره کي کم و بیشي کي حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کها جاتا هی اور تین مختلف پیمانوں سے وه کمي و بیشي اندازه کیجاتي هی پس گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا هے *

اول یهه که اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کها جاتا هي جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا هے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نهیں کیا جاتا جو اُس روپیه سے خرید کیجاتي هیں چنانچه جب هم یهه بات کهتے هیں که بلاد انکلستان میں

هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت زیادہ هوگئي تو یهي مناسبت مراد هوتيْ هی اسلیئے که مزدور لوگ آج کل بارہ آنه سے ایک روپیه تک في یوم کماتے هیں اور اُس زمانه میں تین آنه في یوم کماتے تهے *

دوسرے یهه که اجرتوں کي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں کي مقدار اور قسم کے هوتي هی جو محنتي کو اجرت میں ملتی هیں اور روپیه پر وهاں نظر نهیں هوتي چنانچه جب یهه کهتی هیں که انگلستان میں هنري هفتم کی عهد سلطنت سے اجرت کم هوگئي تو یهي مناسبت غرض هوتي هی اسواسطی که جب مزدور في یوم گیهوں کے دو پک † کماتا تها اور اب صرف ایک پک کماتا هی *

تیسرے یهه که گرانیْ اور ارزاني اُنکي بلحاظ اُس مقدار اور حصه کے هوتي هی جو مزدور کو اُسکي محنت کي پیداوار سے حاصل هوتا هیْ اور اُس پیداوار کي کل تعداد پر نظر نهیں هوتي *

پہلے معنی عام پسند هیں باقي دوسرے معنی وہ هیں جسکو آدم اسمتهه صاحب نے اختیار کیا اور تیسرے معنے وہ هیں جنکو رکارڈو صاحب نے رواج دیا اور اُنکی اکثر پیرووُں نے بهي وهي رائج رکهے مگر همارے نزدیک یهه معنی نهایت برے هیں اور رکارڈو صاحب کيْ اُن انوکهي اصطلاحوں میں سے معلوم هوتے هیں جنکو اُنهوں نے اس علم میں رایج کیا چنانچه یهه معنے اُن حقیقتوں سے جو محنتي لوگوں کے حالات سے نهایت علاقه رکهتی هیں هماري توجهه کو روک رکهتي هیں گو هم اجرت کے مضمون هي پر بحث و تکرار کرتے هوں کیونکه اسباب کے دریافت کے لیئے که مزدور کي اجرت گراں هی یا ارزاں همکو بجاے یهه تحقیق کرنے کے که اُسکو بري اجرت ملتيْ هی یا اچهي یا اُسکي پرورش اچهي هوتي هی یا بري یهه دریافت کرنا پڑتا هی که جو کچهه وہ طیار کرتا هی اُسمیں سے کیا حصه اُسکو ملتا هی چار یا پانچ سال گذشته کے درمیان میں بهت سے هاتهه کے بنے والے دو هفته کي محنت سے ایک تانا طیار کرنے کي عوض میں جسکو سرمایه والے نے چار روپیه دو آنه آتهه پائي کو فروخت

† ایک پک چار بشل کا هوتا هے اور بشل ایک پیمانه غله کا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مکعب انچهه کا هوتا هی جس میں آتهه گالن گیهوں کے آتے هیں اور ایک گالن برابر آتهه پونڈ یعني چار سیر کے هوتا هی *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئیلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ فی ہفتہ دیتا ہی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا ہی جو اُسکے نوکروں کی خدمتیں خرید کرتے ہیں مگر رکاردو صاحب کے معنوں کے موافق جولاہی کی اجرت جو فی ہفتہ دو روپیہ ایک آنہ ہوتے ہیں کوئلہ والے کے نوکروں کی اجرت سے جو فی ہفتہ بیس روپیہ ہیں بہت زیادہ ہوئی اسلیئے کہ وہ جولاہا فیصدی محنت کی قیمت سے ننانوہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر فیصدی کے حساب سے اسی حصہ پاتے ہیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھی ہوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے ہیں نہایت خفیف ہونے کی جگہہ بڑے بھاری ہوتے تو بھی وہ معنی اسلیئے دشوار ہوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن ہی کہ مروج اصطلاحوں کے ہم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبھی نہ کبھی اصلی معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکاردو صاحب یہہ فرماتے ہیں کہ باستثناء ترقی اجرت کے کوئی شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتی اور جس شی سے محنت کی اجرت کو ترقی ہوتی ہی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتی ہی اور گراں اجرت اُن لوگوں کی اصلی منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتی ہی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے ہیں اور اسی سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث ہوتی ہی اور جسقدر کہ محنت کی اجرت کم ہوتی جاتی ہے اُسیقدر منافعوں کو ترقی ہوتی جاتی ہی تو مراد اُن کی گراں اجرت سے بڑی تعداد نہیں بلکہ بڑی مناسبت ہی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے ہیں جو گرانی اجرت سے آبادی کو نصیب ہوتی ہی تو گراں اجرت سے مراد اُنکی بڑی تعداد ہی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ رکاردو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھی اور مراد اُنکی مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ رکاردو صاحب کی بڑی کتاب کے مشتہر ہونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئی کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں ہوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم ہوجاتا ہی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا ہی مگر یہہ واضح رہے کہ ایک اصلی مثال کے ذریعہ سے اگر اس راے کے امتحان پر کچھہ بھی کوشش کی جاوے تو اُسکی بیہودگی

واضح هوجاوے کي معمولي قياس يهه هی که سرمايه والا اپنے مزدوروں کي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هی اور جس جنس کو مزدور اُسکے پيدا کرتے هيں اُسکے مول کا دسواں حصه وضع لگان کے بعد حاصل کرتا هی مگر هم اسطرف مائل هيں که بلاد انگلستان ميں منافع کي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيکا اوسط زمانه اُس سے تهوڑا هی مقام مينچسٹر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں کے يهه عام راے دريافت هوئي که کارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه کو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هی اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي کے حساب سے منافع حاصل کرتا هی اور دوکاندار ايکسال ميں اپنے سرمايه کو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هی اور هر بار ميں ساڑے تين روپيه فيصدي منافع کماتا هی اور ان باتوں کي روسے محنتي کا حصه معمولي تخمينه کي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه کو صحيح سنجهتے هيں اور يهه تسليم کرتے هيں که وضع لگان کے بعد مزدور آدمي اُس جنس کي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هی جسکو وہ اپني محنت سے پيدا کرتا هی ان صورتوں ميں اجرت کي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه کے بڑہ جانے يعنے دس کے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط که وہ سرمايه والے کے حصه ميں سے وضع کيا جاوے باالکل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر اُجرت کے ايک پانچويں حصه کي ترقي يعني في هفتهه دس کے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے کو اتنا نقصان پهنچيگا که وہ اُسکے پهلے منافعوں کي تعداد کي برابر هوگا اور اجرت کے ايک دسواں حصه کم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه کم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں که اجرت کي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلکه اس سے زيادہ کي تبديلياں اکثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسکے کوئي شخص ايسا نهيں که يهه بات اُسنے سني هو که منافع پر مذکورہ بالا تاثير اُنکي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئله کو تسليم کيا چنانچه اُس † کميٹي نے جو کاريگروں اور کلوں کي تحقيقات کے لیئے

† يهه انتخاب اُس کميٹي کي پهلي رپورٹ کا هی جو اُسنے پارليمنٹ کے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر ہوئي تھي فرانسس پلیس صاحب سے یہہ بات دریافت کي کہ ترقي اجرت کے باعث سے کیا کارخانہ‌دار اپنے اسبابوں کي قیمتیں نہیں بڑھاتے صاحب ممدوح نے یہہ جواب ارشاد کیا کہ مجکو یقین واثق ھی کہ علم انتظام کا کوئي مسئلہ اس مسئلہ سے زیادہ مسلم نہیں یعني جو کچھہ اجرتوں میں زیادتي ہوتي ھی وہ منافعوں سے لیجاتي ھے انتھی *

پلیس صاحب نے استعمال اس مسئلہ کا کیا ایسے وقت میں کیا کہ اُنکے مزدوروں نے عام مصیبت میں زیادہ اجرت طلب کي اور ایسا معلوم ھوتا ھی کہ کمیٹي نے بھی اس مسئلہ کو ایسا ھي سمجھا اور اس لیئے کہ یہہ مقدمہ بڑے پایہ کا ھی تو ھم اس کمیٹي کي دوسري رپورٹ سے جو اُسنے پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ ع میں بھیجي کچھہ خلاصہ نقل کرتے ھیں بیان اُسکا یہہ ھے *

کہ جن مشہور شخصوں نے پچاس برس گذشتہ میں اُن اصولوں کو ایک علم بنایا جو تجارت اور محنت کے کاموں سے علاقہ رکھتے ھیں وہ لوگ اسبات کو واقعات و دلائل سے ثابت کرتے ھیں کہ ارزاں اجرت کي تاثیر سے اُس جنس کي قیمت میں کمي نہیں ھوتي جسپر استعمال اُس اُجرت کا ھوا بلکہ جہاں کہیں اُجرت ارزان ھوتي ھی وھاں منافعوں کا نرخ اوسط بڑہ جاتا ھی رکارڈو صاحب کي مشہور کتاب کا جو اصول اِنتظام پر مشتمل ھی ایک بڑا حصہ اسي اصل کے شرح و بیان سے معمور ھی اور مکلک صاحب اپني گواھي مفصلہ ذیل میں جسپر پارلیمنٹ کي خاص توجہہ درکار ھی توضیح اس اصل محکم کي کمال لیاقت سے کرتے ھیں *

مکلک صاحب سے یہہ سوال ھوا (سوال) کہ جنسونکي قیمتوں پر اجرتوں کي کمي بیشي کا جو اثر ھوتا ھے اُسپر آپ نے بھي توجہہ فرمائي یا نہیں (جواب) ھاں میں نے توجہہ کي ھی (سوال) آپ کي راے میں یہہ بات درست ھی کہ جب اجرتیں بڑہ جاتي ھیں تو اُنکے موافق جنسوں کي قیمت بھي بڑہ جاتي ھی (جواب) میں یہہ خیال نہیں کرتا کہ اجرتوں کے بڑہ جانے سے جنسوں کي قیمت پر کسي طرح کا اثر ھوتا ھی اور بالفرض اگر ھوتا بھي ھی تو بہت خفیف ھوتا ھی (سوال) فرض کیا جاوے کہ ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت اجرتیں قلیل ھیں پھر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے
بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے
(جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے
انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ
جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم
هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس
میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ
لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ
دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروںکو تھوڑي مزدوري پر بہم
پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت تمام
اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب
تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور
فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي
مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا
فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم
قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں اُرزاني اجرت کے باعث سے
جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتھہ آتا هے
(سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ
نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست
هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی
تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع
فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے هونگے مگر دونوں جگھہ کي
جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ
آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي
بیشي نہیں آتي تو پھر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں
کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي
بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی
(سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں
بھیجي جاویں تو باوجود اِسکے بھي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

رهي فائدے هاتهہ آوين جو في الحال حاصل هوتے هيں (جواب) هاں وهي فائدے حاصل رهيں گي اس ليئے كه كلوں كے جانے سے انگلستان كي اجرتيں كم نهوں گي اور فرانس كي اجرتيں زيادہ نهوجاويں گي اور نظر بريں همكو وهي فائدے حاصل رهيں گے جو آج كل همكو حاصل هيں (سوال) كميٹي سے آپ بيان كريں كه كس وجهه سے آپ كي يهه راے متقرر هوئي كه جب فرانسيسي كارخانه دار كو انگريزي كارخانه دار كي نسبت بهت منافع حاصل هوتے هيں تو فرانسيسي كارخانه دار انگريزي كارخانه دار كي نسبت مال اپنا كم قيمت پر كيوں فروخت نكريگا (جواب) وجهه اُسكي يهه هى كه اگر وه شخص انگريزوں كي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت كرے تو صرف اسطرح يهه بات قبول كرسكتا هى كه جس طرح اور فرانسيسي سرمايه والے اپنے سرمايوں پر فائده اوٹهاتے هيں وه شخص كارخانه دار اُنكي نسبت اپنے سرمايه پر كم فائده لينے پر راضي هووے يهه بات سمجهه سے خارج هى كه عام فهم آدمي اس قاعده پر عمل كرے كه وه اپنے بهائي بندوں كي نسبت كم نرخ پر فروخت كرے (سوال) كيا آپكے بيان سے كميٹي يهه بات سمجهے كه فرانسيسي كارخانه دار اگرچه انگريزي كارخانه دار كي نسبت اپنے مزدوروں كو آدهي اجرت ديتا هى مگر جو كه وه اجرت فرانسيسي اور كارخانه داروں كي اجرت كي برابر هى جس سے منافع اُسكا عام فرانسيسي كارخانه داروں كے فائدوں كي برابر هے تو اس سبب سے وه كارخانه دار اسبات پر راضي نهوگا كه انگريزي سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت كرنے سے اپنے منافع كي شرح فرانس كے اوسط منافع كي شرح سے كم كرے (جواب) ميري غرض ٹهيك ٹهيك يهي هى اور حقيقت يهه هى كه اسميں كچهه شك شبهه نهيں اور كسي طرح كا فرق و تفاوت نهيں غرض كه فرانسيسي كارخانه دار انگريزي كارخانه دار كي نسبت اسباب اپنا جب تك سستا نه بيچے گا كه وه باقي فرانسيسي كارخانه داروں سے كم منافع لينا قبول نكرے اور يهه بات اُن حالات سے ثابت كرسكتا هوں جو انگلستان ميں روز روز واقع هوتے هيں اسليئے كه كسي زرخيز زمين كا كوئي مالك ايسا نه پاؤگے كه وه اپني پيداوار كو فروخت كرڈالنے كے ليئے متلم مارك لين ميں اُس كو اُس نرخ رايج سے كم پر فروخت كرے جس نرخ

موزوں سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نهوگا (جواب) هاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسیقدر نقصان زیادہ هوگا انتهی *

واضح هو کہ نقل اس عبارت کي همنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي راے ظاهر هووے بلکہ اس نظر سے کي هی کہ کمیتي کي راے واضح هو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي هی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواهي کے ملاحظہ سے واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی کہ کمیتي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي هی *

براتورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب هی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي هی چنانچہ براتورے صاحب سے کمیتي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہ داروں کو انگریزي کارخانہ داروں کي نسبت بڑا فائدہ هوتا هی (جواب) میري سمجهہ میں یہہ بات آتي هی کہ جب فرانسیسي کارخانہ دار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہ دار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے هیں تو یہہ امر بخوبي ظاهر هی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) هاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ هی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شي کا جسپر وہ اجرت خرچ هوتي هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شي کي قیمت کم و بیش هوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ هوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم هوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں که ارزاني اجرت سے اُنکو فائده هوگا کیا حاصل اُسکا یهي هے که ارزاني اجرت کے باعث سے وہ لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزاں بیچینگے که وہ گراں اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یهه هی که لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یهه سمجھے هیں که اگر زیادہ لاگت کي مناسبت پر قیمت نه بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیادہ نهوگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وہ ضرور کم هو جاوے گا اور کمي اُسکي مالک کو ضرر فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبهه وہ نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نهیں هوسکتا که آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتهی *

بلحاظ اسي گواهي کے مکلک صاحب کا اظهار لیا تها جسکا اغاز اسطرح پر هوا تها (سوال). جو گواهي که اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظه کیا یا نهیں (جواب) هاں کچهه تهوڑا سا اُسکو پڑها (سوال) آپ نے وہ حصه پڑها جسمیں براڈورے صاحب یهه فرماتے هیں که فرانسیسي کارخانهدار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانهداروں

---

† یهه سوال اوپر کے سوالوں کے سلسله سے علحده معلوم هوتا هی براڈورے صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکها جاوے تو یهه کها جا سکتا هی که وہ هرگز اس عام غلطي میں نهیں پڑے که اجرتوں کا گراں هونا ایک مالک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکه اُنهوں نے یهه بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي که انگریزي کلوں اور انگریزي مهتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بارآور هوسکتي هے جیسیکه انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براڈورے صاحب نے خیال کیا که فرانسیسي کارخانه دار انگریزي کارخانه دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسباب کے اگرچه غالباً اسکا هونا دشوار هی براڈورے صاحب کي رائے نهایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هی که کمیٹي نے اس رائے کو پسند نهیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رہتے ہیں (جواب) ہاں مینے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو اثر اجرت کی شرح کی کمی بیشی کا جنسوں کی قیمت پر ہوتا ہی اُسپر بھی آپ نے توجہہ فرمائی تو وہ جواب اُنہوں نے عنایت کیا جو اُنکی گواہی مذکورہ بالا میں مذکور ہوا *

واضح ہو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیٹی نے مکلک صاحب کی مراد ارزانی اور گرانی اجرت سے تعداد کی قلت و کثرت نسمجھی بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکی مناسبت تصور کی تو اُنکی اور براتورت صاحب کی گواہی میں کوئی بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکی تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ ہی کہ یہہ تمام انتشار اسبات سے پیدا ہوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معنی مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اگر رکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشانی پیدا نہوتی *

ہاں یہہ دو معنی گراں اور ارزاں اجرت کے یعنی ایک یہہ معنی جو روپئے کی نسبت سے لیئے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کی مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے ہیں جو مزدور کو اجرت کی حیثیت سے دیجاتی ہی نہایت عمدہ ہیں اور اُنمیں کسیطرح کی دقت نہیں مگر شرط اُسکی یہہ ہی کہ ہم ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام کی اجرت کی شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک ہی بات مراد ہوتی ہی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سی اجرت پاتا ہی تو یہہ امر ضرور ہی کہ وہ بہت سی جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معنی مستفاد ہوتے ہیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے ہیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کی تعداد میں واقع ہوئے کوئی بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں ہوتی کہ اُن وقتوں میں سونے چاندی کی کثرت تھی یا قلت تھی اور یہہ ایسی باتیں ہیں کہ بہتسی کار آمدنی نہیں ہاں ایک زمانے

میں مختلف مقاموں کے زر اجرت کی تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے
زیادہ مفید ہوتا ہی کہ اُن اختلافوں کی معلومیت سے مختلف ملکوں
کی محنتوں کی مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں میں معمول
و رائج ہوتی ہیں بخوبی دریافت ہو جاتی ہیں مگر باوجود اسکے ایسے
اختلافوں کے معلوم ہونے سے بھی ایسے مراتب حاصل نہیں ہوتے جنکی
رو سے کسی ملک کے محنتی لوگوں کی مستقل حالت دریافت ہوسکے
اور اُن اختلافوں سے وہ ادھوری باتیں حاصل ہوتی ہیں جنکے ذریعہ سے
دو ملکوں کے محنتی لوگوں کی حالت کا مقابلہ بخوبی نہیں ہوسکتا
جن باتوں کے ذریعہ سے کسی وقت اور مقام کے محنتیوں کی حالت اصلی
یا اُنکی باہم نسبت رکھنے والی حالت مختلف زمانوں یامختلف مکانوں
کی ٹھیک ٹھیک دریافت کرسکتے ہیں وہ باتیں صرف اُس قدر اور اُس قسم
کی جنسیں ہیں جو محنتیوں کو بوجھہ اجرت ملتی ہیں یا اُس قدر اور
اُس قسم کی جنسیں جو اُس روپیہ سے خرید ہوسکتے ہوں جو روپیہ اُنکو
اجرت میں ملے اور جو کہ تقریر آیندہ کا متدم مقصود محنتی کی اصلی
یا اضافی حالت کا دریافت کرنا ہی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے
روپیہ مراد نہوگا بلکہ وہ جنسیں مراد ہونگی جو محنتی کو حاصل ہوتی
ہیں اور جسقدر کہ اُن جنسوں کی مقدار میں کمی یا بیشی یا اُنکی
قسموں میں ترقی و تنزل ہوگا اُس سے صاف اجرت کی کمی بیشی
سمجھی جاویگی *

یہہ بات واضح ہی کہ محنتی کی حالت اس روپیہ پر منحصر
نہیں ہوتی جو اُسکو کسی وقت میں حاصل ہوتا ہی بلکہ اُس آمدنی
کی اوسط تعداد پر موقوف ہوتی ہی جو اُسکو ایک معین عرصہ میں
مثل ہفتہ یا ماہ یا سال کی ہاتھہ آتی ہی اور جسقدر زیادہ مدت لیکر
حساب کیا جاوے اُسقدر تخمینہ زیادہ صحیح اور درست ہوتا ہی اور
اُسمیں کچھہ شک شبہہ نہیں کہ بہ نسبت روز مرہ کی اُجرتوں کے
ہفتہوار اُجرتیں اور ماہواری اُجرتوں کی نسبت سالانہ اُجرتیں زیادہ تر
مفاوی ہوتی ہیں لیکن ہم وہ تعداد معلوم کرسکیں جو کسی شخص کو
پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل ہووے تو اس امر کی نسبت
کہ ہم ایک سال کی اُجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتی کی

حالت بهت زیاده صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي
اُجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي هي که صرف
ایک برس کي اُجرت کئ چهان بین هو جاني نهایت غنیمت هوتي هی
چنانچه ایک برس کے عرصه میں وه اُجرتیں آجاتي هیں جو اکثر ولایتوں
میں گرمي اور سردي میں مختلف هوتي هیں اور برس میں وه
زمانه بهي داخل گنا جاتا هی جسمیں بڑے پایه کي نهاتي پیداواریں
معتدل ملکوں میں پک جاتي هیں اور اسي سبب سے علماء انتظام نے
برس دن کو وه اوسط زمانه قرار دیا جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا
جاتا هی *

همکو یهه بات بیان کرني چاهیئے که اهل و عیال رکهنے والے محنتي
کي اُجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بهي هم داخل
سمجهتے هیں کیونکه اگر وه محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں
تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافي حالات کا
تخمینه تهیک تهاک نهوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے
مکانوں کے اندر کیئے جاتے هیں اور اُس کل کے ذریعه سے جو قوت بهم
پهنچاتي هی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت
کي محتاج هوتي هی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي
کي محنت کي برابر هوتي هی چنانچه چوده برس کي لڑکي کپڑے بننے
کي کل کا اِنتظام اُسي طرح کرسکتي هی جیسیکه باپ اُسکا کرسکتا هی مگر
جس اوکهے کام میں گرمي سردي اُٹهاني یا نهایت زور کرنے کا کام پڑتا هی
تو جورو لڑکیوں بلکه لڑکوں سے بهي انصرام اُسکا جب تک که وه ایسي
عمر کو پهنچیں که وه باپ کو چهوڑ کر علاحده هوجاویں پورا نهیں هوسکتا
مینچستر کے جولاهوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں خود اُن
کي کمائیوں سے زیاده یا اُنکي برابر هوتي هیں اور هالي کسیروں یا بڑهئي
اور کوئیله کهودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف هوتي
هیں چنانچه جولاهے اور کاتنے والے في هفته ساڑے ساتهه روپیه اور معه اپنے
جورو بچوں کے في هفته بیس روپیه کماتے هیں اور کسیرے اور بڑهئي وغیره
بهي في هفته ساڑے ساتهه روپئے اور معه اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے
آتهه یا نو روپیه کماتے هیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسليم کرني چاهيئے کہ کاريگر اس پورے روپيہ سے جو مملوک اُسکا معلوم هوتا هی پورا پورا فائدہ اِسليئے اُٹھا نهيں سکتا کہ جب گھر والے اُسکے گھر بار کا کام کاج نهيں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپيئے کا ايک حصہ ايسي چيزوں کي خريد ميں صرف هوگا جو خود گھر ميں طيار هوسکتيں تهيں اگر جورو اُسکي محنت کے ليئے نہ جاتي علاوہ اُسکے بچوں کے حق ميں زيادہ برائي هوتي هی اِسليئے کہ چھوٹے بچے ماں کے التفات و توجهہ سے محروم رهتے هيں اور نهايت تکليف پاتے هيں اور بڑے بچے قيد و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کهيل کود سے محروم اور مذهبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نهايت ضروري و لابدي هيں ناقص اور ادهورہ رہ جاتے هيں اور اُنهيں برائيوں کي اصلاح کے واسطے ايسے مدرسہ مقرر هوئے جو † يکشنبہ کے مدرسوں کے نام سے مشهور هيں اور ايسے قاعدے تجويز هوئے جنميں بچوں کي محنت کے ليئے گهنٹے ٹهرائے گئے مگر جب کبهي جورو بچوں کي محنتيں فروخت کيجاوينگي تو کسي نہ کسي قدر وہ برائياں موجود هوں گي اگرچہ وہ تمام برائياں علم انتظام سے علاقہ نهيں رکهتيں مگر ايسي باتوں کي جانچ تول ميں جو محنتيوں کي بهلائي سے تعلق رکهتي هيں اُنسے کوتاهي کرني مناسب نهيں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قيمت کے فرق کا بيان

اسباب اجرت کے بيان سے پهلے وہ پچهلے بات جسپر پڑهنے والوں کا التفات چاهتے هيں وہ فرق و تفاوت هی جو تعداد اجرت اور محنت کي قيمت ميں پايا جاتا هی يعني وہ تفاوت جو ايک معين عرصہ کي

---

† اِنگلستان ميں محنتيوں کے بال بچوں کي تعليم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتهہ محنت کرتے هيں ايسے مدرسہ مقرر هوئے هيں کہ اُنميں صرف اِتوار کے دن پڑهايا جاتا هی غرض اِس سے يهہ هی کہ غريبوں کے بچے اور دنوں ميں جب کارخانہ کهلے هوں مزدوري کريں اور اِتوار کے دن کہ سارے کارخانہ بند هوتے هيں کچهہ پڑهيں لکهيں

مزدوري اور اُس قیمت کے درمیان میں واقع ہے جو کسي کام کي مقدار معین پوري کرنے کے لیئے ادا کیجاتي ہی *

اگر صرف مرد محنتي ہوتے اور ہرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن میں ہمیشہ یکساں محنت اُٹھاتا تو یہہ دونوں باتیں یعني تعداد اجرت اور قیمت اجرت برابر ہوتیں جیسے کہ اگر ہر آدمي ہر سال میں تین سو دن اور ہر روز دس گھنٹے کام کرتا تو ہر آدمي کي سالانہ اجرت کا تین ہزارواں حصہ ایک گھنٹے کي محنت کي قیمت ہوتا مگر منجملہ ان باتوں کے کوئي بات درست نہیں چنانچہ ایک گھنٹے کي سالانہ اجرت میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمرہ بھي داخل ہوتا ہی اور ایسي چیزیں بہت کم ہیں جو آپسمیں اسقدر غیر برابر ہوں جسقدر کہ ہر برس میں کام کرنے کے دنوں کي تعداد یا دنوں میں محنت کے گھنٹوں کي تعداد یا اُن گھنٹوں میں محنت کي مقدار غیر مطابق ہوتي ہی *

اُن ملکوں میں جہاں پروٹسٹنٹ مذہب والے عیسائي بستے ہیں سال میں تعطیل کے دن جو مقرر ہیں وہ پچاس ساٹھہ کے بیچ بیچ ہیں اور اکثر کیتھلک مذہب والے عیسائیوں کے ملکوں میں وہ دن تعطیل کے سو سے زیادہ ہوتے ہیں اور سنا ہی کہ ہندوٗں میں تعطیل آدھی سال کے قریب ہوتي ہی لیکن یہہ تعطیل بعض بعض لوگوں کے ساتھہ مخصوص ہی اسلیئے کہ ملاحوں اور سپاہیوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے لیئے کوئي دن تعطیل کا مقرر نہیں ہوتا *

علاوہ اُسکے زمین کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض میں گھر سے باہر محنت کرنیکے گھنٹے سورج کے قیام تک مقرر ہوتے ہیں اور تمام ولایتوں میں موسم کے لحاظ پر محنت محصور ہوتي ہی اور جب کہ مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا ہی تو سال بھر میں روزمرہ کي محنت کے گھنٹے برابر ہوسکتے ہیں اور بلالحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں میں اور ایک ہي ملک کے مختلف کاموں میں مختلف ہوتے ہیں چنانچہ روز مرہ محنت کے گھنٹے فرانس میں انگلستان کي نسبت زیادہ اور انگلستان میں ہندوستان کي نسبت زیادہ ہیں اور مقام مینچسٹر میں ہمیشہ بارہ گھنٹے اور برمنگہم میں

کل دس گھنتے کام کرتے ھیں اور لندن کا دوکاندار آتھہ نو گھنتے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کي محنتوں میں اس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا ھی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں ھوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزي اور کھاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوھے کا تھالنے والا کرتا ھی اُنکا کوئي عام اندازہ نہیں ھوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کي ھوتي ھی وہ مقدار اور بارآوري میں اکثر اوقات مختلف ھوسکتي ھی چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے جنکے اظہار اُس کمیتي نے قلمبند کیئے تھے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنت نے کاریگروں اور کلوں کي تحقیق کے لیئے مقرر کي تھي بہت سے ایسے انگریزي کاریگر تھے کہ اُنھوں نے ملک فرانس میں محنت کي تھي اور وہ گواہ انگریزي محنتي کے مقابلہ میں فرانسیسي محنتي کو نہایت کاھل اور ناکارہ بتاتے ھیں چنانچہ منجملہ اُن گواھوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیتي نے اُنسے پوچھا (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے ھیں (جواب) انگلستاني کاتنے والا فرانسیسي کاتنے والے کي نسبت دوگنا کام کرتا ھی چنانچہ فرانسیسي کاتنے والے چار بجے رات سے اُٹھتے ھیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے ھیں اور ھمارے کاتنے والے چھہ گھنتوں میں اتنا کام کرسکتے ھیں کہ وہ دس گھنتوں میں اُسکو پورا کرتے ھیں (سوال) تمھارے تحت میں کسي فرانسیسي نے کام کیا یا نہیں (جواب) آتھہ فراسیسوں نے في یوم † دو فرانک پر ھمارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تھا (جواب) بارہ فرانک ملتے تھے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمھارے تلے آتھہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزي آدمي کي امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آتھہ فرانسیسوں کي مدد رساني سے کرتا تھا بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ ھی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسي سکہ چاندي کا ھے جو برابر چھہ آنہ آتھہ پائي کے ھوتا ھی *

فرانسیسي کام کرتے هیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے هیں اور
یہہ بات چاهتے هیں کہ وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے
کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں*
(جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان
کي نسبت تہوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے هیں انتہی *

اِڈورن روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواهي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں
کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواهي هی
اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک
شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے
پوچھا جاتا هی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا
زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں
تو مجکو یہہ امر دیکھنا هوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے
جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان
فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکھنے پڑینگے
هاں یہہ بات صحیح هے کہ وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے
بچشم خود مشاهدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے
اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت
اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہکار اور دوگنے آلات درکار هوتے
هیں اور اسي سبب سے کارخانہدار کو لازم هوتا هی کہ تمام خرچوں پر
دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبب کام کے
زور سے پریشاں رهتے هیں غرض کہ مجکو بخوبي دریافت هی کہ جسقدر
کام کے واسطے یہاں آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي
درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں
(سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں
زیادہ سمجھتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجھتا هوں اسلیئے کہ
جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس
قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي
کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے هیں (جواب)
یہہ بات میرے تصور میں منتوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

اُیسے مستقل هیں جیسے که انگریز لوگ مستقل هیں چنانچه
اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وه کام پہلے وار اُنکي
مرضي موافق نهو تو وه خایف هو جاتے هیں اور کندهے هلاتے رہ
جاتے هیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے هیں بخلاف انگریزي
کاریگروں کے که وه آزمائے چلے جاتے هیں اور جسقدر جلد که فرانسیسي
لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتهي کرتے هیں اُسقدر انگریزي کاریگر کنارهکش
نهیں هوتے بڑهئي کي اجرت وهاں پینتیس || سئو سے چالیس سئو تک هی
اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزي بڑهئي کے مقابله میں ناقص و ناکاره
هوتا هی اور سنگتراش کي مزدوري تین فرانک سے چار فرانک تک
مقرر هی جیسے که انگریزي سنگتراش عمده عمده بنیادیں ڈالتے هیں وه
ایسا کام بهت کم کرتے هیں اور وقت کي یهه صورت هی که دو انگریزي
سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسي سنگتراشوں سے زیاده
کام کرتے هیں (سوال) کسي ایسي محنت کا حال آپ کو دریافت هے
جو انگلستان کي نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو هاتهه آتي هی
مگر شرط یهه هے که قسم اور وصف کا بهي لحاظ رهی (جواب) مجکو
کوئی محنت ایسي معلوم نهیں اور اگر هو تو شاید درزي اور موچي
کي محنت هو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نهیں که فرانس میں
انگلستان کي نسبت لباس گراں آتا هی مگر جوتیاں سستي هیں اور
شاید وجهه اُسکي یهه هی که چمڑا وهاں محصولي نهیں انتهی *

بلکه ایک هي ملک اور ایک هي قسم کے کاموں میں ایسي هي
بےاعتدالیاں ظهور میں آتي هیں چنانچه هر کوئي جانتا هی که محنتي
جسقدر محنت کرتا هی کام بتانے والے محنتي کو اُسکي نسبت زیاده
جد و جهد کرني پڑتي هی اور آزاد محنتي محتاج مزدور سے اور محتاج
مزدور قیدي سے زیاده محنت اُتهاتا هی *

پس یهه بات صاف واضح هی که اجرت کي شرح محنت کي قیمت
کي نسبت یکساں هونے پر اسلیئے کم مائل هی که ایک تو محنت کي قیمت
دوسرے خود محنت کي تعداد کي تبدیلیوں سے کمي بیشي واقع هوتي هے *

|| سئو تانبے کا فرانسیسي سکه هے جو برابر چار پائي کے هوتا هی اور پینتیس
سئو کے گیاره آنه آٹهه پائي هوتے هیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني هی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے هو جاتي هی اگرچہ کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوتي هاں یہہ خیال هوسکتا هی کہ محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي هی اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوت پوت کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انہیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں هوتیں بلکہ اور سببوں کي جهت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر هوتا هی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھتائے رکھنا چاهتا هی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رهتي هی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو کیونکہ اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي جیسیکہ چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کی اُجرتیں زیادہ ہونگی مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کی بدولت اُجرت کی تعداد بڑہ جاتی ہی وہی اسباب منافعوں کو بھی ترقی دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کی تعداد اور منافعوں کی شرح دونوں ترقی پاوینگے مگر منافعوں کی شرح کچھہ اُجرت کی ترقی کے باعث سے ترقی نہ پکڑیگی بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کی مقدار حصول کی قیمت کم ہو گئی یا یہہ کہیں کہ زیادتی محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگی دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلی محنت زیادہ بارآور ہو گئی جسکی مثالیں اڈورن روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمی اُجرت کی تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کی مزدوری مقرر ہوتی ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکی محنت کی قیمت زیادہ ہووے اِسلیئے کہ اُسکے کام کی قیمت کی ترقی پر مقدار اُس محنت کی منحصر ہی جو اُس سے لیجاتی ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کی تعداد تھوڑی ہووے تو وہ مزدور اُسکی مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکی محنتوں کا معاوضہ کچھہ ہی ہووے پہلی صورت یعنی قلت اُجرت کی تقدیر پر اُسکو فرصت ہاتھہ آویگی مگر مفلسی بھی ہوگی اور دوسری صورت میں محنت زیادہ رہیگی مگر دولت کی افراط ہوگی اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کی برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو اسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کی ہدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکی رو سے دولت کی تحصیل اور تقسیم عمل میں آئی یہہ کام اپنے ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتی ہی اُنکی تعمیل و اِجرا کی ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بھی کہیں

کہ لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکہ ہم یہہ بھي نہیں کہتے کہ دولت کوئي فائدہ
هی مگر حقیقت یہہ هی کہ دولت اور آسایش منفک نہیں ہوتي
چنانچہ جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس
خیال سے کہ آدمي محنت سے نہ بھاگے سستي اور بیکاري میں سراسر
تکلیفیں بھردیں اور اُس محنت کے ساتھہ اُسکے صلہ کي ترغیب کمال
مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادھوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي
یا اُس سے بھي زیادہ غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر کہ
سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم هی اُسیقدر آرام
و آسایش میں کمتر هی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بہتسي
هو سکتي هی چنانچہ اُسکي یہہ آرزو کہ اپني حالت کو درست کروں
کبھي کبھي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي هی کہ اُس سے
بیماري پیدا هووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچھا معاوضہ نہیں
مگر عام و شایع نہونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانہ زندگي کو
سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانہ حال کي زندگي سے مقابلہ
کرنے پر ثابت کرسکتے هیں اور یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي هی کہ
پچاس برسوں گذشتہ کے درمیان میں انگریزوں کي محنت مین بڑي
ترقي هوئي اور اب وهي لوگ اِس دنیا میں نہایت کڑا کام کرنیوالے هیں
مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانہ همیشہ بڑھتا رها
اور اب بھي بڑھوتري پر معلوم هوتا هی اور باوصف اسبات کے کہ اکثر پیشہ
اُنکے نہایت مضر هیں اور دھویں اور بھاپ کے مارے اور علي الخصوص
خاک سے هوا ایسي خراب هو جاتي هے کہ دھویں اور بھاپ سے بھي زیادہ
مضر پڑتي هی في هفتہ اُنہتر گھنٹے کام کرتے هیں اور ایک گروہ هونے کي
حیثیت سے اُن هلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں
میں بستے هیں زیادہ طول حیات کا مزا اُٹھاتے هیں *

چنانچہ رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانہ موتوں
کي اوسط تعداد اُننچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي
یعني اُننچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا هی اور اُس
تحقیقات کي رو سے جو سنہ ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں
کي معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تهي يهه امر دريافت هوا كه صرف ناروے اور باسس پوي نيز
هي ايسے ملک هيں كه اُنميں لوگ اتنے كم مرتے هيں جتنے كه انگلستان
ميں كم مرتے هيں چنانچه ناروے ميں منجمله چون آدميوں كے اور
باسس پوي نيز ميں منجمله پچاس آدميوں كے كل ايک آدمي مرتا هى
باقي تمام اُن ملكوں كے نقشے سے جنهوں نے اپنے اپنے نقشے روانه كيئے يهه
امر واضح هوا كه وه لوگ انگريزوں كي نسبت كبهي دوچند اور سوائے سے
زيادہ زيادہ مرتے هيں *

واضح هو كه بعد بيان اُس فرق كے جو تعداد اجرت اور محنت كي
قيمت ميں واقع هى هم تمام محنتي كنبوں كے لوگوں كو تعداد اور محنت
ميں برابر سمجهينگے اور جب كه يهه مساوات فرض كيجاويگي تو محنت
كي قيمت اور اجرت كي تعداد ميں كچهه فرق باقي نرهيگا اور اگر رهيگا
تو صرف اتنا رهيگا كه محنت كي قيمت سے هر خاص كام كا معاوضه اور
اجرت كي تعداد سے بهت سے معاوضوں كا مجموعه جو سال كے اخير پر
اكهتے هو جاتے هيں مراد هوگا پهر صرف جواب اس سوال كا باقي رهيگا
كه وه كيا باعث هيں جنكے سبب سے كسي معين ملک اور كسي معين
زمانه ميں اُن جنسوں كي مقدار اور وصف قرار پاتے هيں جنكو ايک
محنتي كنبه برس دن ميں حاصل كرتا هى *

بيان اُس قريب سبب كا جسكے ذريعه سے اجرت كي شرح قرار پاتي هے

واضح هو كه شرح اجرت كے تقرر كا قريب سبب صاف يهه معلوم
هوتا هے كه جن جنسوں كو هر محنتي كنبه برس دن ميں پيدا كرتا هے
اُنكي مقداروں اور وصفوں كا انحصار اُن جنسوں كي مقداروں اور وصفوں پر
چاهيئے جو اُسي برس ميں محنتي لوگوں كے برتاؤ كے واسطے بحسب
اُن كے كنبوں كي تعداد كے كنايتاً يا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوويں اور
واضح رهے كه محنتي كنبوں ميں وه سب لوگ داخل هيں جو اپني
معاش كے واسطے اپني هي محنت پر بهروسه ركهتے هيں|يا يوں بيان كريں

هوتا هی کہ انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي هی که وہ عمدہ کاموں
کے لایق هوتے هیں اگر انگریز بهي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو
جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعه سے بیس روپئے في هفته کماتا هی وہ
پتهر توڑتا اور مٹي ڈهوتا اور في یوم ایک روپیه پاتا اور في الحال
انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُورونکي نسبت نہایت عمدہ معلوم
هوتي هی مگر جہانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں
آسکتي هی یا جہاں تک امید اُسکي معقول طور سے هوسکتي هی وهاں
تک نہیں پہونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فہم و فراست کا
سرمایه مادي سرمایه سے صرف علو مرتبه میں بہت زاید نہیں بلکه بار آوري
میں بهي بہت زاید هی چنانچه تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت
پاتے هیں کل باشندوں کي چوتهائي بهي نہیں اور اُن تهوڑے لوگوں کي
اجرتوں کي بهي بہت سي مقدار اس سبب سے ملتي هی که اشخاص
تعلیم یافته کي لیاقت کے سرمایه سے امداد اور هدایت اُنکو پہونچتي هے
اور باوجودیکه لفظ لگان کے معني نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بهي لگان
کے پانے والے چوتهائي سے بهي بہت تهوڑے هیں اور مقدار لگان کا
حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص هوتا هی جسکے ذریعه سے
قدرت کي بخششوں کا اهتمام اور اِستعمال کیا جاتا هی خلاصه یہه هی کہ
انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصه منافع هی اور منجمله اس منافع کے
مادي سرمایه کا سود ایک تہائي بهي نہیں هوتا اور باقي سب سرمایه
ذاتي یعني تعلیم کا نتیجه هوتا هی *

کسي ملک کي دولت آب و هوا اور زمین پر منحصر نہیں اِسلیئے که
یہه تمام اسباب عارضي هیں اور نه تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع
پر موقوف هی بلکه اسي مادي سرمایه یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر
موقوف هی چنانچه ایرلینڈ کي آب و هوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان
کي آب و هوا اور زمین اور موقع سے بہتر بتاتے هیں اور في الحقیقت ایرلینڈ
کي آب و هوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و هوا وغیرہ سے گهٹکر نہیں هی
آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایه کے لوگ افلاس کا هونا قایم کرتے
هیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وهاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي
حصه کے ستر هزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بہت جلد اُس مادي

سرمایه کو بہم پہنچا سکتے هیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو دریاے ترنٹ کے شمال میں واقع هی ایرلینڈ کے مغربي باشندوں کے دس لاکهہ خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینک شائر اور یارک شائر بہت تهوڑے عرصہ میں † کانات کي مانند هو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادي سرمایه کے نہونے سے مفلس هونے کي اصلي وجهه یہه هی که وہ لوگ علم و دانش اور حسن عادات کے سرمایه کے محتاج هیں یعني اُنکو حسن عادات اور علم و دانش کي تربیت نہیں هوئي جب تک که ایرلینڈ والے نا تربیت یافته رهیں اور اُنکي جہالت اور ظلم و تعدي سے لوگوں کے جان و مال کي حفاظت نہوسکے اور سرمایه جمع اور مروج نهو تب تک وہ قانوني تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجهاتي هیں بالکل بے اثر نہونگي مگر بیشک کوئي مستقل نتیجه بهي نہوگا بلکه ممکن یہه هی که وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کي هوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے هیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑي دولت هی چنانچه ایشیاے کوچک اور شام اور مصر اور شمالي حصه افریقه میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تهي اور اب وہ نہایت مفلس هیں اِسکا باعث یہي هی که وہ ملک اب ایسے لوگوں کے هاتهه میں آگئے هیں جو دولت کے غیر مادي ذریعے یعني علم و دانش جنسے مادي ذریعے یعني مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں کافي وافي نہیں رکهتے اسي باب میں آدم اسمتهه صاحب فرماتے هیں کچهه معلوم هی که یورپ نے امریکه کے نو آباد بستیوں کي جاہ و حشمت پیدا کرنے میں کسطرح مدد کي هی اُسنے صرف ایکهي طریقه سے بہت سي استعانت کي هی یعني تعلیم و تربیت کے ذریعه سے ان لوگوں کو بڑي جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسي بڑي سلطنت کي بنیاد ڈالنے کے قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئي حصه ایسا نہیں هی جسکي تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراسته هوسکیں یا کبهي هوئے هوں وہ تمام نو آباد بستیاں یورپ کي اِسبات کي مرهون منت هیں که اُنکے اولوالعزم اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالي حوصلگي حاصل

---

† کانات ایرلینڈ کا ایک مغربي ضلع هی جو اس زمانه میں بهي نہایت ناتربیت یافته اور محتاج هی

کي تهي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نہيں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هي

هم پہلے بیان کرچکے که لگان وہ محاصل هي جو قدرت کے ذریعه سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیله سے خود بخود حاصل هوتا هي یا وہ قیمت هي جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي امداد و اعانت کے معاوضه میں ادا کي جاتي هي اور علاوہ اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں که وہ وہ پیداوار زاید هي جو کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هي جس سے کسي مقبوضه قدرتي ذریعه کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هي *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یهه دستور هي که ایسي اراضیات مختلف‌القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفته رفته کاشت میں آویں چنانچه بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایه کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سے نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساٹهه کوارٹر اور علی‌هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک که نهایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصه مقبوض نہيں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمیں بوئي جاتي هي اور کوئي شخص اُسکا لگان نہيں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هي جسکے ذریعه سے به نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هي اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضه جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هي اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضه کو جسکو لگان کهتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هي جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هي اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاھیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل ہونا ضروري هی اور علی‌ھذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل ہووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي ہووے ایسا هي ہوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاہر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل ہوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید ہو جو عموماً هاتھ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود ہو جاوے تو ہر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت ہوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع ہوئي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ ہوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایسا هي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف ہوتي هیں اور اس لیئے اُنکو یقین ہوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند ہوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول ہوتا هے اور نتیجہ یہہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممد و معاون هی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت ہوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نہایت جفاکش هوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطه میں اباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بهي اشنا نہوں باوجود بہت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تہریں گی تو اُس مسئله کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وه اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وه لکهتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیاده تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وه زیاده مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کہتے هیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نہیں هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیاده زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یهه امر عجیب هی که زمین کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان متصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجهتے هیں اگر هوا اور پاني اور بهاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیره موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وه سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بهي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وه وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیاده هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نهوتي غرض که آدمي نہایت عرق ریزي سے زیاده کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نہوتے *

پس وه پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائده سمجهي جاوے تو یهه امر خواهش کے قابل هی که جو کلیں هرسال میں نئي طیار کیجاویں وه پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیئے

هوئے اسبابوں کي ماليت بلاشبهه زياده هوجاويگي اور جن لوگوں کے پاس اچهي بارآور کليں هونگي اُنکو لگان وصول هوگا حاصل يهه که قدرتي محنت کي قيمت بايں وجهه ادا نکي جاوے گي که وه بهت سا کام ديتي هی بلکه اسوجهه سے ادا کيجاوے گي که بهت تهوڑا کام اُس سے برامد هوتاهے اور جسقدر که قدرت اپني عنايتوں ميں تنگي برتيگي اُسيقدر اپنے کام کي قيمت بڑهاويگي اور جهاں کهيں وه بهت فياضي کرتي هی وهاں وه اپني استمالت مفت کرتي هی انتهی *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب يهه بات بهول گئے که جس صفت کے سبب سے زمين لگان پيدا کرنيکے قابل هوتي هی يعني وه قوت ذاتي که جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاهيئيں اُن سے زياده لوگوں کي معيشت پيدا کرے ايک ايسا فائده هی که بدون اُسکے لگان متصور نهيں هوسکتا جسقدر کسي معين ضلع کي آبادي ميں ترقي هوتي جاتي هی اُسيقدر اُس ضلع کي اراضي کي پيداوار زايد جو اُسکے بونے والوں کے انجام معيشت کے بعد باقي رهتي هی هميشه روز افزوں ترقي کي جانب مايل هوتي هی اور وجهه اُسکي يهه هی که فن کاشتکاري اور سرمايه کي ترقي سے زمين کي زرخيزي بڑهتي جاتي هے يا يهه وجهه هے که کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پيداوار کے کم هونے سے غريب لوگ اُس قليل پيداوار سے راضي هوجاتے هيں يا دونوں وجهوں کا مجموعه امر مذکوره بالا کا باعث هی منجمله اُن دو سببوں لگان کے ايک سبب بهلائي هی اور دوسرا سبب برائي هی چنانچه يهه بهلائي کي بات هی که تمام انگلستان ميں ايسے دس لاکهه ايکڑ موجود هيں که اوسط محنت کے ذريعه سے چاليس بشل اناج کے في ايکڑ پيدا هوسکتے هيں اور يهه برائي کي بات هے که اُس ملک ميں ايسے دس لاکهه ايکڑوں سے کوئي ايکڑ زياده نهيں اور ايسي هي يهه بات که جو کچهه ايک کاشتکار اپني محنت سے پيدا کرتا هی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بهت زياده هو که ايک کسان کے کنبه کے واسطے ضروري هو بهلائي گني جاتي هی اور يهه امر که تمام زرخيز زمينوں کي وسعت اور سرمايوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ايسي کافي وافي نهيں که جو کچهه وه کسان اپني محنت سے کماتا هی اپنے فائدے اور اپنے خويش و اقارب کے فائدوں ميں بواسطه يا بلاواسطه خرچ کرسکے برائي

سمجھي جاتي هے لگان پیدا کرنے کے واسطے بھلائي اور برائي دونوں کا هونا ضروري و لابدي هی چنانچه بھلائي کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا هی اور برائي کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی که رکارڈو صاحب نے اپنے التفات کو برائي کي جانب متوجه کیا مگر برائی کے نه بڑهنے بلکه اُسکے کم هو جانے پر بهي لگان بڑه سکتا هی جیسے که اگر کوئي مالک جائداد اپني خواهش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کي نسبت بهت سا بڑهائے تو کیا لگان کي ترقي کا باعث امداد قدرت کي قلت هوگي بلکه یهه بات کهي جاوے گي که باعث اُسکا یه نسبت اُسکے باقي ملک کي اراضي کی کم بارآور هی۳ اور یهه بات تسلیم کے قابل هی که اگر هم تمام ملک کي زمینوں کي بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادي کي صورت وهي باقي رهی تو لگان بهت کم هو جاویگا اور اُن تهوڑے لوگوں کے سوا جنکي اوقات لگان سے بسر هوتي هی باقي سب لوگ ترقي پاوینگے هاں اگر هماري آبادي بهي تگني هو جاوے تو لگان بهت بڑه جاویگا اور زمینداروں کي حالت درست هو جاویگي اور کوئي گروه خراب نهوگا بلکه حقیقت میں اور گروهوں کي حالت بهي ترقي پاویگي اسلیئے که کثرت آبادي سے محنت کي تقسیم زیاده هوگي اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کي چیزیں ارزاں هو جاویں گي اور ترقي پاوینگي اور اگر آبادي تگنے هونے کي جگهه دوگني هو جاوے تو ملک کي حالت اور بهي عمده هو جاویگي اگرچه لگان کي ترقي اُس قدر نهوگي جو آبادي کے تگنے هو جانے پر هوتي مگر پهر بهي بهت هوگي علاوه اُسکے کچي پیداوار اور کارخانوں کي چیزیں پہلے زمانه کي نسبت کمال اِفراط سے هونگي واضح هو که جو کچهه بیان کیا گیا وهي ایک سو تیس برس گذشته میں بلاد انگلستان میں واقع هوا چنانچه اٹهارویں صدي کے آغاز سے انگلستان کي آبادي دوچند کے قریب اور زمین کي پیداوار سه چند بلکه چار چند هوگئي اور لگان ان دونوں چیزوں سے بهي زیاده بڑها مگر ترقي اگلان کے ساتهه اُجرت کي بهي باستثناء شراب وغیره چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتي هیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے هیں ترقي هوئي چنانچه محققي

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زيادہ اناج پاتے هيں اور منجملہ کارخانوں کي چيزوں کے نهايت مفيد مفيد چيزوں ميں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زيادہ حاصل کرسکتے هيں کيا اب يهہ انصاف سے کہا جا سکتا هى کہ لگانوں کي ترقي کا يهہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم ديا اور امداد قدرت کي قيمت اِسليئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنايتوں ميں زيادہ دست کش هوئي هاں يهہ بات راست هى کہ اگر پيداوار زمين کي قيمت تگني هونے کي جگهہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑهتا اور يهہ بات بهي ايسيهي راست هى کہ اگر تگني هونيکي جگهہ وہ پيداوار اپني حالت پر قايمهوتي تو بهي لگان نہ بڑهتا حاصل يهہ کہ قدرت کي محنت کي قيمت وصول هونے کے ليئے جو شرط ضروري هى وہ بقول رکارڈو صاحب کے يهہ نهيں کہ امداد اسکي تهوڑي هو بلکہ يهہ هے کہ امداد اُسکي بيحد و حساب نهو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذريعہ سے لگان حاصل نهيں هوتا بلکہ قدرت کے ذريعہ سے هاتهہ آتا هى تو اُسکي تعداد لگان لينيوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصور نهيں زمين يا اور کسي قدرتي دريعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دينے پر لوگ راضي هوتے هيں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هى جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دينے پر مجبور هوتے هيں اور اِسليئے کہ لگان خالص نفع هى لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هى جو پيش کيجاتي هى اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هى جو لگان کو ادا کرتے هيں متبوضہ قدرتي ذريعوں کي خدمات کي قيمت، وہ شخص ادا کرتا هى جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هى اِسليئے کہ لينے دينے والے دونوں آدمي اِسبات سے واقف هوتے هيں کہ اگر ايک آدمي ٹهيکہ پر نہ ليگا تو دوسرا آدمي لے ليگا اور اسي وجهہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نهيں اور کوئي حد اُسکي مقرر نهيں چنانچہ کم سے کم اور زيادہ سے زيادہ هو سکتا هى بلکہ اُس مقدار پر منحصور هى کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض ذريعوں کو خاص خاص قوت پيداوار عنايت کي اور اُن ذريعوں کي اُس تعداد پر منحصر هى جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ ميں هو جو اُن ذريعوں کے لگان لينے کے قابليت رکهتے

میں درباری لوگ رہتے ہیں وہاں کے چھوٹی اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس ہوجاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک قصبہ کے باشندے مصنوعی چیزوں کے بنانے میں بہت ترقی کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئی امیر کبیر آ رہے تو سست اور کاہل ہوجاتے ہیں انتہی اور مکلک صاحب جنکے مشاہدہ پر نہایت صداقت اور ہوشیاری کا بھروسہ ہی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہیں کہ اِسکاتلینڈ میں بہت سی جائدادیں ایسی ہیں جنکے مالک باہر رہتے ہیں اور اُنکا نہایت عمدہ اِنتظام ہوتا ہی ہاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر ہونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر ہی ہم یہہ یقین کرنے پر مائل ہیں کہ نہایت زیادہ دولتمند لوگوں کا رہنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکھنے والوں کا رہنا اُنکے ہمسایوں کے حق میں مفید ہوتا ہی ایک بڑے عملہ کے مختلف درجوں کے لوگوں کی فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نہایت مفسد ہونے اور قباحتوں کے مخرج ہیں چنانچہ دیوانخانہ اور طویلہ پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا ہی مگر ایسی متوسطہ آمدنی رکھنیوالے خاندانوں کی حالت جو پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے بیس ہزار روپیہ سالانہ تک ہو ہمارے نزدیک اخلاقی اور عقلی بھلائیاں پیدا کرنے اور اپنے ہمسایوں میں پھیلانے کے لیئے نہایت مفید ہی اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باہمیں تعصب دور کرنے اور جھگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کی تہذیب کرنے سے اپنے ہمسایونکی خصلتیں درست کرنیکا ایک نہایت موثر وسیلہ ہی اِنگلستان کی یہہ کمال خوش نصیبی ہی کہ اُسکے ہر ضلع میں ایک ایساہی رئیس رہتا ہی جو اپنی دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق ہی یہہ سب کام انجام دینا کچھہ مناسبت یا مصلحت سے نہیں ہی بلکہ وہ اُسیکا کام اور اُسپر فرض ہی چنانچہ اِنگلستان میں پادریوں کے کئی ہزار خاندانوں کے پھیلے ہوئے ہونے سے جسمیں ہر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کی تربیت اور تہذیب کا مرکز ہی ایسا بڑا فائدہ حاصل ہی کہ ہم اُسکے ایک مدت سے مروج ہونے کے

سبب سے ایسے عادي هوگئے هیں که اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نهیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بهي مبالغه کیا گیا هی جو لوگ اُن بارہ هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنهوں نے ترک ریاست کي هی وہ یهه بات بهول گئے که اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکه چوتهائي بهي واپس آ جاویں تو وہ شهروں هي میں آکر آباد هونگے جهاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچهه تاثیر نکریگي بلکه جاتي رهیگي پس نارتهه‌امفبرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض که اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنهیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بهي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاہ و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کهیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکهینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچهه زیادہ نهوگي پس اس خیال سے زیادہ کوئي بات بیڈهنگي اور نامعقول نهیں هی که ایسے سببوں کا نتیجه صرف بهلائي هي هووے جنسے برائي بهي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وہ اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بهي زیادہ عموماً غلط سمجهے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی که ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے که اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خُوشي سے قبول نهیں کیا اور بعضوں نے بے دیکهے بهالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتهه کهینچا *

غالباً اُس غلط فهمي کي بڑي وجهه یهه معلوم هوتي هی که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑهنے والے یهه بات یاد نهیں رکهتے که گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو که بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نهیں هوسکتي جنسے صرف یهه ثابت کرنا منظور هوتا هی که اُس سے اُنکي دولت میں کمي نهیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور متدم مخرج اس غلطي کا یہہ هی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رهتا هی تو محنتیوں کا فائدہ بهیئت مجموعي اور نقصان منتشر هوتا هی اور زمیندار کے باهر رهنے کي صورت میں نقصان بهیئت مجموعي اور فائدہ منتشر هوتا هی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا هی تو هم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُٹها سکتے هیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رهی اور اس سبب سے هزار ها کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پهیل جاتي هی اُسکي کیفیت دریافت نہیں هو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا هی تو اُسکا بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا هی اب جو اس خرچ کي کمي برمنگهیم اور مینچسٹر اور لیڈز میں آویگي اُسکو هم گو کیسا هي کچهہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچهہ بهي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجهتے هیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکهتي هیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے هیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچهہ زیادہ کا مال جو سالانہ باهر کو بهیجا جاتا هی اُس میں بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کے بڑهنے گهٹنے سے کسي کارخانہ دار کو کچهہ بهي معلوم نہیں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بهي هو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا پارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بهي واقف نهوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے هوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم هوني کچهہ مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑهي اور بے پڑهي لوگوں کي طبعیتوں پر کسکا اثر زیادہ هوگا *

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نهونا اس خیال سے بهي قبول نہیں کرتے کہ وہ سمجهتے هیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بهیجا جاتا هی اُسکا کوئي عوض پهرکر نہیں آتا اُسکا جانا ایسا هي هی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح هی اور

اُسپر کوئي اعتراض نہیں ہوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاھیئے کہ جو کچھہ غیر بارآور خرچ ہوتا ھی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل ہونے کسي معاوضہ کے اس لفظ غیر بارآور سے ھي ظاھر ھے ریاست یا ترک ریاست کي حالت میں جو فرق ھی وہ صرف یہہ ھی کہ زمیندار اپني جائداد پر موجود ہونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا ھی اور ترک ریاست میں باھر رہ کر ضایع کرتا ھے اور ھر حالت میں اُن چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا ھی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا ھی چنانچہ وہ وطن میں رھتا ھی تو کوتي پر برش اور جوتیوں کے صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا ھی اور تنخواہ دیتا ھی اور یہہ چیزیں ایسي ھیں کہ گھنتے بھر بعد پھر ویسي ھي ھو جاتي ھیں اور جب وہ باھر رھتا ھے تو وہ اسیقدر روپیہ سوئیوں اور چھینتوں کے طیار ھونے کے واسطے لگاتا ھی جو باھر جاکر بدوں اسبات کے کہ اُنکے کاریگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل ھو اُسیطرح خرچ میں آجاتي ھیں اور وہ چیزیں حقیقت میں اب اُس روپیہ کے عوض میں فروخت ھوتي ھیں جو روپیہ باھر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا ھی جو اُسکي جوتیاں صاف کرتے ھیں جنکو اُسکے ترک ریاست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے ھیں الحاصل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل ھو اور کسي طرح سے خرچ ھو بمنزلہ خراج کے ھوتي ھی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر ھے کہ وہ اُسکو اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کہیں باھر خرچ کریں ھم خوب جانتے ھیں کہ یہہ امر کسي طرح ممکن نہیں کہ کوئي شخص ایک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس خطائي کو بیچ بھي ڈالی اور اپ بھي رھنے دے *

اس مطلب کو بعضی تیز فہم مقرروں نے اس خیال سے غلط سمجھا کہ ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي تجارت کي صورت میں پہنچي جاتي ھی جنکے معاوضی بہت دیر میں حاصل ھوتے ھیں اور اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنہیں لوگوں کو فائدہ ھرتا ھی جنمیں وہ زمیندار ترک ریاست کرکے جارھا ھی یہہ

همني مانا كه نقصان هوتا هى مگر وه نقصان أسي زميندار كو هوتا هى جو ترک رياست كرتا هى چنانچه أسكا لگان وصول هوتي هي فوراً أن مصنوعي جنسوں كے خريد نے ميں صرف هوتا هى جو أسكے فائده كے واسطے بطريق روپيه بهيجي جاتي هيں پس وه لگان انگريزي كارخانه دار كي ايسي تجارت كي استعانت ميں خرچ هوتا هے جسكے معاوضه اور گراں اجرتيں بهت جلد جلد حاصل هوتي هين اور اگر أس بڑے سرمايه كا بهي لحاظ كيا جاوے جو روز روز أس تجارت ميں لگتا رهتا هے تو بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هيں الغرض وه زميندار اپني آمدني كے وه تمام فائدے انگلستان كو پهونچاتا هى جو غير بارآور خرچ كرنے والوں سے پهونچنے ممكن هيں يعني اجرتيں اور منافع انگلستان كو أسي تهوڑے سے عرصه ميں حاصل هوجاتے هيں جسميں وه امدني أس زميندار كو وصول هوتي هى باقي وه نفع اور نقصان جو أس روپيه كے پهونچني يا بعد أسكے هوتاهى أس سے همكو كچهه سروكار نهيں وه أس زميندار كي ذات سے متعلق هى چنانچه اگر وه اپني سكونت كے ليئے كوئي خراب مقام پسند كرے تو أسكي آمدني كے دير ميں زياده خرچ سے پهونچنے يا وهاں ناكاره جنسوں اور خدمتونكا زياده مول ادا كرنے سے نقصان أسكا هوگا اور اگر وه عمده مقام پسند كرے تو جلد جلد كار روايوں سے جو أسكي آمدني پر هونگي أسكي آمدني أس مقدار سے زياده هوجاني ممكن هى جتني كه وطن ميں تهي اور اب أسكو وه زياده پسنديده طريقه سے خرچ كريگا ليكن ان سب امور سے انگلستان كو كچهه غرض نهيں *

اس مطلب پر صحيح رايوں كے بهت دير دير ميں ظاهر هونے كا آخر سبب يهه هى كه بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں كو وه رائيں ناگوار گذرتي هيں چنانچه زميندارون اور وظيفه داروں اور مرتبهوں اور روكڑ ركهنے والوں كي خوشامد اور خوش كرنے كي اس بات كے ظاهر كرنے سے زياده كوئي بات نهيں كه تمهاري رياست تمهارے هموطنوں كے حق ميں نهايت مفيد هى اور برخلاف اسكے أنكي حقارت اور ناراضي كي اس سے بڑهكر كوئي بات نهيں كه تمهارا رهنا خواه برائيٹن خواه لندن خواه پيرس ميں غرض كهيں رهو برابر هى جو لوگ اس بات سے بخوبي واقف هيں كه علمي امور ميں بهي هماري راے ميں هماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل هوتا هی اسبات سے متعجب نهونگے که ایسے مسئله سے لوگوں کو کیوں تعصب هے جو اهل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکهتا هی که وه دولتمند لوگ اپنی ریاسٹ کي وجهه سے اپنے ملک کے مربي هیں *

یهه ظاهر هی که همنے صرف اس ایک هي مطلب کي بحث پر بهت سا وقت کهویا مگر بغیر اسکے کوئي غلطي نهیں مٹ سکتي که اُسکے پهیلنے اور عام هونے کے اسباب کي چهان بین کیجاوے خصوصاً یهه غلطیاں ایسي هیں که هر جلسه میں اُنکا چرچا هی بلکه ایسے لوگوں سے بهي هم سنتے هیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر هیں ایسي غلطیوں کو البته یهه کہا جاسکتا هی که وه کچهه مضر نهیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نهیں هوتي اور جبکه هماري عادتوں هي میں ایسي خرابي هی که اُسکا تبدیل هونا حقیقت میں ضروري هی جس سے هماري توجهه ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراه هی تو ایسي حالت میں اُس گمراهي کے اصلي اور قابل علاج سبب بهي نظر نهیں آسکتے *

چوتهے همارا یهه مسئله که اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے اُس ذخیره کي موجودگي پر منحصر هی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے هو اس مسئله کے مطابق نهیں که اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم هوسکتے هی هم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نهیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم هوسکتي هی اول یهه هی که وه محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یهه که کل کے خرچ میں وه جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تهیں اس مناسبت سے آتي هیں که وه اُسقدر پیدا نهیں کرتي جتني خرچ کرتي هی *

پهلي حالت کو رکارڈو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا هی جسمیں کلوں پر گفتگو کي هی اور اُسکو اسقدر مفصل لکها هی که بجاے نقل کرنے کے اسمقام پر کچهه اصطلاحیں بدلکر هم انتخاب اسکا لکهتے هیں چنانچه وه فرض کرتے هیں که ایک سرمایه والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی یا مختصر یہہ کہیں کہ اجرتوں کے کارخانہ دار کا کام کرتا هی اور سرمایہ والی کي عادت هی کہ وہ هرسال اسقدر سرمایہ سے کام شروع کرتا هی جو چھبیس محنتیوں کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل چھبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چھہ محنتیوں سے خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وہ فرض کرتے هیں کہ اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تھا دس آدمیوں سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بھر میں تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي اس سال کے اخر میں سرمایہ والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے کہ اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي قیمت برابر تیرہ آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایہ والے کي حالت آیندہ بھي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعہ سے تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چھہ محنتي خاص سرمایہ والے کے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یہہ معلوم هوچکا هی کہ جس برس میں کل طیار هوئي تھي چھبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے کے بجاے کل تیرہ آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تھي اور دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تھے اس سبب سے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یہہ بات یاد رکھني لازم هی کہ جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وہ سالانہ پیداوار کي کمي تھي بیس آدمي تو چھبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تھے اور کل صرف تیرہ آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں کي یہہ هی کہ اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت میں نهیں سمجھتے بلکہ اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے هیں مگر یہہ قیاس حد سے زیادہ غلط هے کیونکہ کل کي قوت بارآور ایسي هی کہ اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هی اگر اُس کل نے بجاے تیرہ آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تو

اُسکے جاري هونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ گھٹنے کے بجاے زیادہ هوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے اُسکو بنواتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لڑکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے هیں تب بهي یهي نتیجہ هوتا پس هر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار هوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑهجاتا اور همارے مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑهجاتیں اگرچہ همنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجها لیکن هم از روے عمل کے اسکي کچهہ بهي قدر نہیں کرتے چنانچہ همکو کسیطرح یقین نہیں کہ تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بهي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچهہ بهي پیداوار کا گهٹ جانا ثابت هو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں یا لگان میں سے لگا هو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے هوتي هی اُنکے استعمال سے پیداوار کو همیشہ ترقي هوتي هی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان میں بارہ لاکهہ پونڈ کا تها اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ هی اور چهاپہ کي کل کے ایجاد هونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار هوئي هونگي اب غالباً اُسسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار هوتي هیں اسلیئے رکارڈو صاحب کا یهہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چهوٹي چیزوں کي پیداوار گهٹ جاتي هی غلط هی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نہیں هوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو همنے مستثنی کي هی کہ کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں بہ نسبت پیدا هونے کے زیادہ خرچ هو جاتي هیں گهوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق هی جنکو هم جاندار کلیں کہہ سکتے هیں هم فرض کرتے هیں کہ ایک کاشتکار اپنے کهیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا هی جو سال بهر میں اپنے اور چهہ اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے هیں اور وہ چهہ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ھیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آتھہ محنتیوں کي برابر ھو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فائدہ اُسکو ھوگا کہ پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آتھہ ھو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي کہ چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اتھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي ھم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو هوني ممکن ھی ظاھر نہو في‌الواقع ایولینڈ میں ایسے ھي حالات واقع ھوئے اور وھي اُس ملک کي بہت سي تباھي کا باعث تھہرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانہ کے قدرتي شریک یہہ حالت بھي ھوتے ھیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف ھوتي ھی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ھوتا ھی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین ھوتي ھے وہ زمیندار اُسکو چھوتے چھوتے حصونمیں تقسیم کرکے ایک‌ایک حصہ ایک‌ایک کنبھہ کو دیتاھے جسپر وہ کنبھہ کاشت کرتا ھے اور اسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي ھوتي ھے اور ایسے کاشتکار بہت تھوڑي لگان ادا کرسکتے ھیں مگر بہت سي فرصت حاصل ھونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ھونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشت‌کار اُسکے ھر طرح کاروبار میں رھتے اور ھمراہ رکاب جلو میں دوڑتے ھیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت ھوتي ھے اور خانہ جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود ھوتے ھیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکي زمینوں کا سالانہ لگان پانچھزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آتھہ سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح پھرتي تھي لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا تھہرتي ھی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتي ھیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ برتنا لازم ھی جس سے پیداوار ھي کثرت سے حاصل نہو

بلکہ بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وہ بہت سا هو پس
اس مطلب کے واسطے مثلا پانسو ایکڑ کا قطعہ زمین کا جس سے پچاس
کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تھا ایک کھیت بنالیا جاتا هی اور
اُس سے دس کنبوں اور دس گھوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں
کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانہ میں یہہ
تبدیلیاں واقع هوتي هیں وہ زمانہ لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي
حالت کي بڑي ترقي کا زمانہ هوتا هی چنانچہ تھوڑے دن گذرنے کے بعد
اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وہ محنت کي
جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے
اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي
هی ایک اس سبب سے کہ انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے
زیادہ کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجہ سے جو انسانوں کے بجاے
حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے
همیشہ مفید هوتے هیں مگر وہ تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث
هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف
ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تھوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري
حالت اگرچہ ظاهرا ممکن الوقوع هی مگر حقیقت میں کبھي پیش نہیں
آتي بخوبي ظاهر هی کہ کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑہ
جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچہ جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا
جاتا هی جو بواسطہ یا بلاواسطہ محنتیوں کے خرچ کي نہیں هوتیں تو
اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اسوقع پر عام شرح
هم اس سبب سے کہتے هیں کہ ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص
کاموں کي اجرتوں میں کمي بھي آجاتي هی مگر یہہ ایسي کمي هوتي
هی کہ اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتھہ اُسیقدر زیادتي هونے سے
اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگھیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے
بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکھا جو اُنسٹھہ محنتیوں کا کام دیتا تھا ایک
آدمي ایک حلقہ دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعہ

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساتھہ آدمي بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو محدود ہوتا ھی یعني کم ہوتا ھی تو یہہ بات ناغالب ھی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کي اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمي جو اُنکے بنانے میں مصروف رھتے تھے استدر اُنکي قوت کے بارآور ھو جانے کے بعد بھي اُنھیں کے بنانے پر لگے رھیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتي بیکار ھوگئے ھونگے اور اجرت کي شرح غالباً کم ھوگئي ھوگي لیکن تمام محنتیوں کي تعداد اور اُنکي پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئي تبدیلي نہیں آئي تو اُس کمي کا کسي اور موقع پر ترقي ھونے سے ضرور عوض ھوگیا ھوگا جسکو ھم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ھیں کہ اُن پیچوں کي قیمت میں کمي آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقي رھي ھوگي جسقدر کہ اُس حالت میں رھتي جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلي قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسي ایسي جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کي پرورش ھوتي ھو تو اجرت کي عام شرح بڑھجاویگي اور اُسمیں کمي کا نہ آنا وجوھات مذکورہ سے صاف ظاھر ھی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ھو اور جسقدر وہ زیادہ ھو اُسیقدر اُسکي مانگ نہ بڑھي تو تھوڑیسے محنتي جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رھتے تھے بیکار ھو جاوینگے مگر یہہ کمي ایسي ھوگي کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي نہ آنیکے سبب سے کسي اور کام میں ترقي ھونے سے پوري ھو جاویگي بلکہ اُس جنس کي مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکي پیداوار کو اب ترقي ھوئي محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ زیادہ ھو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کي عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کي کار آمدني جنسوں کي کل مقدار کلوں کے رواج پانے سے بڑھجاویگي اور علاوہ اُس بڑھي ھوئي جنس کے باقي اور جنسوں کي نسبت اپني حالت پر رھیگي *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کي مثال جو اُوپر دي گئي کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسي بري ھی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتي کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ھی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي یافتہ قوت پیداوار کا مقابلہ کرسکے اسلیئے اُسکي تمام محنتیوں کي تعداد کم ہو جاتي ھی مگر حقیقت میں ایسا بہت کم واقع ہوتا ھی چنانچہ ایک جنس کے طیار ہونے کي اساني کا عام اثر یہہ ہوتا ھی کہ اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زیادہ بڑھاوے جس میں بہ نسبت سابق کے زیادہ محنتي لگے رہیں *

چنانچہ ھماري کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ ھم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بیان کر چکے ھیں اُنمیں سے ہر ایک پیشہ میں اُنکي کلوں کے ایجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ایسي معمولي حالتوں میں کلوں کے فائدوں کے کھرے پن پر جزوي دقتوں کي کھیل سے بھي کچھہ بٹا نہیں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتیجوں کا تھوڑا اثر ہوتا ھی شاید اُنپر کسي خاص تجربہ کي گواھي کا پورا اثر ہووے اِسلیئے ھم اپني تقریر کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے دیباچہ کے خلاصہ مفصلہ ذیل سے تقویت دینگے جنکو نول صاحب نے اُسوقت میں جبکہ وہ کارخانوں کي تحقیقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کیا تھا *

وہ خلاصہ یہہ ھی کہ جبتک کپڑہ کے طیاري کو وسعت ہوتي رھیگي تب تک بالغ خواہ نا بالغ محنتیونکا یہہ خیال کہ بڑي بارآور کلوں کے ایجاد ہونے سے اُنکي اُجرت میں کمي آویگي بے بنیاد ھی اور اُن لوگوں کا یہہ قول ھی اور بارھا اُنھوں نے مجھہ سے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب ھمکو کم اُجرت پر زیادہ کام کرنا پڑتا ھی میڈچسٹر اور سالفورڈ کے اُس اخبار کا کوئی پرچہ جو وھاں کے کارخانہ کے محنتیوں نے جاري کر رکھا ھے اور بلاناغہ روز چھپتا ھی میں نے ایسا نہیں دیکھا جسمیں اس قسم کي باتیں نہیں چھپتیں چنانچہ ۱۱ جنوري سنہ ۱۸۳۴ع کے پرچہ میں مندرج ھی کہ اب بہ نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے دسویں حصے کي کمي کے ساتھہ دوگنا کام کرنا پڑتا ھی *

اور حقیقت اُسکے یہہ ھی کہ سنہ ۱۸۰۴ع میں کاتنے والے کو یارن کپڑہ کے لیئے ایسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اٹھئیں اُسوقت کي اوسط بارآور قوت رکھنے والي کل پر طیار ہوں في پونڈ چار روپیہ چار آنہ ملتے تھے اُسوقت میں جو اوسط قوت اُس کل کي تھي مجھکو معلوم نہیں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسي کل کے ذریعہ سے جسکي قوت
بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کي تھي اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في
پونڈ دو روپیہ آتھہ پائي ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسي کل
کے ذریعہ سے جسکي قوت بارآور چھہ سو اڑتالیس پونڈ سوت کاتنے کي ھی
اُسي قسم کا سوت کاتنے پر في پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائي سے لیکر
ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائي تک ملتے ھیں یہہ مینچسٹر کے نرخ کا
حساب ھی *

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ
سوت یارن کپڑہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو اڑتالیس پونڈ
اُسي طرح کا سوت کات لیتا ھی اور جب دو روپیہ آتھہ پائي في پونڈ کے
حساب سے اجرت ملتي تھي اور اب بحساب ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائي
في پونڈ کے اجرت ملتي ھی لیکن تین سو بارہ پونڈ کي اجرت دو روپیہ
آتھہ پائي في پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ھوتے ھیں اور چھہ
سو اڑتالیس پونڈ کي اجرت ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائي في پونڈ کے
حساب سے سات سو تراسي روپیہ ھوتے ھیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر
محنت پر سنہ ۱۸۲۹ع کي نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ
ملتے ھیں یہہ بات ھرطرح صحیح ھے کہ محنتي بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع
کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ھی مگر جس حالت میں کہ ھمکو
یہہ ثابت کرنا منظور ھی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کي نسبت کم ھیں تو
اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپني غرض یہہ ھی کہ کاتنے والا
جو کچھہ اب کماتا ھی وہ دس برس پہلے کي نسبت اُسي قدر محنت
بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ھی اور اُس
کي کمائي کي ترقي کا باعث کلوں کي ترقیاں ھیں اور ان ترقیوں کي
سبب سے محنتي کي کمائي میں اور بھي ترقي ھوگي اور بہ نسبت سابق
کي اصلي شرح کے ترقي شرح سے بہت زیادہ محنتي فائدہ اُتھاوینگے مگر
شرط یہہ ھی کہ روئي کے کارخانوں کي اُسیقدر ترقي میں تیس برس
آیندہ کو تیس برس گذشتہ کي طرح کوئي سبب مخل نہو اور روئي کے
کارخانہ کي شاخوں میں سے کسي شاخ کي کل میں ترقي ھونے سے اور
شاخوں میں بھي اجرت کي شرح کي ترقي ھوگي کیونکہ محنت کي

مانگ اُس ترقي یافتہ کل کي طرح اوروں میں بھي زیادہ ھو جاویگي غرض میري یہہ ھي کہ روئی کے کارخانہ میں سے کسي شاخ کيُ کل میں کسي طرح کي ترقي ھونے کا اب تک یہہ اثر ھوا ھی کہ محنتي ایک خالص تعداد روپیہ کي بہ نسبت اُس حالت کے جبکہ ترقي اُس کل کي نہوتي زیادہ کماتا ھی*

اجرت کي شرح پر کلوں کے اثر کي نسبت محنتیوں کي غلط فہمي اُنکے کام چھوڑ بیٹھنے اور اور دنگے فساد کا باعث اور کارخانہ داروں کي شکایت اور فریاد کرنے کا سبب ھی اور مجھکو یہہ افسوس ھی کہ اس سے زیادہ اُن لوگوں کے سمجھانے کا موقع ھاتھہ نہ آیا*

میں محنتیوں کے اسباب پر مطمئن ھو جانے کو نہایت ضروري سمجھتا ھوں کہ کلوں کي ترقیاں اُس روپیہ کي تعداد بڑھاني پر مائل ھیں جو معمولي گھنٹوں کي محنت پر حاصل کرتے ھیں جو لوگ اس حقیقت پر تکرار کرتے ھیں اُنکو یہہ تو قبول کرلینا ضرور لازم ھوگا کہ مینے کاتنے والوں کي نسبت اس حقیقت کو مذکورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت کردیا اور جبکہ اُنکو یہہ ماننا پڑیگا کہ کاتنے کي کلوں میں ترقي ھونے سے نو عمر آدمیوں کي تازہ اور زاید محنتوں کي مانگ بڑھیگي تو یہہ بھي اُنکو تسلیم کرنا ضرور ھوگا کہ اُن نوجوانوں کي محنت کي اُجرتوں میں بھي ترقي ھوگي اور یہہ بھي اسیطرح اُنکو قبول کرنا پڑیگا کہ جنسوں کي طیاري کے اثروں سے جو اُنکي قیمت بازار میں کم ھوگي تو اُنکا خرچ بھي زیادہ ھوگا اور اُن جنسوں کے زیادہ خرچ کے باعث سے روئي کاتنے کے متعلق کاموں میں زیادہ محنتیوں کي ضرورت ھوگي اس سبب سے کپڑے کے تمام کارخانہ میں پہلے کي نسبت اجرت اچھي ھو جاویگي اگر ان باتوں میں سوچ فکر کرکے محنتي نئي کلوں سے مونھہ نہ پھیریں اور اس خیال باطل سے کہ کلوں کي ترقي ھماري اجرتوں کے لیئے مضر ھی محنت کے گھنٹوں کے کم کرواني پر سازش نکریں اور اُن لوگوں کي بات پر کان نہ دھریں جو اُنکو یہہ بھیکاتے ھیں کہ آتھہ گھنتي محنت کرنے پر بارہ گھنتي کي اجرت لو جیسا کہ آجکل بھیکا رکھا ھی تو میرا مطلب حاصل ھو جاوے*

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور هوشیار سمجهه بوجهه کے اچهے هیں اِسلیئے مجهکو یقین هی که اگر انکو یهه بات بخوبي سمجهائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے که کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي هی اور اُس ترقي یافته شرح کي سبب سے بهت زیاده آدمي کام پر لگتے هیں تو وه ضرور بهت خوشي سے اچهي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا که شیخ سعدي نے کها هی. مصرعه . که مزدور خوشدل کند کار بیش *

پانچویں ایک اور غلطي مذکوره غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا هوتي هی جس سے وه پهلي غلطي پیدا هوتي هی یعني اس عادت سے که جزوي اور خفیف باتوں پر توجهه کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بهیئت مجموعي معلوم هو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بهلائي کو جو منتشر هو ندیکها جاوے وه عام غلطي یهه خیال کرنا هی که غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گهٹ جاتي هی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کهلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابه هوتا هی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق هوتا هی که اُسکے بنانے یا قایم رکهنے میں کچهه لاگت نهیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نهیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اگر وه اِسکو خرچ کرتے هیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑه جاتي هی مثلاً اگر وه † قانون جنکي رو سے راس گوڈهوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي هی اور فرانس کي شراب نهیں آنے پاتي هے منسوخ هوجاویں تو بهت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف هو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل هونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بهت تهوڑے محنتي توجهه کرینگے جو راس گوڈهوپ کے خرچ کے لایق هیں جسکا نتیجه یهه هوگا که ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم هو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائده شراب پینے والوں کو هوگا جو معمولي خرچ سے زیاده یا بهتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف هو جاوے تو

† یهه قانون منسوخ هوگئے

بہت تھوڑے محنتي بلا واسطه ریشم پیدا کرنے میں مصروف ہونگے اور بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قینچي وغیرہ بنانے سے جنکے بدلے ریشم حاصل ہوگا بواسطه ریشم پیدا کرینگے پس آخرکار ریشمیں کپڑہ بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نه ریشمیں کپڑا پہنتے ہیں نه شراب پیتے ہیں اِسلیئے اُجرت کي عام شرح غیر متبدل رہیگي اور اگر وہ قانون جو غله اور شکر کے زیادہ فائدہ سے میسر آنیکے مانع ہیں منسوخ ہو جاویں تو محنتیوں کے پرورش کے ذخیرہ کا وہ حصه جسمیں غله اور شکر شامل ہیں بڑہ جاویگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چیزیں ہیں بہت بڑہ جاویگي *

چتھے جس مسئله کي توضیح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام راے کے خلاف ہی که زمینداروں اور سرمایه والوں کا غیربارآور خرچ محنتیوں کے حق میں اِسلیئے مفید ہوتا ہی که اُس سے اُنکو روزگار میسر آتا ہی چنانچه بیلي صاحب کہتے ہیں که کاشتکاري چرائي کے اوپر صرف اسي وجہه سے کچھه قابل ترجیح کے نہیں که اُس سے جو ذخیرہ حاصل ہوتا ہی وہ زندگيؔ کے واسطے زیادہ کام آتا ہی بلکه اُسکي یہه وجہه بھي ہی که کاشتکاري میں بہت سے زیادہ دہقان مصروف رہتے ہیں واضح ہو که یہه بیلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري صورت ہی یہه ہمنے مانا که زیادہ غذا کا پیدا ہونا بیشک فائدہ ہی مگر اُس میں زیادہ محنت کا درکار ہونا کیا فائدہ اگر یہه بھي ایک فائدہ ٹھہرے تو زمین کي بارآوري ایک نقصان ٹھہریگي اگر صرف مصروفیت ہی مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بیلچوں سے کنارہ کرنا چاہیئے کیونکه ایک روڈ زمین کے انگلیوں سے کھودنے میں به نسبت ایک ایکڑ زمین کے ہل سے کھودنے کے بہت سي مصروفیت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پیچ کرتے ہیں که غیر بارآور خرچ مصروفیت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي پیدا کرتا ہی یہه بھول جاتے ہیں که محنتي جن چیزوں کي حاجت رکھتے ہیں وہ مصروفیت نہیں ہی بلکه وہ خوراک پوشاک اور مکان اور ایندھن غرض که معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفیت کہتے ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پربھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل هوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که مجکو کام نہیں ملتا وہ اپنے حسب دلخواہ بلا تعرض کام کرسکتا هی اگر ایک پہاڑ کے دامن میں سے پتھر اُوتھا اُوتھا کر پہاڑ کي چوتي پر لیجانا چاهے لیکن جس شی کي اُسکو حاجت هی وہ اُس قسم کا کام هی جس کے ذریعہ سے اجرت اور روپیہ حاصل هو اور اگر بغیر کام کیئے روپیہ اُسکو حاصل هو تو نہایت خوش هووے مشقت اور تهکنا سردي گرمي سہنا في نفسہ برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے حاصل کرنے میں جسقدر کم انکي حاجت هو یا یوں کہیں که جسقدر اساني سے معاش و ارام حاصل هوں اُسیقدر محنتیوں کي حالت بلکه سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رهنے میں بهتر هوگي ایک نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث هوتا هی ظاهر هی که وهاں معاش کي گراني نہیں بلکه ارزاني هوتي هی اور خوراک اور مکان اور ایندهن کے حاصل کرنے میں اساني هوتي هی اب غور کرنا چاهیئے کہ اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر هوسکتي هی یعني جس ذخیرہ میں سے سب کي پرورش هوتي هی اُسکے ایک جز کے ضایع هوجانے سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجہ کے لوگ صدي گذشتہ کي رسموں کو پهر زندہ کرکے کرتیوں پر سنہري قیطون اور پیمک لگاویں تو البتہ اُنکو اُسکا لطف و حظ معلوم هوگا مگر کمتر درجہ کے آدمیوں کو اُس سے کیا حاصل هوگا جن لوگوں کي راے پر هم گفتگو کر رهے هیں وہ یهہ جواب دیتے هیں که کمتر درجہ کے لوگوں کو قیطوں وغیرہ بنانے میں مصروف هونے سے فائدہ هوگا یهہ سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیہ خرچ هونے کے بجاے پانسو پچاس روپیہ خرچ هونے لگینگے لیکن اب پانسو روپیہ کیا هو جاتے هیں یهہ نہیں کہہسکتے که کرتي پر نلگنے سے وہ پانسو روپیہ موجود نہیں رهے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکهہ روپیہ سالانہ آمدني هو وہ اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وہ اُسکو اُن لوگوں کو دیگا جو اُسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اُسکے طویلہ اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیرہ کے سامان بہم پہونچاتے هیں اب هم فرض کریں که وہ زمیندار خرچ غیر بارآور سے دست کش هوکر صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور اُن ضروریات کو بهی اپنے هی قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجه اُسکا یهه هوگا که جن لوگوں میں اُسکے دس لاکهه روپیه خرچ هوتے تهے وه گویا اپنے مصروف رکهنے والے کو هاتهه سے کهوبیٹهے وه معترض اس سے آگے اور کچهه نهیں دیکهتے لیکن دیکهنا چاهیئے که وه زمیندار جسکے هاتهه میں ایک لاکهه روپیه اب بهي آویگا اُس روپیه کو کیا کریگا کوئي یهه خیال نکریگا که وه اُس روپیه کو صندوق میں بند کر رکهیگا یا اپنے باغ کي زمیں میں دفن کر رکهیگا الغرض وه روپیه جسطرح سے هو خواه بارآور طور سے خواه غیر بارآور طور سے خرچ ضرور هوگا اگر وه خود صرف کرے تو اب همارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وه تمام ذخیره جو اور لوگوں کي پرورش سے متعلق هی هر سال بڑهیگا اور اگر وه خود خرچ نکرے تو وه خسیسوں کي طرح سے کسي اور شخص کو قرض دیگا اور وه شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وه شخص اس روپیه سے انکلستان کا سرکاري † فنڈ خرید کرے لیکن وه روپیه اُس فنڈ کے بیچنے والے کے هاتهه میں جاکر کیا هوجاویگا شاید وه فرانس میں اراضیات کي زمینداري خریدے مگر اُس کي قیمت فرانس کو کسطرح بهیجیگا ضرور هی که وه مصنوعي جنسوں کي صورت میں بهیجیگا جیسا که اُوپر معلوم هوچکا هی الحاصل هر شخص اپني آمدني کو کسي نکسي طرح خرچ کرتا هی اور جسقدر! که وه اپني ذات پر کم خرچ کرتا هی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیاده رهتي هی *

ساتویں آخر مسئله جو همارے مسئله کے برعکس هی وه رکاردو صاحب کي مفصله ذیل تقریر سے واضح هوتا هی *

وه فرماتے هیں که جسطرح پر تمام ملک کي خالص آمدني خرچ هوتي هی اُس سے محنتیوں کي کچهه تهوڑي غرض متعلق نهیں هوتي اگرچه هر حالت میں وه اُنهیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ هوگي جو اُسکے مستحق هیں *

اگر کوئي حال کا زمیندار یا سرمایه والا اپني آمدني کو قدیم زمانه کے تعلقهداروں کي طرح بهت سے خدمتگاروں کي پرورش میں صرف کرے تو به نسبت اُس صورت کے که وه عمده پوشاک وغیره میں خرچ کرتا بهت سے محنتیوں کي مصروفیت کا باعث هوگا *

---

† سرکاري فنڈ عموماً سرکاري لوت بولا جاتا هی اور یهه وه کاغذ هوتا هی جو لوگ اپنا روپیه خزانه سرکاري میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے هیں

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف جنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکهہ روپیہ کي هو تو خواہ میں اسکو عمدہ پوشاکوں اور خانہداري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواہ اسیقدر اور اسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بار اور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پہلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آیندہ انکي محنت کو مصروف نکر سکونگا اور ان سب اشیاء کا انجام یہہ هوگا کہ ان عمدہ پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اٹهالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیرہ نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وہ غلہ اور پوشاکیں دونگا اسیقدر آدمي محنتیوں کي پہلي مانگ پر زیادہ هونگے اور اس زیادتي کا باعث یہہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهتے هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یہہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچهہ روپیہ عیاشي سے بچے وہ خدمتکاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بہت سي فوج اور جہازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وہ بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هي اور اُسکے اخراجات بند هوجاتي هیں بہت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجهہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزو کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیرہ اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ ان دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وہ آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منہا کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هي اور کل آمدني وہ هوتي هی جسمیں خرچ وغیرہ سب شامل هوتے هیں

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کي محنت اُسکے حاصل
کرنیکے لیئے بمقدار مساوي مصروف هوگي کیونکہ سپاهیوں اور ملاحوں کي
خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر
کہ زیادہ عیاشي کي چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار هوتي لڑائي میں
سپاهیوں اور ملاحوں کي زیادہ مانگ هوتي هی اور جس لڑائي کے
اخراجات ملکي سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کي آمدني سے هوتي هیں
تو وہ لڑائي آبادي کي ترقي کے حق میں مفید هوتي هی *

لڑائي کے ختم هوجانے پر وہ میري آمدني کا جزو جو سپاهیوں وغیرہ
کے خرچ میں لگتا تها مجهي کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکي اور
شراب وغیرہ عیاشي کي چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کي
پرورش پہلے اُس میري آمدني کے جزو سے هوتي تهي اور وہ لوگ لڑائي کے
سبب سے پیدا هو گئے تهے فضول رہ جاوینگے اور باقي آبادي پر اُنکے اثر
سے اور آبادي کے ساتهہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے همسري کرنے سے
اُجرت کي شرح میں کمي آویگي اور محنتیوں کي حالت خراب
هو جاویگي انتهیٰ *

واضح هو کہ رکاردو صاحب یہہ سمجهتے هیں کہ محنتیوں کے حق
میں جنسوں کے پیدا کرنے کي نسبت خدمتوں میں مصروف رهنا زیادہ
مفید هی یعنے کرسیوں کے پیچهے کهڑا هونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں
کے حق میں بہت بہتر هی اور سپاهي اور ملاح هونا کاریگر هونے
سے اچها هی اب جو یہہ بات ظاهر هی کہ محنتیوں کے اِستعمال کي
جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاهي هوجانے
سے ترقي نہیں هوتي تو سمجهہ لینا چاهیئے کہ رکاردو صاحب کي یہہ
راے غلط هی یا همارا مسئلہ صحیح نہیں هی *

معلوم ایسا هوتا هی کہ رکاردو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے
نکالے هیں کہ سپاهیوں اور ملاحوں کي خدمتوں کي اُجرتیں جنسوں میں
ادا کیجاتي هیں اور کاریگروں کي اُجرتیں روپیہ سے دیجاتي هیں هاں
یہہ بات وہ سچ کہتے هیں کہ اگر کوئي شخص جسکي آمدني ایک لاکهہ
روپیہ کي هو اپني آمدني کو اپنے ذاتي اِستعمال کي چیزوں کے خریدنے
میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کي

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقي نہیں رهیگا۔اگر وہ ایسي جنسیں خرید کرنے جنکو خدمتگاروں کي خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کي پرورش کا ایک نیا ذخیرہ هو جاتا هی اس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپني آمدني کو اس دوسري صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کي دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کي اُسنے پہلے بار کي تهي لیکن اُنکو یہہ نہ سوجها کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا هی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپني آمدني کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکي آمدني کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیتا هی اُنہوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کي خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچهہ لگاتا هی وہ اُس روپیہ میں سے کم هو جاتا هی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپني خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کي خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بهي اُنکي پرورش اُسي خوبي کے ساتهہ هوتي جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کي مفروضہ حالت میں هوتي ظاهر هے کہ کوئي شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں هندوستان کے طور پر نوکروں کي تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کي مانگ کم هوجاتي یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور هی کہ محنتیوں کي اسواسطے پرورش کیجاتي هی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچهہ درکار هو جنکو هم بازار سے خرید کرتے هیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بهي رواج هوتا تو محنت کي مانگ بڑہ جاتي اور اس سے بهي کم اسبات پر اصرار هوسکتا هی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتهہ پهرنے یا دروازہ پر پهرہ دینے کے واسطے نوکر رکها جاتا تو اس تبدیلي سے محنتیوں کي زیادہ مانگ هوجاتي اور ابادي کو ترقي هوتي*

رکارڈو صاحب کي اس راے سے کہ لوگوں کي آمدني بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ هونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ هی هم اسقدر نا اتفاقي کرتے هیں کہ هم محنتیوں کي غرض کو بالکل اُنکي راے کے مخالف سمجهتی هیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هی چنانچہ اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی تو اُس روپیہ کو اپنے هاتھہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتھہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو آمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں کہ اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچہ انگلستان میں اکثر کم رتبہ لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبہ لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تھیں غریبوں کے اچھے اچھے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکھي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نہیں بنائي گئی تھیں اگر انگلستان میں پچھلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نہ ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایہ دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نہیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسي آساني سے سیکھہ لیئے جاتے هیں کہ هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تھوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹھانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشہ سیکھتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکھتا هی جو بیحد و غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکہ تمام ملک میں دولت پھیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصہ بچاکر کسي

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبہ کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا هی جس سے بڑا فائدہ حاصل هو چنانچه وہ کاریگر اپني آمدني کي بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا هی اور اُس ذخیرہ کے هر حصه کو اُس هوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوٹی سے ذخیرہ پر استعمال هوسکتا هی بار آور کردیتا هی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد هیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانه حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکه خود بھي دولتمند هوا غرض که تاریخ اور تجربه سے معلوم هوتا هے که جن ملکوں میں بہت سا روپیه خدمتوں کي خرید میں خرچ هوتا هے وہ ملک مفلس هوتے هیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیه خرچ هوتا هی وہ ملک مالدار هوتے هیں *

رکارڈو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بھي زیادہ غلط هی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھي وارد هوتے هیں جو همنے اُنکي اُس رائے پر کیئے هیں جو اُنھوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاهر کي هی چنانچه جسقدر آمدني سپاهیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي هے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے هي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش هوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقه سے خرچ کیجاوے جو حصه اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا هوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رهیگا جیسا که هم اوپر ثابت کرچکے هیں سپاهیوں اور ملاحوں کي جیسا که رکارڈو صاحب کا خیال هی کچھه زیادہ مانگ نہیں هوتي بلکه بجاے ایک پہلي مانگ کے یہه دوسري مانگ قایم هو جاتي هی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصه بارآور طور سے صرف هوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے که اُن سے شہروں کي فصیلوں کے باهر کے مکانات تڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شہر کي حفاظت هو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگي جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاهوں کي مرطوب آب و هوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑهائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں مین مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کا

ذخیرہ کي هرسال ترقي هوتي الحاصل لڑائي هر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب هوتي هی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر هوتي هے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں هوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر هوتي هے

واضح هو کہ اب هم وہ بڑي غلطیاں جو همارےاس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو هر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا هے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاهیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر هوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب هی جو مزدوروں کي پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع هووے *

اب یہہ سوال هی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر موقوف هی جواب اُسکا یہہ هی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا هوتي هیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي کنبوں کي مناسبت سے هووے اُس ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر هی پس اگر هم یہہ بات دریافت کرني چاهیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے هوں کس مناسبت سے هی تو همکو انہیں دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور هوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات دریافت هووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول هیں تو بحسب فرض اسبات کے کہ هردو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر هی یہہ نتیجہ

هاتهه آتا هی که ایک محله کي اجرت دوسرے محله کي اجرت کي نسبت ایک چوتهائي زیاده هوگي اور اگر یهه بات ثابت هوجاوے که دوسرے محله کي محنت کي بارآوري پهلے محله کي نسبت نصف کي قدر زیاده هی تو یهه سمجهنا چاهیئے که دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو که پهلے پهل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یهه بات بهي یاد رهے که هم لفظ کنایتاً کا بلحاظ اُس کل ذخیره کے نهیں کهتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بهم پهنچتي هی بلکه اُس خاص ذخیره کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکه اگر تمام دنیا ایک گروه تصور کیا جاوے تو یهه امر واضح هی که اُس گروه کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیره ایسي جنسوں کے زیاده پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نهیں آتیں مثل فیطوں یا مورتوں کے نهیں بڑه سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیره کا اکثر اُس آساني پر زیادهتر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وه اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبجز مبادله کرنیکے ذریعه هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نهیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضه میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور انگلستانیوں کي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نهیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکه قانوني مزاحمت نهوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جهاں چاے شکر وغیره پیدا هوتي هی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچهه غرض نہیں کہ اُسکا خوردني غله انگلستان کي زمین میں پیدا هوا یا هولینڈ میں زمانه حال کے هل کے ذریعه سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑه بنے کي کل کے ذریعه سے پیدا هوا *

غرض که یهه امر ملاحظه طلب هی که منجمله ان دونوں سببوں کے پہلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر محصور هے *

جواب اُسکا یهه هی که اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یهه تمام امور ایسے سببوں پر موقوف هیں که منجمله اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجهے نہیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیده هیں که مختصر بیان اُنکا نہایت دشوار هی یا اچهي طرح سمجهه میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصور نہیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نہیں البته محنت اور هنرمندي وغیره بہت کچهه آدمیوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوه اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیده نہیں هی اور باستثناے کوئینٹلٹ صاحب اور سرآئیبونائیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظه نہیں کیا بیان کرینگے واضح هو که وه سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانه هی اور یهه امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانه عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچه انگلستان میں اوسط عمر کا زمانه چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بہت سے ملکوں میں وه زمانه پینتیس برس تک بهي نہیں پہونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بهي نہیں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے که انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو که بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي هوتي هی معلوم هوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد هوگي' جسمیں اوسط° عمر کا زمانہ زیادہ هوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم هو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت هوگي جسمیں آبادي کي ترقي آهستہ آهستہ هوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈهنگ پر رهنا یا آهستہ آهستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید هی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتیں معلوم هو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر هوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پهنچتي هی یعني اُس ملک کي آب و هوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف هوگي *

بعضے ایسے ملک هیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رهنے کا ذریعہ نہیں بخشا اور بعضے ایسے ملک هیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نہیں رکها چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابانوں میں مدت تک زندہ نہیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامنبلا میں عیش و عشرت سے بسر نہیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي هی مگر دولت دے نہیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نہایت عمدہ ضلع هیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست هیں باوجود اسبات کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رهنیوالوں کے سامهنے جا بجا پهیلے پڑے هیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم هیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي هی چنانچہ جزیرہ آئیس‌لینڈ کے باشندے بهي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم هوتے هیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نہیں هوتے مگر پهر بهي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچهہ اثر کرتي هیں اِسلیئے اُنسے غفلت نہیں چاهیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند هوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر هاتهہ نہیں آتي *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري اجتناب یعني استعمال سرمایہ کي اُس مقدار پر محصور هوتي هی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتهہ کیا جاتا هی *

باقي هم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال الات اور تقسیم محنت هیں اوپر کرچکے هیں اور اب اپني کتاب کے پڑهنے والوں کو صرف استقدر یاد دلانا ضرور هی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کي بارآوري کے سبب هوتے هیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب هی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتي تو انسان ایک ایسا حیوان هوتا کہ اور جنگلي حیوانوں کي نسبت بہت کم حظ اُوتهاتا بلکہ اپني پرورش بهي نکرسکتا *

چوتهے وہ آخیر سبب جو بارآوري محنت پر موثر هوتا هی گورنمنٹ کي مداخلت یا عدم مداخلت هی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ هی کہ ملکي اور غیر ملکي ظلم و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان هي کو نہیں بلکہ دولت رساني کو بهي فرض اپنا سمجها هی یعنے یهي نہیں کہ اپني رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کي تحصیل کرکے اُسکا حظ اُوتهاویں بلکہ یہہ سکهانا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لاویں اور اپنے کار و بار کے اهتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کي تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بهي اپنے ذمہ فرض سمجها هی زیادہ تر بد قسمتي یہہ هی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجها اُسیقدر جہل و ناداني سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فحواے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے هیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتي هی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندي مراد هی اور ترقي اُسکي جنسوں کے باهر جانے سے هوتي هی جنکے معاوضہ میں روپیہ باهر سے آوے اور کسیقدر اس گمراهي سے کہ جب تجارت کسي شخص یا کسي جماعت پر منحصور هو جاتي هی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے هیں تو نقصان گو کیسا هي بڑا هو پهلگندہ هونے سے معلوم نہیں

ھوتا اور فائدہ گو کیسا ھي تھوڑا سا ھو مگر اکھٹا ھونے سے ظاھر معلوم پڑتا ھی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یہہ بڑا قاعدہ قرار پایا ھی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے ھوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے ھیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے ھیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپني رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قہراً پھیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل ہوتے ھوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و ھوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نھوں *

واضح ھو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتھہ عام مصیبت بھي تھي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک ھي بادشاہ ھیمبرک سے لیکر روم تک حاکم ھوگیا اور وہ صدھا پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تھیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نہایت مستغرق تھا اور اُسکے طریقوں سے واضح ھوتا ھی کہ خیالات اُسکے محض اندھا ڈھونڈھي کے تعصب پر مبني تھے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یہہ یقین تھا کہ ازادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي ھوتي ھی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي ھوتي ھے اس وجہہ سے ضرور ھے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُٹھاتا ھی یعني وہ فریق جسکو رفعداد حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي ھی توتے میں رھتا ھی اور ملک فرانس اور ملک اٹلي جو جدے جدے بادشاھوں کے تحت حکومت تھي تو یہہ اُسنے یقین کیا ھوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان ھوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندھے بانیوں کو یہہ جرات نہوئي کہ ایک ھي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باھم تجارت کرتے ھیں اُسپر بھي یہہ اعتراض کرتے چنانچہ جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

---

† اس لڑائي سے نیپولین اول شہنشاہ فرانس کي لڑائي مراد ھی جسکے خلاف پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تھا اور یہہ لڑائي سنہ ۱۸۱۲ع میں ختم ھوئي تھي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کي اجازت عطا فرمائي مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کي رخصت ندي اور ذھن اُسکا یک لخت اس اثر سے خالي رھا کہ مبادلوں کے فائدے اسباب پر موقوف نہیں کہ بایع اور مشتري ایکھي بادشاہ کي رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت ھوویں اس بادشاہ کي ذھني تجویزیں اُن غلطیوں کي نظیریں تھیں جو آج کل بہت سي جاري ساري ھیں اور آخر وہ تجویزیں اُسکي مستحکم عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت خفیف اختلاف کے ظہور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ھم گفتگو کر رھے ھیں کوئي تبدیلي واقع نہوئي *

جب کہ لڑائي ختم ھوچکي تو نیپولین کي بادشاھت ٹوٹ پھوٹ کر کئي خود مختار بادشاھتیں ھوگئیں اور ھر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو اپني سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاہ کي زور و قوت نے توڑا تھا افسران پرمٹ اور رہ گذرہان اپنے ملک کي آمدنیونکے مٹانے اور اپنے ھمسایوں کي ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ھي موثر ذریعہ معلوم ھوئے جیسیکہ لڑائي کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تھیں چنانچہ فرانس کي جنسیں جو اٹلي اور بلجیم میں تجارت کي راہ سے گئي تھیں اور بلجیم اور اٹلي کي جنسیں فرانس میں گئي تھیں روک دي گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انکلستان والوں نے غلہ کي نسبت قانون جاري کیئے غرض کہ تدبیر تجارت میں اشیاء مطاوبہ کي ممانعت کا پھر دستور قایم ھوا چنانچہ روسیوں نے جنکے ملک میں غلہ بہت پیدا ھوتا ھی بیگانہ ملکوں کے کارخانہ کي مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے سے ممانعت کي اور انکلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعي چیزیں بہت سي بہم پہونچتي ھیں اپنے ملک میں غلہ کے آنے کي ممانعت کي *

ھماري رائے میں روسیونکا طریقہ عمل کي روسے انگلستان والونکي نسبت زیادہ فتنہ انگیز اور شرارت خیز تھا روسي قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کي نسبت کمال ھٹ اور اصرار سے قایم رھي ھیں اور حقیقت یہہ ھے کہ سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے ھوئے کہ ھر تغیر کے ساتھہ امتناع تجارت اور محصول پرمٹ زیادہ ھوا لیکن اصول کي روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن
اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي
ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں
محنتي کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ
کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي
آدمي پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک
میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق
میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے
ذخیرہ کا گھٹانا ہی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہی دوسرے
جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا
ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گھٹ جانے کي جہت سے جو
اُسکے باہر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگي محنتي نقصان کا
معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے
آنے کي ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کي قیمت سوائے محنت کي
قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ہی اور محنتي آدمي ہر شی
ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ہی نہایت دشواري
اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے
ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زاید پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت
سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینے
کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کي
ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب
مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ہی
اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ہی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ہی
اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ہی
پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں
صرف کیجاتي ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کي قیمت
گھٹ جاتي ہی اور محنتي آدمي کا کھانے پینے کي چیزوں میں جو
صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور
چیزوں کي گراني سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سي بڑائي زمینداروں کے

حق میں هوتي هی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي
جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري
کا خرچ کم پڑتا هی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول
کو ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر زیادہ عمدہ کلیں رواج پاتي جاتي هیں
اور محنت کي تقسیم زیادہ هوتي جاتي هی اور جسطرح سے مصنوعي
چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باهر نجانے
دینا هی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں
لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باهر بهیجنے پر قیدیں
لگانا هی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت هوتي
هی تو وہ طیار بهي کم کیجاتي هیں اور جو کچهہ کہ طیار هوتي هیں
اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف
هوتي هی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار هونے میں صرف نهوتي اور
اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري هوتا هے
اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بهي اُسکي مناسبت سے زیادہ
لاگت لگتي هی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو
اِسلیئے زیادہ هو جاتي هی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت هوتي هی
اور دوسري قسم کا مول اِسلیئے زیادہ هو جاتا هی کہ کم پیدا هونا اُنکا
ضروري هوتا هی اور هر طرح سے محنت کي بارآوري کم هو جاتي هی ان
صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رهتا هی *

مگر گورنمنٹ کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي هوتي هی
کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف هونے لگتي هی گورنمنٹ
کے کار و بار بلا وصول هونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي
رقم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں هوسکتي اور محصول سے
بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے هیں اور
جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد هوسکتا هی اُنمیں سے ایک تو
اراضي کا لگان هی مگر ثمرہ اُسکا یہہ هی کہ لوگ اراضي کي کاشت پر
سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول هی مگر وہ سرمایہ
کے باهر جانے کا باعث هوتا هی اور تیسري آمدني کا محصول هی جسکا
نتیجہ یہہ هوتا هی کہ وہ مال اکهٹے هونیکا مانع هوتا هی چوتهے اجرت کا

محصول جسکا پھل یہہ ہوتا ہی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا ہی اور محنتي لوگ ایسي چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رہیں اور مخفي نہ رہ سکیں اسباب سے غرض اُسکي یہہ ہوتي ہی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ ہاتھہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا ہی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي چیزیں قایم کیجاتي ہیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاء اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریان کے کام میں لانے سے سو سے ٹالا جاتا ہی غرضکہ ہر ایسا محصول بھي جس سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رہتے ہیں مضرت سے خالي نہیں ہوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي بند کرنے سے سارے گھر کي ہوا اور روشني بند ہو جاني ممکن ہی مگر محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں ہوتا نہایت اور بڑي مضرت اُن محصولوں سے ہوتي ہی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے ہیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم ہوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رہتے تھے کہ کسکو حاجت ہی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا ہی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعي جنسوں کي طیاري کي ترقي ہوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دھوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدہا ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا ہی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع ہیں اور ترقي کے لیئے تبدیلي لازم ہی اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر ہی ذرا سي بھي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پھنسجاتا ہی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي ہی کہ ہر وقت آدمي محصول کا شاکي ہی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابي سے بہت کم واقف ہی جو

محصول سے کنایتاً اسپر عاید ہوتي هی اور یہہ بات چند مثالوں سے ثابت ہوسکتي هی مگر هم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے هیں چنانچہ اکثر لوگ اسبات سے واقف هیں کہ لاهن طیار کرنے کے جو عام جوؤں کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے هیں بہت زیادہ قیمت رکھتے هیں اور اسبات میں بھي کسي کو شک شبہہ نہیں کہ بیر شراب کا مول اسي وجہہ سے زیادہ ہوتا ہے مگر غالباً اُن دس هزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي هی کسي شخص کو یہہ خیال نہیں آتا کہ اس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول هی مگر حقیقت یہہ هی کہ چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے کہ لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے هیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاهن کے لایق جو نہیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجہ قانون مذکور میں گونہ تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا بہت عمدہ لاهن طیار ہوسکتا هی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا هی کہ کوئي اُن جوؤں کا لاهن نہیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بہت سے عمدہ جو کام نہیں آتے اور علیٰ هذالقیاس کمال آساني سے یہہ بات بھي خیال کیجاسکتي هی کہ اگر هل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بھي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصہ اراضي کا جسمیں اب پیداوار ہوتي هی بیکار اور ویران پڑا رهتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بہت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوي تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوتھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نہیں پہونچتا جسقدر کہ اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پہونچتا هی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت ہوتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف ہوتي هی چار سبب معلوم ہوتے هیں پہلے محنتي کي ذاتي خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے هاتھہ آوے تیسرے وہ مقدار

امداد کي جو سرمايہ سے بهم پهچتي هی چوتهے وہ مقدار ازادي کي جو
اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هی *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پيداوار سے باز رکهتی هین جو محنتي کنبوں کے برتاؤ میں آتي هیں

واضح هو کہ وہ اسباب تین هیں ایک لگان دوسرے محصول
تیسرے منافع اگر تمام محنتي ایسي چیزوں کي پيداوار میں صراحتاً
یا کنایتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ میں آتي هیں تو اجرت کي
شرح بالکل بارآوري محنت پر محصور هوتي مگر ظاهر هے کہ یهہ جبتک
ممکن نهیں هوسکتا کہ محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذریعوں اور
سرمایوں کے خود مالک نهوں لیکن ایسي حالت وہ وحشیانہ زندگي هے
جسمیں امتیاز مراتب اور تقسیم محنت نهو اور ایسي حالت هی
جسمیں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسمیں اُن
صورتوں میں سے کوئي صورت ظهور میں نهیں آتي جنکے سبب دریافت
کرنیکا کام انتظام مدن سے علاقہ رکهتا هی واضح هو کہ تربیت یافتہ لوگوں
میں ایک بڑا حصہ محنت کا اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف هوتا
هے جنکے برتنے میں محنتیوں کا حصہ نهیں هوتا اور اسلیئے تربیت یافتہ
لوگوں میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي قلت و کثرت محنت
کي بار آوري پر هي منحصر نهیں بلکہ محنتیوں کے استعمال کي چیزوں کے
پیدا کرنے والوں کي ایسي تعداد پر بهي محصور هی جو تمام محنتي
کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے هو *

یهہ امر صاف واضح هے کہ جو محنت محنتیوں کي پرورش کے ذخیر کے
بهم پهونچانے میں لگتي وہ اُس میں صرف نهونے کي حالت میں تین کاموں
میں لگتي هی اول اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو قدرتي ذریعوں کے
مالکوں کے استعمال میں آتي هیں اور دوسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتی ہیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا
کرنے میں جو سرمایہ کے مالکوں کے برتاؤ میں آتی ہیں یا مختصریوں کہا
جاوے اگرچہ اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا کہ محنت اجرتوں کے پیدا
کرنے میں صرف ہونے کی بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے
میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

ہم ابھی بیان کرچکے کہ زر لگان کسیقدر اُس قدرتی ذریعہ کی بارآوری
پر منحصور ہی جسکی اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا ہی اب سمجھنا
چاہیئے کہ اُس قدرتی ذریعہ کی باو اور قوت میں ترقی آنے سے لگان میں
ترقی آتی ہی اور اجرت کی کمی ظہور میں نہیں آتی *

چنانچہ وہ ترقیاں جو پچھلے ایک سو برس میں زراعت کے فن
میں ہوئیں اُنہوں سے اسکاتلینڈ کے نشیب کے حصہ کے زمینیں بڑی
بارآور ہوگئیں اور اسی وجہہ سے لگان کی مقدار بہت بڑہ گئی اور ترقی
لگان کے ساتھہ اجرت کی ترقی بھی ہوئی اگر چہ برابر نہوئی آدم اسمتھہ
صاحب بیان کرتے ہیں کہ جس ‡ زمانہ میں میں نے کتاب تصنیف کی
تو اُن‌دنوں محنتی کی عام اجرت فی یوم پانچ آنہ چار پائی یا فی ہفتہ دو
روپیہ تھے اور فی زماننا یہہ حال ہی کہ فی ہفتہ چار روپیہ سے بھی زیادہ
زیادہ ہے اور یہہ ایسی رقم ہی کہ اُس سے خام پیداوار بقدر ایک
ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگنی یا چوگنی پہلی اُجرتوں کی نسبت
سے زیادہ خریدی جاسکتی ہیں اگرچہ اسکاتلینڈ کی نشیب کی زمینونکا
لگان تگنے سے زیادہ ہوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصہ جو محنتی پیدا
کرتا ہی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا ہی مگر تمام پیداوار کی
مستقل ترقی سے اس ظاہری نقصان کا نعم‌البدل ہو جاتا ہی فرض کیا
جاوے کہ بیس بشل پیدا کرنے کی جگہہ جنمیں سے دس بشل زمیندار
لیتا تھا اور دو بشل سرمایہ والا اور آٹھہ بشل محنتی پاتا تھا اب محنتی
آدمی پینتیس بشل پیدا کرتا ہی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا ہی اور
تین سرمایہ والا اور بیس زمیندار پاتا ہی *

---

‡ واضح ہو کہ یہہ زمانہ وہ تھا جسمیں سنہ ١٧٧٥ ع سے انگلستان والے اور
امریکہ والے انگریزوں میں لڑائی ہوئی اور قریب سات برس کے لڑائی رہکر آخر
امریکہ والے ذریز اپنی مربیوں یعنے انگلستان والوں کی اطاعت سے آزاد ہوگئی *

حاصل یہہ کہ اگر کسي ملک میں بڑا حصہ محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع هووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا هونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا هی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں هوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے هیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں هوتا هی *

جب کہ هم یہہ بات کہتے هیں کہ محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل هوتا هی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجہہ سے زیادہ هوتا هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجہہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن هے جیسا اُسي جگہہ بیان کیا گیا هے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب هی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رهنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف هوگي جو زمینداروں کے برتاؤ میں آتي هیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر هوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاهیئے کہ هر ملک کي گورنمنٹ اسبات کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي هی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتے الامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رهیں اور جہانتک ممکن هو وہ بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجہہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنھیں کي ذات پر محصور نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتي اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کي پرورش کرنا اور بعضي گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کي مراعات سے مصارف سرکاري کا بار محنتي لوگوںپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقونمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتي ہی کہ اُن محنتیوں کي تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اُن محنتیوں کي تعداد کے مقابلہ میں گہٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کي مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازي کرتا ہی گورنمنٹ کي طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ہی جو قدرت کي بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ہی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کي ممانعت بدستور قایم رہتي تو انگریزي زمینداروں کي آمدني ضرور بڑہ جاتي اور اسیطرح اگر صرف ایک ہي کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کي اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کي آمدني شاہزادوں کي سي آمدني ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدني ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کہسوٹ ہی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح کہ وہ دوسرا مطلب جسکي طرف محنتیونکے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے سے پہیر کر محنت لگائي جاتي ہی سرکاري مصارف کا بہم پہنچانا ہے یہہ بات واضح ہے کہ جسقدر محنت غیر ضروري محکموں کے قایم رکہنے کےلیئے صرف ہوتي ہے اور جسقدر زاید محنت جو ضروري محکموں کے قایم رکہنیکے واسطے فضول خرچي سے صرف ہوتي ہی وہ تمام لوگوں کي آمدني میں منہا ہو جاتي ہے اور اس سے بہي زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ہی جو محض لغو و بیفائدہ ہي نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کي رعایت اور پوجاریوں کي پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے ہي قایم رکہنا اُن بحري بري فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کي تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باہمي فائدے

پهونچانے کے قابل کیاهی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باهمي برائي پهونچانے کے باعث هو جاتي هیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعه سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچه غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بهي وہ محصول فریب اور غارت گري هی اور حقیقت یهه هی که نام اُس شی کا رکهنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بهي زیادہ مضر هوں نهایت دشوار هی یعني ایسے شی کا نام رکهنا جو غارت اور زیادہ ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیله بناتي هی مشکل هی *

بادي النظر میں یهه امر ظاهر هوتا هی که صرف اس مضر اور لغو اور بیفائدہ خرچ کوهي وہ منهائي سمجهنا چاهیئے جو اجرت میں سے کیجاتي هی کیونکه جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي هی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائدہ متصور هی جسقدر که اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے هوتا هی گورنمنت کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت هی اور یهه حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت هی اور ایسي کچهه هی که بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بهت کم حاصل هوسکتي هی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے هیں که جو کچهه محصول کے ذریعه سے حاصل کیا جاتا هی وہ ملک کي آمدني سے کم هو جاتا هی معلوم هوتا هی که اُنهوں نے یهه نتیجه اس خیال سے نکالا هی که گورنمنت کا مقصود مثبت اثر نهیں بلکه منفي اثر پهنچانا هی یعنے بهلائي پهونچانا نهیں بلکه برائي کي روک تهام کرنا هی اس لیئے اُن مصنفوں نے یهه ٹهیک تصور کیا که جو کچهه اس طرح صرف کیا جاتا هی وہ رعایا کي خالص آمدني میں سے کم هوجاتا هی مگر باوجود اسکے یهه بات یاد رکهني چاهیئے که هر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تهام بهي ایک بهت بڑا مقصد هوتا هی چنانچه هم مکانات اسواسطے نهیں بناتے که کمروں کي گهري هوئي هوا میں سانس لینا همکو پسند هی بلکه اسلیئے بناتے هیں که اُنکي دیواروں اور چهتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناہ هو جاتي هی اور ایسے هي دوائیاں خوشي کے واسطے نهیں خریدتے بلکه

دفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یہہ خیال نکیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي ‡ فرینڈلي سوسئیتي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچھہ روپیہ اکھٹا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منہائي نہیں سمجھتے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسی اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیتي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ برائیاں یعنے غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فرداً فرداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابھي بیاں کیا یعني یہہ کہ محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جہازونکے تھوڑیسے بیڑے اور نہایت کم فوج اور تھوڑیسے مجسٹریت امن و امان کے قایم رکھنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُتھاوینگي جیسا کہ تھوڑے سے کاشتکار یا تھوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُتھاتے جسقدر بہت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات بھي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هی کہ محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسباب سے کہ اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

---

‡ یعني دوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچنے اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بہي اُنکو غرض هوتي هی جس طرز سے سرکاري مطالبه کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافه کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے هیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصه سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایه والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے هیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصه سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باهر جانا هرگز کم نهوگا بلکه انگریزوں کي باهر جانے والي جنسوں کي قسم مٰیں بهي تبدیلي آنے کي ضرورت نهوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع هوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باهر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اهل سرمایه اور زمینداروں کے واسطے پہلے زمانه کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف هونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یهه بات بهي بهولني نچاهیئے که ایک حصه اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول هوتے هیں دوسرے ملک کے رهنے والوں کو اکثر دینا پڑتا هی چنانچه انگریز اب ملک چین سے تین کڑور پونڈ چاے کے في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرتے هیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیه کي مالیت پر دو سو روپیه بڑہ جاتي هیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نهو تو ظن غالب هی که انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا هو جاوے مگر پهر یهه بات بعید معلوم هوتي هی که انگریز بارہ کڑور پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکه اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني هو جاني ممکن هی اور ڈیڑہ گني هو جانے میں تو کچهه شک شبهه هي نهیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جهاں چاے پیدا هوتي هی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یهه امر تسلیم کرنا چاهیئے که ان دونوں میں محصولوں کے قائم رهنے کي وجهه سے زیادتي نهیں هوتي اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاہ پر لگا رکھا ھی چین
کے اُن اضلاع کے رھنے والے جہاں چاے کي زراعت هوتي هی حقیقت میں
ادا کرتے هیں نظر بوجوہات مذکورہ ثابت هوتا هی کہ انگریزوں نے جو
محصول کلارت شراب پر لگا رکھا هی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ
ادا کرتے هیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن
جنسوں پر مقرر کر رکھا هی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي هیں
انگلستان والوں کو دینا پڑتا هی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا
جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي هی حقیقت میں اُس دوسرے
ملک کے رهنیوالوں کو دینا پڑتا هی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت هوتي هی
اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصُولوں کے قائم هونیکے قوي
سبب هیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا هی کہ هر ملک اپنے همسایوں
کے امن و آزادي سے غرض رکھتا هی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر هوتا هی اب آخر میں اُسپر همکو غور
کرنا باقي رها هی یعني اسبات پر غور کرنا باقي هی کہ اُس محنت کا
اُجرت پر کسقدر اثر هوتا هی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں
کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف هوتي هے اچھي گورنمنٹ کے
محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں یهي بڑا مطلب هوتا هے جسپر وہ محنت
جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي هے
جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم
رهتے هیں جیسا کہ اوپر دریافت هوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور
هوسکتا هی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي
ذریعوں کے موجود هونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا هی اور جو
لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام
دیتے هیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام
دیتے هیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے هوتے هیں اُسکو اجرت
کي منهائي سمجھنا نہیں چاهیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ هی مگر
یہہ بات افسوس کے قابل هی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں
کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں
بقدر ضرورت محنت خرچ کرائي اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

كي پرورش كے ذخيرہ ميں تمام اور موانع كے جمع هونے سے جسقدر كمي آتي هى اور ترقي رک جاتي هى اُس سے زيادہ گورنمنٹ كي بدانتظامي سے كمي آتي اور ترقي رک جاتي هى چنانچہ اكثر ملكوں ميں ايساهي هوا اور هوتا هى مگر يہہ دونوں باتيں يعني گورنمنٹ كي بے انتظامي اور حكام فرماں روا كي مداخلت رعايا كے اُن گروهوں ميں جنكي نسبت يہہ بيان كيا گيا كہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق ركھتا هى علم انتظام مدن كے ضروري جزوں كے شمار ميں نهيں آتيں بلكہ مخل سبب سمجھے جاتے هيں اور اُن كے اثر پر جسقدر كہ هم اب اشارہ كرچكے اس سے زيادہ گفتگو نهيں كرتے *

تيسرے منافع كي تاثير اُجرت پر

جس حالت ميں كہ لگان ايک شي خارجي اور محصول ايک طرح كا خرچ سمجھا گيا تو اب جو كچھہ اجرت ميں سے لينا چاهيئے وہ منافع هى اگر محنت كي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتيوں كي پرورش كے ذخيرہ كي كمي بيشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمايہ والوں كے استعمال كي جنسيں پيدا كرنے والے محنتيوں اور خود محنتيوں كے استعمال كي اشيا پيدا كرنے والے محنتيوں كي تعداد اور شمار ميں هوگي يا عام فهم لفظوں ميں يوں بيان كيا جاوے كہ اُس مناسبت پر منحصر هى جس مناسبت سے سرمايہ والوں اور محنتيوں ميں حاصل محنت منقسم هوتا هى *

اس سے پهلے لفظ اجتناب كے يہہ معنے بيان هوچكے هيں كہ اس لفظ سے اُس آدمي كي چال چلن مراد هى جو كسي چيز كے غير بارآور خرچ سے پرهيز كرتا هى يا حاصلات آيندہ كي توقع پر محنت خرچ كرتا هى مختصر يہہ كہ كسي شي كا خرچ ملتوي ركھنا اجتناب هى اور همنے يہہ بهي بيان كيا كہ محنت كو جب اجتناب كے نتيجہ يعني سرمايہ سے مدد نملے وہ مؤثر نهيں هوسكتي اور اجتناب بهي بجاے خود كسي كام ميں مؤثر نهيں هوسكتا جب تک كہ محنت كي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب كرنا طبيعت كو ناگوار هى اسليئے اُن كے كرنے كے ليئے خاص خاص معاوضہ كي توقع كا هونا يعني اجتناب كے ليئے منافع كي توقع اور محنت كے واسطے اجرت كي اميد ضرور هى هم يہہ بهي بيان

کرچکے ہیں کہ اگرچہ ایک ہي آدمي اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ہی مگر ہمنے آساني کي نظر سے سرمایہ والے اور محنتي کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ہی درصورت نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروري ہو یا لوگوں پر بحساب رسدي نہ لگا ہووے جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی انہیں دو گروہوں میں تقسیم ہوتا ہی اب یہہ امر قابل غور کے ھے کہ اُن کے حصوں کي مناسبت کس بات سے دریافت کي جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ہوتا ھے کہ محنتي اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ہیں وہ دو باتیں معلوم ہوتي ہیں اول عام وہ شرح منافع کي جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگي لگانے پر ایک ملک میں ہوتي ہی دوسرے وہ زمانہ جو ہر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگي لگانے اور منافع کے وصول ہونے کے درمیان میں گذرتا ہی *

منافع کي عام شرح کا بیان

یہہ بیان ہوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ہی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوي رکھنا ہی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ہی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ہیں اور اس شخص کي نسبت یہہ بات کہي جاتي ہی کہ وہ وہ ذریعے پیشگي لگاتا ہی جنکي بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رہتا ہی اور یہہ ذریعے کسیقدر تو اوزار اور مصالح ہیں اور کسیقدر محنت ہی اور اوزاروں میں صرف دستکاري کے آلات ہي داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھي داخل ہیں سرمایہ والا آلات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ہی اور محنتي لوگ اُن آلات کي امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کي نئي اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ہیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتی ہیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ھے جو پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ ہوتے ہیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ہوتا ہی پاني میں لکڑیون مٹي وغیرہ سے بنا لیتے ہیں

معاوضہ كي ماليت ميں پايا جاتا هے معاوضہ كے پيدا كرنے ميں اُجرت اور مصالح صرف هو جاتے هيں اور جو كه وہ سرمايه والے كے قبضه سے نكلتے رهتے هيں اسيواسطے اُنكو دائر سرمايه كهتے هيں اور اوزار خرچ نهيں هو جاتے تو جسقدر رهتے هيں اُسقدر وہ سرمايه والونكي ملكيت باقي رهتے هيں اسليئے اُنكو قايم سرمايه كهتے هيں منافعوں كے تخمينه سے پهلے الات كے اُس حصه كي ماليت كو جو باقي رهتا هے اَور معاوضونكي ماليت پر بهي اضافه كرنا چاهيئے چنانچه مكان كي تعمير كرنے والے كے سرمايه كا بهت بڑا حصه داير سرمايه هوتا هى اور اُس سرمايه كے خاص جز اينٹ چونه شهتير پتهر اور پتهر كے چوكے جنسے مكان بنايا جاتا هى اور وہ روپيه بهي جو مزدوروں كو بوجهه اجرت ديا جاتا هے اور قايم سرمايه اُسكا اُسكے علم عمارت كے سوا صرف پاڑ كا سامان اور زينے هيں چنانچه وہ شخص ان سب چيزوں كو پيشگي لگانے كے ايك عرصه كے بعد اُنكے معاوضه ميں ايك مكان اور پاڑ اور زينے جو كام ميں آنے سے كسيقدر خراب و خسته هو جاتے هيں موجود پاتا هى روئي كاتنے كا كارخانه‌دار جو چيزيں پيشگي لگاتا هى اُن ميں سے روئي اور اجرت اُسكا دائر سرمايه هوتا هى اور مكان اور كليں قايم سرمايه هوتي هيں اور معاوضے اُسكے كپڑا اور پرانے مكانات اور كليں هيں اور اسيطرح جهاز والے كو جو كچهه پيشگي لگانا پڑتا هى اُسميں سے اُسكا قايم سرمايه جهاز هوتا هے اور ملاحوں كي اجرت اور جهاز كے ذخيرے اُسكے دائر سرمايه هيں اور معاوضے اُسكے جهاز كا كرايه اور خود جهاز جيسا كچهه وہ سفر كے بعد رهے اور باقيماندہ ذخيرہ هيں غرض كه هر صورت ميں جيسے كه ابهي بيان كيا گيا منافع پيشگي لگے هوئے سرمايوں اور معاوضوں كي ماليت كا حاصل تفريق هوتا هى *

منافع كا تخمينه كسطرح كرنا چاهيئے

جواب اس بات كا كه منافع كا تخمينه كس چيز سے هوسكتا هے يهه هى كه اُسكا تخمينه كسي ايسي چيز سے كيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں حتى الامكان تبديلي كے صلاحيت نركهتي هو اگر سرمايه والوں كے پيشگي

§ كسي شى كي عام ماليت اُس شى كي وہ قابليت هوتي هى جس كے باعث سے وہ بهت سي بلكه تمام چيزوں سے بدل سكے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت
ہاپس کے پہلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ہیں کیا جاوے تو یہہ امر
ممکن هی که فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاهر میں
اسکو نفع معلوم هووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان هی چنانچه
معاوضه اُسکا غله اور پهلوں میں پیشگي لگے هوئے سرمایه کي نسبت بیس
روپیه فیصدي زیادہ هوسکتا هی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے
اُسمیں نقصان واقع هو سکتا هی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم
تبدیلي آتي هے وہ روپیه هی کسیقدر تو وجهه مذکور سے اور کسیقدر اس
وجهه سے که عام اندازہ هر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتهه معمول و مروج
هےوهي ایسا ذریعه هی که اکثر منافع کا حساب اُسي سے هوتا هی لیکن اگر
دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیه کي مالیت میں بهي بڑا تفاوت
واقع هوتا هی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع هووے جس سے روپیه کا
حاصل هونا آساني سے هوسکے جیسے که کهانوں میں زرخیزي وافر هو اور
محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیه حاصل هونا مشکل هو جیسے کاغذ
زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج هووے اور اور ایسے هي اسباب
ظهور میں آویں تو عام مالیت روپیه کي تهوڑے تهوڑے زمانوں کے اندر بهي
بڑہ گهٹ سکتي هی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض هونا مالیت کا اندازہ کرنے
کا بهت عمدہ پیمانه معلوم هوتا هی اول تو روپیه کے بعد مبادله کي بڑي
شے محنت هے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعه هونیکے
سبب سے که جس شی کو جي چاهے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف
کرسکتے هیں اور اشیاء مبادله کي نسبت اپني مالیت میں بهت کم بدلتي هے
روپیه اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیه کے قریب قریب هیں اُنکي
مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہه هوتا هی که وہ ایسي قدرت رکهتي
هیں جسکے ذریعه سے همیشه محنت پر قبضه هو سکتا هی اور وہ ایسي
قدرت هی که اور کسي شی کو حاصل نهیں البته ایک قسم کي چیزوں
میں جنکي انسانوں کو نهایت حاجت اور رغبت هی اور وہ چیزیں مقدور
اور عظمت هیں محنت پر قبضه کرنے کي مالیت کسیطرح نهیں
بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفه میں ایک هزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے هیں عیش و آرام اُنکي زندگي کے بہت مختلف هونے ممکن هیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوي کے هونگے اور وہ هر ایک هزار میں کا ایک اور اپنے بهائي بندوں کي نسبت هزار مرتبہ زیادہ دولتمند هوگا اگر هندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کي محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ هو سکے جسقدر محنتیوں کي محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ هو سکتا هی تو ایک هندوستاني جسکے تیس هزار روپیہ سالانہ آمدني هووے اُسیقدر بڑا آدمي هندوستان میں هوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکهہ روپیہ سالانہ کي آمدني والا هوتا هی *

اِسلیئے هماري راے حکیمانہ یہہ هی کہ سرمایہ والے کے پیشگي لگے هوئي سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاهیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا هی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے هوتا هی اور جو کہ روپیہ اور محنت کي مالیت اُس درمیاني زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ کے حاصل هونے تک گذرتا هی قیمت بہت کم بدلتي هی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط هوتا هی اِسلیئے هم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑي دشواري اِس وجهہ سے پیش آتي هی کہ منافع کي شرح معاهدہ سے کچهہ علاقہ نہیں رکهتي بلکہ تجربہ سے متعلق هی اور ایک شخص واحد بهي اپنے منافع کي بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاري رهنے کي حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کر سکتا هی کہ اُسکے معاوضوں کي مالیت پیشگي لگائے هوئے سرمایہ کي مالیت سے زیادہ هو اور یہہ بهي وہ توقع کرسکتا هے کہ وہ زیادتي بهي کثیر و وافر هو مگر اُسکو یقین نہیں هوسکتا کہ زیادتي هي هو اور نقصان نهو یہہ بات تو کہہ سکتا هی کہ فائدہ هوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر هوگا بلکہ اکثر هوتا هی کہ وہ یہہ بهي نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع هوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ هوتے هیں کہ ظاهر میں برسوں تک منافع معلوم هوتا رهی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر هم یهہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کي مالیت کیا تھي اور پیشگي لگے هوئے سرمایہ کي مالیت کیا تھي اور یهہ بھي دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل هونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یهہ بات معلوم هو جاویگي کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تھي فرض کرو کہ یهہ تمام امور دریافت هوئی اور یهہ نتیجہ بھي حاصل هوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیہ فیصدي هوئی پھر بھي یهہ استفسار باقي رهتا هی کہ کس کس وجهہ سے منافع کي مقدار دس روپیہ فیصدي هوئي اور پانچروپیہ فیصدي یا بیس روپیہ فیصدي نهوئي *

ایسا معلوم هوتا هی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کي مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا هو یا مختصریوں بیان کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا هو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رهي هوگي جو کل محنتي لوگوں کي پہلی چال چلن سے موجود اور باقي رهي هو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم هوتي هی

یهہ بات تسلیم کیجاویگي کہ درصورت نهونے موانع رخنہانداز کے منافع کي شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر هوتي هی پس اگر یهہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم هونیکے کیا کیا سبب هیں تو هم استنباط کرسکتے هیں کہ درصورت نهونے کسي مانع خاص کے یا تو وهي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکھتے هوں سرمایہ لگانے کے اور سب کاموں میں بھي اُسیقدر شرح منافع

كي قايم كرينكے اسليئے هم تحقيقات اُن سببوں كي كرتے هيں جنسے سرمايه لگانے كے ايک بڑے كام ميں يعني اُن محنتيوں كي اجرت ميں سرمايه پيشگي لگانے كے كام ميں منافع كي شرح قايم هوتي هے جو اجرت كے پيدا كرنے ميں مصروف رهتے هيں يعني محنتيوں كے استعمال كي جنسيں پيدا كرتے هيں *

اس مقدمه كے سهل كرنے كے واسطے هم ايک ايسے ضلع كي چهوٹي سي نو آباد بستي فرض كرتے هيں جس ميں زرخيز اراضي كمال افراط سے هاتهه آتي هى اور وه بستي ايسي جگهه واقع هى اور اُسكی باشندوں كي خصلت ايسي هى كه اُسكے باعث سے ملكي اور غير ملكي جبر و تعدي اور مكر و فريب سے محفوظ هى جسكا نتيجه يهه هى كه وهاں لگان اور محصول كا وجود نهيں اور فرض كرو كه اُس بستي ميں دس سرمايه والے اور باره سو محنتي كنبى بستے هيں اور وهاں كے رهنے والے روپيه كے چلن سے محض ناواقف هيں اور اُن لوگوں كي هر ايک شى يعني تمام مكانات اور كپڑے اور اسباب خانه داري اور كهانے پينى كي چيزيں سال بهر ميں صرف هوجاتي هيں اور دوسرے سال پهر نئي پيدا كي جاتي هيں اور هر كنبه اپني سال بهر كي اجرت سال كے پهلے دن لے ليتا هى اور سال كے آخر دن تک اُسكے عوض كا كام پورا كرديتا هى غرض كه سال كے پهلے دن سرمائے پيشگي لگائى جاتے هيں اور سال كے آخر دن پر اُنكے تمام معاوضے وصول هوتے هيں اور فرض كرو كه جب اُس بستي كا حال درياقت هوا تو هرسرمايه والے كے قبضه ميں ايک سو بيس محنتي كنبوں كي اجرت سال بهر كے واسطے موجود تهي اور سرمايه هرايک كا سو محنتي كنبوں كے پچهلے سال كي محنت كي پيداوار تها جسكو هم ايک هزار كوارٹر غله سمجهيں اور اُسكے استعمال كي جنسيں جنكو بيس پيپى شراب كے قرار ديں بيس كنبوں كے پچهلے سال كي محنت كي پيدا وار كا وه ذخيره تها جسكو سرمايه والے نے اپنے صرف كے واسطے ركهه چهوڑا تها *

ايسے حالات مفروضه ميں اگر هر سرمايه والا سو محنتي كنبوں كو اجرت كے پيدا كرنے ميں اور بيس كنبوں كو اپنے استعمال كي جنسوں كے پيدا كرنے كے واسطے لگاكر اپنا سرمايه صرف كرے اور محنتيوں

کي آبادي بجاے خود قايم رهي يعني نہ کهتے اور نہ بڑھے تو منافع کي شرح سالانہ فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار کوارٹر غلہ پيشگي لگايا هوا سرمايہ هوگا اور يہہ غلہ سو کنبوں کي محنت کي اجرت هي جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هي اور اس سرمايہ کا معاوضہ اجرت کا ايسا ذخيرہ هوگا جس سے ايکسو بيس کنبوں کي محنت پر دوسرے برس قبضہ هوسکے جو حقيقت ميں هزار کوارٹر کے پہلے سرمايہ اور سرمايہ والے کے استعمال کي جنسوں کا دوبارہ پيدا کرنا هے اور يہہ جنسيں اُس محنت کے چهٹے حصہ کي پيداوار هيں جو سرمايہ کے دوبارہ پيدا کرنے ميں لگائي گئي اس لیئے ماليت ان جنسوں کي کل سرمايہ کي ماليت کا چهٹا حصہ هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايہ کے معاوضوں کي ماليت اصل سرمايہ کي ماليت سے ايک چهٹا حصہ زيادہ هوگي پس منافع کي شرح جيسا کہ همنے پہلے بيان کيا سالانہ فيصدي بيس قايم رهيگي اور پانچ چهٹي حصے محنتيوں کے اپني استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں اور ايک چهٹاحصہ سرمايہ والوں کي استعمالي جنسوں کے پيدا کرنے ميں مصروف رهيگا *

جو نسبت کہ سرمايہ کو محنت سے حاصل هي اُسميں تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هوں اُن پر غور کيجاتي هي فرض کيا جاوے کہ نقل مکان يا برے موسم کے باعث سے پچاس کنبوں کي محنتي کنبوں ميں کمي پڑے اور هر سرمايہ والا وهي سرمايہ يعني سو محنتي کنبوں کي سال بهر کي اجرت کي پيداوار جسکو همنے هزار کوارٹر غلہ کے نام سے تعبير کيا قايم رکهنا چاهيگا مگر اسليئے کہ محنتيوں کي تعداد ايک چوبيسويں حصہ کي قدر گهٹ گئي تو بجاے اسکے کہ اُس سرمايہ سے ايک سو بيس کنبوں کي محنت پر قبضہ حاصل هوسکي صرف ايک سو پندرہ کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکيگا پس هزار کوارٹر غلہ کے ايکسو پندرہ کنبوں پر بجاے ايکسو بيس کنبوں کے منقسم هونگے اور سرمايہ واليکو بجاے بيس پيپوں شراب کے صرف پندرہ پيپي اگلے برس ميں هاتهہ آوينگے اور اگر عکس اسکا فرض کيا جاوے يعني نقل مکان يا ترقي آبادي کي وجہہ سے محنتيوں کے پچاس کنبوں کي بڑهوتري هووے تو هر ايک سرمايہ والا بجاے ايکسو بيس کنبوں کي محنت کے ايکسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض ہوسکیگا اور ہزار کوارٹر غلہ بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم ہوگا اور سرمایہ والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکہ ایک صورت میں منافع فیصدی بیس سے پچیس اور دوسري صورت میں فیصدي بیس سے پندرہ ہوجاتا هی اب یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتیوں کے بارہ سو کنبی بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایہ والا بجاے اسکے کہ ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو هر سرمایہ والیکا سرمایہ سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر هو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا هوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکتا هی یا اگر هر سرمایہ والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوہ کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو هر سرمایہ والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایہ هوگا جو پچانوہ کنبوں کي محنت سے حاصل هوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هی غرضکہ پهلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندرہ فیصدي هو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیادہ هو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتهہ جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هیں اُسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راہ پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گهٹنے کے ساتهہ ساري محنتیوں کي تعداد اُسي اندازہ سے گهٹ جاوے یا یہہ کہ سرمایہ کي مناسبت محنت کے ساتهہ بدلي نہ جاوے تو منافع کي شرح بهي نہ بدلیگي اور اگر هر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑهے یا گهٹے تو منافع بهي بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑهیگا یا گهٹیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار حصول میں واقع هوں *

حاصل کلام یہہ کہ آبادي کي نہایت سادي حالت میں یعني جبکہ لگان محصول وغیرہ اُسپر کچهہ نہوں تو حسب حالات مذکورہ بالا کے منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پچهلے برسوں کے چال چلن پر منحصر هوتي هی *

اس لحاظ سے همنے یهه بات فرض کي که تمام سرمایه والے ایکسا کام کرتے هیں اور محنتیوں کي تعداد بدستور قایم رهنے کي صورتمیں جو هر ایک مستقل ترقي سرمایه کي هووے حالت مفروضه بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي هوگي تو تمام سرمایه والوں کي هرگز یهه غرض نهوگي که وه اپنے سرمایوں کو بڑهاویں بجز اسصورت کے که اُس سے محنتیوں کي تعداد کو ترقي هو بلکه اپنے سرمایه کي اُس مقدار سے زیاده قایم رکھنے سے بهي غرض نهیں هوسکتي جو محنتیوں کي تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور هووے حاصل یهه که اگر آبادي بدستور قایم رهے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یهه هوگي که وه اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي هووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیوں کي تعداد میں ترقي هو جاوے تو سرمایه والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے که کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا هي *

جب یهه فرض کیا جاوے که سرمایه والے کو صرف اپنے مطلب سے کام هوتا هي تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصه پر موقوف هوگي جو سرمایه کے پیشکي لگانے سے معاوضه حاصل هونے تک گذرتا هي اور اگر وه زمانه دریافت هو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم هونا محنت کي بارآوري پر موقوف هوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضه پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غله کے فرض کرسکیں اور اُسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي هوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانه سو هوگي سرمایه والا پانچ کوارٹر پیشکي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندره کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانه هوگي اورسرمایه والا پانچ کوارٹر کا سرمایه پیشکي لگانے سے پندره حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانه هوگي اور برخلاف اسکے جبکه محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو منافع کي شرح اُس زمانه پر موقوف هوگي جس زمانه تک سرمایه پیشکي لگا رها جو محنتي که اجرت کے طریقه پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کي محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایہ والا جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایہ رکھتا ہو دو محنتیوں کو لگا سکتا هی اور هر محنتي اُسکو دس دس کوارٹر هر برس معاوضہ میں دیگا لیکن اگر کوئي محنتي ایک برس کے اخیر میں دس کوارٹر دینے کے بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر میں دیوے تو وہ سرمایہ والا جسکے پاس کل دس کوارٹر سرمایہ هووے دو محنتیوں کي جگہہ صرف ایک محنتي لگا سکیگا اِسلیئے کہ اگر وہ دو محنتي لگاوے تو سرمایہ اُسکا اس سے پہلے پورا هو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا هووے پس سرمایہوالا اُسیقدر سرمایہ سے نصف محنتي لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدني کے هرسال کے آخر میں حاصل کرنے کے بجائے هر دوسرے سال کے اخیر میں حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبي سے ایک ملک کے سرمایہ والے ایکسا کام نہیں کرتے بلکہ هر شخص اپني بہبودي کے لیئے بلالحاظ اس امر کے تدبیر اپني کرتا هی کہ اُسکے پروسي اپر کیا تاثیر اُسکي هوگي سرمایہ اور آبادي کو سرمایہ والوں کي بچت اور حرص سے ترقي هوتي هی واضح هو کہ هم پھر مقدمہ مفروضہ کي طرف رجوع کرتے هیں فرض کرو کہ منجملہ سرمایہ والوں کے ایک سرمایہ والا اورونکي مانند اُن بیس محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُسي کے استعمال کے جنسیں پیدا کرتے هیں اور اُن سو محنتي کنبوں کي جگہہ جو اُجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں ایکسو دس محنتي کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں لگاوے تو اُسکے پاس اخیر سال میں اُسکا سرمایہ گیارہ سو کوارٹر غلہ هو جائیگا جو ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوا اور جس سے حال کي اُجرت کي شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هی باقي نو سرمایہ والوں میں سے هر ایک کے پاس ایک ایکہزار کوارٹر کا سرمایہ هوگا جو سو محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوا جس سے حال کي شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضہ هوسکتا هی پس ملک کے تمام پہلے سرمایہ یعني دس هزار کوارٹر کي جگہہ جو بارہ سو کنبوں کي اُجرت تھا ایکسو دس هزار کوارٹر هوجاویگا اور اُنھیں بارہ سو محنتي کنبوں کي اجرت میں خرچ

هوگا مگر جو کہ صرف بارہ سو کنبے اُسکے لینے والے هیں تو کل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گهٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچهه کم اُنیس فیصدي سالانہ هو جاویگي اور یہہ کمي منافع کي اُس سرمایہ والے کو اپنے زیادہ کیئے هوئے سرمایہ کا فائدہ اُٹهانے سے باز رکهیگي جسکي وجهہ سے وہ کمي منافع کي واقع هوئي اور یہہ شخص آپکو ایکهزار ایک سو کوارٹر کے سرمایہ کا قابض پاویگا جو ایسي اُجرت هی کہ ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي جس سے ایکسو تیس اور کچهه زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ هو سکتا هی مگر اور هر ایک سرمایہ والا اپنے ایکهزار کوارٹر کے سرمایہ سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا هوا ایکسو اُنیس سے کچهه کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضہ کرسکیگا پهلاسرمایہ والا سرمایہ کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑها هوا پاویگا اگرچہ پهلي شرح منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گهٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایہ والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گهٹتا هوا پاوینگے *

اب یہہ امر واضح هی کہ کوئي چیز ایسي نہیں جسکو سرمایہ والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا هی جیسي ناراضي سے کہ اپنے سرمایہ کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا هی بلکہ وہ اُسمیں ترقي نہونے سے بهي ناخوش هوتا هی واضح هو کہ تهوڑا تهوڑا جمع کرنے سے سرمائے بهم پهنچتے هیں اور رفتہ رفتہ یہہ جمع کرنا عادت میں داخل هو جاتا هی سرمایہ والا اپنے سرمایہ کے بڑهانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جلد سمجهنے لگتا هی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کي نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایہ کي ترقي کا بڑا ذریعہ جانتا هی غرضکہ یہہ غالب هی کہ اور سرمایہ والے بهي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم نہونے دینے پر سعي و کوشش کرینگے گو منافع کي عام شرح کسیقدر کم هو جاوے پس هر ایک آگے پیچهے پهلے سرمایہ والے کي تقلید کر کے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑهانے کے واسطے وہ حصہ محنت کا جو اُنکے خاص استعمال کي جنسوں کے پیدا هونے میں لگتا تها اُسمیں لگائینگے اور هر سرمایہ والا ایک هي زمانہ میں بجاے اُسکے کہ ایکسو محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دو بارہ پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے مهیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتي کنبوں کو سرمایہ کے دوبارہ قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال كي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع كي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي هوجاويگي اور منجملہ بارہ سو محنتي كنبوں کے گیارہ سو کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف هونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس هزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس هزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے هو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مهیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رهنے کے بجاے اب گیارہ بارهویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارهواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف هوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع هو سکتي هی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي كنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس هے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبے اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت همیشہ برابر بارآور رهے تو یہہ امر ممکن هی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال هو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا هونگے وہ سب مفید هونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر هوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ هو جاویگي *

همنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي هی جسمیں زر خیز اراضي افراط سے موجود هی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑھتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رهني چاهیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر یہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع هوتا هی کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بارآوري برابر رهی کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بارآور هو جاتي هی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و هنر

یا زمین کي ذاتي ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت اوسکي مناسبت سے کم بارآور رھتي ھے اور محنتي کے برتاو میں جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتي ھیں تو مصنوعي چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقي یافتہ اساني ھوتي ھی اُس سے اوس بڑھي ھوئي مشکل کا تدارک نہیں ھوسکتا جو خام پیداوار کي تحصیل میں ھوتي ھے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کي شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گھٹ جاتي ھی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع ھوتي ھے کہ سرمایہ کي مناسبت سے آبادي کے ترقي پانے سے اصلي حالت پر بحال ھوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کي نسبت محنتي آدمي خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کي کاشت کي ضرورت سے ایسي ایسي مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلي اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا ھے جاتي نرھی یا زیادہ محنت یا ھنر یا غیر ملکي امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقي ھونے سے حقیقت میں سرمایہ کي ترقي ھوتي ھی اور سرمایہ کي ترقي سے منافع کي شرح میں کمي واقع ھوتي ھی اور روک تھام اس کمي کي آبادي کي ترقي کے سبب سے ھوتي ھے اور آبادي کي ترقي کي روک ٹوک خام پیداوار کي تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے ھوتي ھی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر ھوتا ھی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و ھنر یا غیر ملکي امداد سے کم ھو جاتي ھے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کي کمي کا میلان سرمایہ اور آبادي کے بڑھانے اور منافع کي شرح کے گھٹانے کي جانب ھمیشہ رھتا ھی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بھر میں خرچ ھو جاتا ھی اور سال ھي بھر میں پھر پیدا ھو جاتا ھی اور یہہ معلوم ھو چکا ھی کہ ایسي صورتوں میں محنتیوں کي تعداد بدستور رھی تو کوئي مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسباب کے نہیں ھوسکتا کہ منافع کي شرح میں اس زیادتي کي مناسبت سے في الفور کمي واقع ھو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پھر نقصان اُٹھاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بھر میں ناپید ھو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مگر محنت درکار نہووے تو نتیجہ اُسکا مختلف ہوگا مثلاً فرض کرو کہ سرمایہ والا بجاے اسکے کہ وہ اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے ہیں پانچ کنبی اضافہ کرکے اُن پانچ کو ایسی پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعہ سے ایک آدمي وہ کام کرنے لگے جسکو پہلے دو آدمي کرتے تھے اب پہلے برس کے آخر میں تو سرمایہ والا ایک سو بیس کنبوں کي اجرت پر جو سو کنبوں کي محنت سے پیدا ہوئي اور اپنے استعمال کي جنسوں کو جو پندرہ کنبوں کي محنت سے مہیا ہوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کي محنت سے طیار ہوئي قابض ہوگا لیکن بعد اُسکے پچھلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کي اجرت ننانوے محنتي کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبي لگا سکے کا دونوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي ہو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع نہوگي اور یہہ کل ایک ایسا نیا محنتي ہی جو محنتیوں کي موجودہ تعداد پر اضافہ کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچھہ خرچ نہیں پڑتا چنانچہ جس سرمایہ والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعہ سے بدون اسکے زیادہ ہو جاتي ہي کہ اور سرمایہ والوں کے منافع میں وہ کمي واقع ہووے جو سرمایہ پر اضافہ ہونے سے ہوني چاہیئے جس اضافہ کے قایم رکھنے اور کام میں لانے کے لیئے زیادہ محنت درکار ہوتي ہی اور نیز بدون اسبات کے اُسی منافع کي مقدار زیادہ ہو جاتي ہی کہ اور محنتیوں کی اجرت میں کمي آوے جیسا کہ ایسے محنتي کے زیادہ کرنے سے ہوتي ہی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیرہ میں سے ضرور ہوتي ہی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي ہے مثلاً لاکھوں روپیہ جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاہوں میں صرف ہوئی اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گھٹانے پر نہیں ہوا بلکہ اُنکے ذریعہ سے محنت زیادہ بارآور ہوئي اور محنت کي بارآوري سے دایر سرمایہ اور ملک کي آبادي نے بمناسبت ترقي پائي *

اسلیئے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ کے بڑے کام یعني محنتیونکے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پوشیدگي

لگے ہوئے سرمایوں کي مالیت کا حاصل تفریق یعني منافع محنت کي
اُس تعداد پر منحصر ہوتا ھے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے
بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت
سے قبضہ حاصل ہوسکتا ھے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف
کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ہی تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے
ہیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي
شرح سے حاصل ہوتا ہی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ہی
جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائی جاتی ہیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں
اور محنتیوں میں ہوتي ہی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے
کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ہم اُن سببوں کي تحقیق کرتے ہیں
جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت
ہوتا ہی *

یہہ بات یاد رہی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن
والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رہتا ہی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں
جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ھے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک
ہوتي ہی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ہی
اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شي مراد ہوتي ھے وہ پیداوار
یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں
لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي
سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشي
مراد ہوتي ہی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ہی جسکو
سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاہی تو اپنے استعمال میں
نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ہی جس سے
دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ہی ابھي ثابت ہوچکا ہی کہ سرمایہ کے پیشگي
لگے رہنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہی تو سرمایہ والی اور محنتي کے حصوں
کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ہی اور

علی هذالقیاس یہہ بات بھي صاف واضح هی که جب منافع کي شرح دریافت هوتي هی ٭ تو سرمایه کے پیشگي لگے رهنے کے زمانه سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم هوجاتي هی مثلاً اگر کسي سرمایه والے کا معاوضه باره کوارٹر غله هو اور یہہ دریافت کرنا منظور هو که اُسمیں کسقدر سرمایه هی اور کسقدر منافع هی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاهیئے که اُسکا سرمایه کسقدر عرصه کے واسطے معاوضه حاصل هونے تک لگا رهتا هی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم هی که منافع کي رایج الوقت شرح کیا هے اگر جواب ان دونوں سوالوں کا یہہ هووے که زمانه ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانه هي تو یہہ بات صاف واضح هی که اُجرت میں همیشه دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه صرف چهه مهینے هوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانه قائم رهے تو سرمایه میں † گیاره کوارٹر سے کچهه زیاده لگانے ضرور هونگے اور منافع ایک سے بهي کچهه کم هوگا اور اگر سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه دو برس ٹهرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانه رهے تو آٹهه کوارٹر سے کم سرمایه کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیاده منافع حاصل هوگا غرضکه جسقدر که سرمایه کے لگے رهنے کا زمانه بڑهتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانه قائم رهیگي تو اُسیقدر سرمایه والے کا حصه بڑهتا جاویگا اور جسقدر وه زمانه گهٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بهي اُسکے مناسبت سے گهٹیگا علاوه اسکے یہہ بات بهي ظاهر هی که اگر سرمایه کے پیشگي لگانے کا زمانه معین هو جاوے تو سرمایه والے کا حصه بحسب ترقي شرح منافع کے بڑهیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع هوگي اُسیقدر حصه اُسکا گهٹیگا ٭

اب کس بات پر اُس زمانه کا حصر هوتا هی جسمیں پیشگي سرمایه لگا رهتا هی اس سوال کا کوئي عام جواب نهیں دیا جاسکتا واضح هو که زمانه کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و هوا کے موافق مختلف هوتا هی

---

† اس مقام پر غلطي معلوم هوتي هی از روے حساب کے گیاره سے کچهه کم سرمایه هوگا اور ایک سے کچهه زیاده منافع هوگا

اُور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ ہوں زیادہتر مختلف ہوتا ہی *

یورپ میں فصل سالانہ اور ہندوستان میں ششماہي ہوتي ہی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي ہی اُسکا اوسط انگلستان میں ہندوستان کي نسبت دوچند ہونا چاہیئے گھوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ہی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رہنا ضرور ہي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا ہی اُسکا تھوڑا حصہ ایک ہفتہ سے کچھہ تھوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رہتا ہی مچھلي والے کا سرمایہ ایکھي روز میں خراب ہو جاتا ہی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکھا جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي ہی عموماً یہہ کہا جاتا ہی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باہمي مناسبت سے کم یا زیادہ ہوتا ہی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم ہوتي ہی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ ہوتي ہی ایسا فائدہ ہوتا ہی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑھتا جاتا ہی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑھتا جاتا ہی منافع کي شرح ملک روس میں اِنگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑھي ہوئي سمجھي جاتي ہی چنانچہ ہم فرض کرتے ہیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ ہی اور روس کي فیصدي دس سالانہ ہی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار ہوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت ہوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار ہوگي وہ چھہ سو روپیہ سے کم کو فروخت ہوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ ہوگا خیال کیا جاتا ہی کہ ملک ہالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم ہی اور اسي وجہہ سے ہالنڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملتے ہیں منحصر ہوگئي ہیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ ہی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے ہیں اور ملکوں سے
تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے ہیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ
پر اودھار دیدیتے ہیں خام پیداوار خرید کرتے ہیں اور جنسیں طیار کرکے
بیچتے ہیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار
کے ابتدائي خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگي دیتے ہیں چنانچہ بنگالہ کے
نیل اور راس‌گودھوپ کي شراب اور استریلیا کي اُون اور میکسیکو کي
چاندي کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگي سرمایہ سے پیدا ہوتا ہی
اب اگر منافع کي شرح ان لوگوں میں بڑھي ہوئي ہوتي تو اُن پیشگي
لگے ہوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکي
زیادتي سخت ناگوار ہوتي اور اسي باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں
سرمایہ والے اور محنتي کے آپسمیں پیداوار تقسیم ہوتي ہی وہ سب جگہہ
ایک ہی سي ہونے کي طرف راجع ہوتي ہی چنانچہ جہاں منافع زیادہ
ہوتا ہی وہاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کي کمي کي وجہہ سے جسکے
واسطے سرمایہ پیشگي لگتا ہی دبا رہتا ہی اور جہاں منافع کم ہوتا ہي
وہاں درازي زمانہ کي وجہہ سے تہما رہتا ہی اُس زمانہ کي کمي بیشي
کي نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاتا ہی محنتي آدمي کو
شرح منافع کي کمي بیشي سے زیادہ علاقہ ہوتا ہی محنت کي بارآوري
اور سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کا زمانہ اگر معین ہو جاوے تو پیداوار میں
محنتي کے حصہ کي مقدار جیسا کہ ہم ثابت کرچکے ہیں منافع کي شرح
پر موقوف ہوگي اسلیئے محنتي کي غرض یہہ ہوتي ہی کہ اُسکے استعمال
کي جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا ہی اُسکے منافع
کي شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رہنے کے کم ہوني چاہیئے اور
اگر یہہ امر ممکن ہو کہ منافع کي شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ
ہو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف ہوگا جس سے محنتي
صریح تعلق رکھتا ہی یعني اُن جنسوں کي پیداوار سے جو محنتیوں کے
استعمال میں آتي ہیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا
جاویگا جس سے محنتي کي پرورش کا عام ذخیرہ کم ہو جاویگا پس
جب کہ اور تمام باتیں بدستور رہیں تو محنتي کي اصلي غرض یہہ ہوتي
ہی کہ منافع کي شرح عموماً گھٹتي رہے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگي لگایا جاتا هی جو مزدوروں کے برتاو میں آتي هیں اسقدر کم هوتا هی کہ سرمایہ والیکا حصہ اُس حالت میں بھي تھوڑا هوتا هی کہ منافع کي شرح بڑھي هوئي هووے چنانچہ اگو چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگي لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدي سالانہ بڑھي هوئي شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم هوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاهیئے کہ منافع کي بڑھي هوئي شرح عموماً محنت کي بڑي بارآوري کے ساتھہ هوتي هی غرضکہ جب منافع کي شرح بڑھي هوئي هوتي هی یعني محنتي پیداوار کي مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا هی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کي شرح گھٹي هوئي هوتي هی یعني وہ پیداوار کي مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا هی عموماً زیادہ ملتا هی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کي زیادہ مقدار ملتي هی محنتي کے حصہ کي بڑھوتري دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک هونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا هوا فرض کرنے سے هوگي اجرت کي مقدار میں بہت کم اضافہ هوگا *

محنتي کے استعمال کي جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگي لگانے کے زمانہ کا کم هونا محنتي کے حق مفید هی هم فرض کرتے هیں کہ ایک محنتي بہت کم زرخیز اراضي پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کي پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کي شرح فیصدي دس سالانہ اور اجرت کے پیشگي لگانے سے غلہ کے قابل استعمال هونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کي قیمت دو سو بیس روپیہ هوگي اور محنتي بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکي عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل هو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت هووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت هوگا اور محنتي دو سو روپیہ کي جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپني اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹروںسے کم کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار هوگي جسقدر کہ پہلے درکار تھي مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي کا پہلا ایک اور نتیجہ هوتا هی کہ سرمایہ والا اُسي مقدار سرمایہ سے پہلے کي نسبت بہت تهوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبی کي پرورش کے واسطے سال بهر کے لیئے ضرور هوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کرسکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتي کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو هرسال آیندہ میں لگا سکتا هی لیکن اگر غلہ ایسا هو کہ بدون دس برس رکهنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے صرف هو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا هووے سرمایہ پیشگي لگے رهنے کے زمانہ کي درازي وهي اثر پورا پورا دیکهلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکهلاتي هی *

مگر اُس زمانہ کا ایسي جنسوں کي پیداوار میں دراز هونا جو محنتي کے صرف میں نہیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نهوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چهٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیہ في سال هووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي هو اور شرح منافع کي فیصدي دس سالانہ هو تو وہ محنتي دس گیارهویں حصہ فیتہ کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپني اجرت سے دس چهٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت هونے کے لیئے دس برس تک رکها رهنا ضرور هووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیتہ پانچ چهٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کي خریداري کي کبهي خواهش نہیں هوتي اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رهنے کے زمانہ کي درازي سے اُس سرمایہ میں جو پیشگي لگا رهتا هی اور عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نہیں هوتي اسلیئے محنتي کو زینهار اُسکي پروا نہیں هوتي البتہ صرف فیتہ کے خریدنے والوں پر اُسکا اثر هوتا هی *

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑھي هوئي اجرت اور بڑھا هوا منافع ساتھہ ساتھہ رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهنے میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گھٹتا هوا رهی اور اسیطرح یهہ بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑھا رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گھٹ جاتي هی تو میلان اُسکا یهہ هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پھیرے اس سے یهہ واقع هوتا هی که پهلے سرمایه والوں میں بحنش و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑہ جاتي هی پهلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهہ سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وہ تمام گروہ پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشگي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُسقدر هوتا هی جسقدر وہ اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورٹ شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وہ سوداگر پر صرف استقدر اثر کرتا هی جسقدر که وہ پورٹ شراب پیتا هے حاصل یهہ که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهہ هوتي هی که وہ زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهہ که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیونکي پرورش کے ذخیره کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیره سے هوني ضرور هی *

دوسرے یهہ که مقدار اُس ذخیره کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے مین مصروف ہوتے ہیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف ہوتي ہی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نہونے سے حاصل ہوتي ہی *

چوتھے یہہ کہ جب لگان نہو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلکا ہو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتے ہیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف ہوتي ہی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہی *

پانچویں یہہ کہ کسي مفروض زمانہ میں منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے چلن پر موقوف ہوتي ہی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگا رہنا ضرور ہوتا ہی کسي عام قاعدہ کا مطیع نہیں ہوتا بلکہ در صورت قلت منافع کے طویل ہونے پر مایل ہوتا ہی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاہ ہونے پر راغب ہوتا ہی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم ہوتي ہی وہ سبب بھي بہت کچھہ تحقیق ہوگئے جنسے منافعے قرار پاتي ہیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاہیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا ہی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ ہوسکے واضح ہو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کي شرح کا تصفیہ ہوتا ہی مذکور ہوچکے اور یہہ امر ثابت ہوچکا ہی کہ وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف ہوتے ہیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے ہوتي ہی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایہ کي مقدار پر موقوف ہوگي اس سے لازم آتا ہی کہ سرمایہ کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم ہو جاوے جسکے ساتھہ اُسکي مناسبت سے محنتیون کي تعداد نہ بڑھي تو کل سرمایہ

والوں کي حالت أسوقت تک زوال پذير نهوگي که منافع کي شرح کي کمي سرمايه کي أس زيادتي سے زيادہ نهو جاوے جو اب سرمايه ميں هوئي مثلاً پانچ روپيه فيصدي کي شرح سے بيس لاکهه روپيه پر اتنا نفع ملسکتا هے جتنا دس فيصدي کي شرح سے دس لاکهه روپيوں پر حاصل هوسکتا هے اور ساڑے سات فيصدي کي شرح سے بيس لاکهه روپيوں پر بهت زيادہ نفع حاصل هوگا اور سرمايه کي ترقي کا ميلان آبادي کي ترقي کي طرف گو وہ ترقي أسکے برابر نهيں هوتي ايسا هوتا هی که تمام دنيا کي تاريخ ميں کوئي مثال ايسي نهيں جس سے ظاهر هووے که تمام سرمايوں کي ترقي سے تمام منافعوں ميں کمي آئي هو *

واضح هو که مقدار أن مطلوبه چيزوں کي جسکو منافع کي ايک مقدار معين سے خريد کرسکتے هيں مقدار منافع سے يک لخت بيگانه هی ايک چيني سرمايه والے اور ايک انگريز سرمايه والے کو جنکے سالانه منافع سے ايکسال کيواسطے دس دس محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هی عيش و آرام مختلف درجوں سے حاصل هوسکيگا چنانچه انگريز کو اوني کپڑے اور باسن اور چيني کو چاے اور ريشمين کپڑے زيادہ حاصل هوسکينگے غرضکه تفاوت أنکا چين و انگلستان کي أس محنت کي مختلف بارآوري پر منحصور هی جو أن چيزوں کے پيدا کرنے ميں صرف هوتي هی جنکو أن دونوں ملکوں کے سرمايه والے اپنے کام ميں لاتے هيں مگر وہ دونوں شخص محنت پر قبضه کرسکنے اور أسکے سبب سے لوگوں ميں ابرو رکهنے ميں برابر هوتے هيں هم يهه ثابت کرچکے هيں که جوں جوں آبادي بڑهتي هے أسيقدر محنت خام پيداوار کے حاصل کرنے ميں کم بارآور هونے پر اور مصنوعي چيزوں کے طيار کرنے ميں زيادہ بارآور هونے پر ميلان کرتي جاتي هی اسليئے سرمايه والا أسيقدر منافع سے کم آباد ملکوں ميں موٹي جهوٹي پيداوار کثرت سے حاصل کريگا اور کمال آباد ملکوں ميں عمدہ عمدہ سامان ابقدر اوسط حاصل کريگا ايک ايسا جنوبي امريکا والا جو اپني سالانه آمدني سے سو محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکے جنگل کے کنارے ايک لکڑيکے گهر ميں رهيگا اور شايد سو گهوڑے باندہ سکيگا اور ايک انگريز أسيقدر مقدور والا ايک اچهي اراسته کوٹهي ميں رهيگا اور دو گهوڑے اور ايک چوڑت رکهه سکيگا غرض که هر ايک کو الگ الگ لطف و لذت کے ايسے ذريعے حاصل هونگے جو ايک دوسرے کي قدرت سے خارج هونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح ہو کہ پہلي بحثوں میں ہم ثابت کرچکے کہ اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح موجود ہوتي ہے اور اب ہم بعضے اُن خاص سببوںکے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے ہیں جو محنت و سرمایہ کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر ہوتے ہیں *

اُس مشہور باب میں جو آدم اسمتھہ صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج ہی اس مضمون کو بالفاظ مفصلہ ذیل قلمبند کیا گیا ہے *

یعني وہ فرماتے ہیں کہ ہم جسقدر دریافت کرسکے ہیں وہ صرف پانچ صورتیں ہیں جو بعض کاموں میں تہوڑے سرمایہ پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بہت سے منافع کا سبب ہوتي ہیں اول خود کاموں کا پسندیدہ ہونا یا ناپسندیدہ ہونا دوسرے وہ آساني اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکہنے میں پیش آتا ہی تیسرے اُن کاموںمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتھے تہوڑا یا بہت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل ہو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب ہونا یا نہونا انتہی *

جو کہ اب تقریر ہماري آدم اسمتھہ صاحب کي رایوں کي توضیح و تشریح کے بطور ہوگي تو حتی‌الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیدہ ہونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجھا جاتا ہی اور جبکہ محنت کي اجرت یا معاوضہ کا ہم ذکر کرتے ہیں تو اُس سے یہي نقصان مراد ہوتا ہے مگر جیسے کہ ہمنے بیان کیا کہ صرف سستي اور کاہلي جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکہتي ہی ایسي شی نہیں کہ جسپر محنتي کو غالب آنا چاہیئے بلکہ اُسکے کام کا خطرناک یا مضر ہونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھي ممکن ھے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت
اُسکي صرف اُسکي مشقت کا ھي انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامي
یا بے عزتي یا خطرہ کي بھي جو اُسکو سہناپڑتا ھی جزا ہوتي ھی مگر
آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ راے ھے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرات
اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ھیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے
اجرت کسي کام میں زیادہ نہیں ہوتي چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ کاروبار
کے مخاطرہ اور اُن میں زندگي کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے
کہ جوان آدمیوں کو کم همت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کي رغبت کا
موجب ہو جاتا ھی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں
ہوتي حال اُنکا اور ھی چنانچہ جن پیشوں کي بدولت تندرستي میں
بڑا خلل آتا ھی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتي ھی انتہی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ھیں اُنکے شمول میں عموماً اور
باتیں بھي ناپسندیدہ ہوتي ھیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ہوا اور
بہت گرمي اور سردي سہنا اور بہت گرمي میں سے دفعتاً سردي میں
آجانا یا بہت سردي میں سے دفعتاً گرمي میں آجانا تندرستي کے لیئے
ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ھیں یہي اُسکي ناپسندیدگي کے
بھي باعث ہوتے ھیں جس کام میں محنت اور بیماري اور بے آرامي کي
برداشت کرني پڑتي ھی اُس میں ترغیب بھي بڑي ہوني چاھیئے مگر
سب کاموں میں یہہ سب اکھٹي نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا
پیشہ معمولي کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستي کے لیئے نہایت
مضر و خراب ھی اور برخلاف اُسکے قصائي کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت
سنگدلوں کا کام ھی مگر تندرستي کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف
ھی منجملہ اِن دونوں کے ہر ایک کي اجرت کو قریب قریب تصور کرتے
ھیں اور اِن دونوں پیشوں میں محنت کي حیثیت سے جو بہت
خفیف ہوتي ھے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ھي مگر تحقیر عوام اور جگ
ھنسائي کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوي ہوتے ھیں
وہ کسي کام میں اجرت کی زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ھیں
کیونکہ وہ اندیشے ھماري طبیعت کے نہایت قوي اثروں میں سے ہوتے ھیں
آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کي مثال لکھي ھی ھم ڈھنڈوریئے کي مثال

س پر مستزاد کرتے هیں چنانچہ یہہ دونوں ایسے پیشے هیں کہ جب
کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا هی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي
هی اور اس وجہہ سے زیادہ اجرت نہیں ملتي کہ وہ بہت زیادہ محنت
کرتے هیں بلکہ اس وجہہ سے کہ لوگ اُنکو بہت برا جانتے هیں یہانتک
کہ جہاں وہ جاتے هیں لوگ اُنکی کنکر پتھر مارتے اور تالي پیٹتے هیں
اور شاید سب سے برا پیشہ بیعزتي کا بہیک مانگنا هی مگر جب وہ
پیشہ کے طور پر کیا جاتا هی تو یقین. هوتا هی کہ وہ سب پیشوں سے
زیادہ نافع هوتا هی *

مخاطرہ اور بے ابروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر هوتا هي
جو مذکور هوا اور یہہ بھي گمان کیا گیا کہ جو کام جسقدر زیادہ
پسندیدہ هی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي هے
چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب نے لکھا هی کہ تربیت یافتہ لوگوں میں شکاري
اور مچھلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشہ تھہراتے هیں جسکو اور لوگ
دل لگي کے واسطے کرتے هیں بغایت مفلس هوتے هیں چنانچہ قول اُنکا
یہہ هی کہ تھیوکریٹس کے عہد سے تمام مچھلي پکڑنیوالے غریب محتاج
چلے آتے هیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف هوتا هی اسلیئے
بہ نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعہ سے پرورش پا سکتے هیں بہت
زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے هیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے
مقدار کي مناسبت سے بہت ارزان بکتي هے جس سے اُس کے محنتیوں کو
بہت تھوڑا کھانے کو ملتا هی انتہی مگر یہہ بات مشکل سے کہہ سکتے
هیں کہ اچھي تربیت یافتہ لوگوں میں شکار بھي پیشہ هوتا هی اور آدم
اسمتھہ صاحب نے جو مچھلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي
صداقت پر بھي همکو شک هی اگر اُنھوں نے اپنے خیال کو اُن چھوتے
گروهوں پر منحصور کیا هی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچھلیوں کا
شکار کرتے هیں تب تو البتہ صحیح هی حقیقت میں یہہ لوگ اُس کام
کو پیشہ کے طریقہ سے کرتے هیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجھتے هیں
مگر سمندر سے مچھلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام هی کہ وہ
بہت مرغوب نہیں اگر سواے اسبات کے کہ جو لوگ اس کام کو کرتے هیں
وہ خوب موتي تازہ هوتي هیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کھانے

پیشے کا سامان افراط سے ہوتا هی اس پیشے سے اچھي آمدني ہونے کا کوئي اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ هی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا هی وہ عموماً مچھلي پکڑنیوالوں کا ہوتا هی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ هی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگي کے درجہ کا تفاوت ہوتا هی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ هیں اور اسي وجہہ سے ہمکو یقین هی کہ کشتکاري کے مزدوروں کو سب سے تھوڑي اُجرت ملتي هی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاهیئے کہ کاشتکاري کے عام محنتیوں کي معمولي اُجرت صرف جسماني محنت کي وہ مالیت هی جو کسي خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسي وقت و مقام میں دوسرے محنتي کي محنت کي اُجرت زیادہ ملتي هی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاهیئے کہ اُس محنتي کے پیشہ میں کوئي خاص دقت اور ناپسندیدگي هی یا زر لگان یا منافع بھي اُسکي اُجرت میں شامل هی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول هی کہ پسندیدگي اور ناپسندیدگي کي حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئي اختلاف نہیں اور اگر هی تو بہت تھوڑا هي مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق هی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اوسط اجرتوں کي نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتے هیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا هی ایکھي وقت اور ایکھي مقام میں یکسان ہوتا هی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفي مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگر اُس سرمایہ کي مقدار میں مدارج هیں جسکے استعمال غیربار آور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا هي اور ایسي هي زمانہ کي درازي میں مدارج هیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا هی *

مگر ہم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کي پسندیدگي یا ناپسندیدگي یکسان ہوتي هی اور آدم اسمتھہ صاحب بھي اگر منافع کے معني زیادہ محدود اور اجرت کے معني زیادہ وسیع اُن معنوں کي نسبت جو اس رسالہ میں مندرج هیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے واضح ہو کہ ہمنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسماني کي

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے ارامي همیشہ ناپسندیدہ هوتي هی لیکن سرمایہ کا لگانا روحاني محنت هی اور اکثر جي کو بهاتي هی چنانچہ اکثر هم اُن لوگوں کا حال سنتے هیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف هیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے همسے یہہ بات کہی کہ امدني میري کچھہ هي هو مگر کمال خوشي اسمیں هی کہ میں کسي فوج کی اسپتال کا سپرنٹنڈنٹ هوں انسان کي آدهي مصیبتیں منتظموں کي حکمراني کي خوشي اور جرنیلوں کي لڑائي کے شوق ذوق سے پیدا هوتي هیں علاوہ اسکے صرف محنتي آدمي صرف نقد اجرت یا اُسکي مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا هے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور نامووري اور کبهي کبهي ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا هے جو انسان کو حاصل هوسکتا هے یعني اُسکو اس امر سے آگاهي هوتي هے کہ دور دراز ملکوں میں همیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پهونچتا هے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بهي هیں جیسے غلاموں کي تجارت جس سے سختي اور خطرہ اور لوگوں کي لعنت ملامت اوٹهاني پڑتي هی اگر کوئي غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا هی تو اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ هم مضبوط نتیجہ نکالکو یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگي پسندیدہ یا گوارا هوتي هے منافع کے لالچ سے جوکھوں میں ڈالي جاویں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاهیئے یا باهمي بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گہتنا چاهیئے جنکا صلہ اُنکے ساتهہ لازم ملزوم هوتا هی *

ممکن هی کہ یہہ امر صریح ظاهر نہو کہ کسي نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی هوئے سرمایہ سے کوئي مناسبت رکھنے کي کیا وجهہ هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کي تعداد جو سرمایہ کي مفروضہ مقدار کے بڑهتے جانے سے گہتتي جاتي هی تو ایک معین سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل هوجاتا هی جو اُس سرمایہ کے بڑهنے سے زیادہ سخت اور چست هوتا جاتا هي اور دوسرے یہہ بات بهي یاد رکھنے کے قابل هی کہ جستدر

ایک آدمي کا سرمایه زیاده هوتا هے اور اُسکے سبب سے اُسکي آمدني زیاده هوتي هے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیاده ترغیب درکار هوتي هی که وه اپنے سرمایه کے بڑهانے کي امید پر اخلاقي یاجسماني برائیاں گوارا کرے علاوه اُسکے تکلیف اور مرتبه کي کمي جو هرایک پیشه میں هوتي هی وه سرمایه سے اُلتي مناسبت رکهتي هی البته جهاں کسي پیشه پر اعتراض اُسکي برائي کي وجهه سے وارد هوتا هو جیسے قمار خانه کا نال کهینچنے والا هونے یا اُس سے بدتر میر نشاط هونے کي صورت میں هوتا هی تو اُس پیشه کي وسعت سے صرف بدنامي شهرت پاویگي مگر جب یهه اعتراض اُسپر عاید نهوتا هو تو جو پیشه اختصار و کوتاهی کي صورت میں ذلیل معلوم هوتا هی وهي وسعت پانے سے معزز هوجاتا هی اگرچه تکلیف سے بالکل نجات حاصل نهیں هوسکتي مگر جب که سرمایه اتنا فراواں هوجاتا هی که اُس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکهے جاویں تو وه تکلیف استدر گهٹ جاتي هی که سرمایه والے کا تهوڑا وقت اُسمیں روزانه صرف هوا کرتا هی چنانچه آج کل بهت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز هیں وهي بڑے بڑے بنکوں اور عمده عمده شراب کے کارخانوں اور علی هذالقیاس اور سوداگري کے دهندوں کي افسري کرتے هیں یهه امر غالباً معلوم نهیں هوتا که اس کام میں مصروف هونے سے اُنکا بهت سا وقت صرف هوتا هو *

جو نتیجه که ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وه یهه هی که منافع کا جو حصه علاوه اجتناب کے تکلیف اور جانکاهیوں کا معاوضه هوتا هی اگرچه حقیقت میں مقدار میں زیاده هوتا جاتا هی مگر پهر بهي لگے هوئے سرمایه سے جسقدر که وه زیاده هوتا جاتا هے نسبت اُسکي کم هوتي جاتي هی همارے نزدیک یهه تصور تجربوں سے تصدیق هوتا هی گمان غالب هی که انگلستان میں کوئي چند آدمي هونگے جو دس لاکهه روپیه کا سرمایه لگاکر دس روپیه فیصدي سالانه سے کچهه کم پر راضي نهوں ایک مشهور کارخانه دار نے جسکا سرمایه چارلاکهه روپیه کا تها منافع کي کمي کي همسے شکایت کي اوراپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑے باره روپیه فیصدي سالانه بیان کي اس سے یقین هوتا هی که جو لوگ ایک

اور دو لاکھہ کے اندر اندر سرمایہ رکھتے هیں وہ پندرہ روپیہ فیصدي سالانہ سے زیادہ کے متوقع نہیں هوتے کوئي تجارت تھوک داري کے طریقہ پر ایک لاکھہ روپیہ سے کم میں هزار دقت سے هوتي هی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکانداروں اور چھوتے چھوتے کارخانہ داروں سے علاقہ رکھتے هیں اور جب کہ اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساتھہ هزار روپیہ تک هوتي هی تو وہ بیس روپیہ فیصدي سالانہ منافع کي توقع رکھتے هیں اور جب اُنکا سرمایہ اس سے بھي کم هوتا هی تو اور زیادہ منافع کي امید کرتے هیں همنے یہہ بات اپنے کانوں سني هے کہ وہ میوہ فروش جو خوانچوں میں میوہ لگا کر بیچتے هیں وہ بحساب في روپیہ دو آنہ آتھہ پائي منافع لیتے هیں جو بیس فیصدي روزانہ اور سات هزار روپیوں سے زیادہ فیصدي سالانہ هوتا هی مگر یہہ بھي بہت کم معلوم هوتا هی کیونکہ کسي خاص وقت میں جو سرمایہ لگا هوتا هی وہ مالیت میں دو روپیہ آتھہ آنہ سے زیادہ نہیں هوتا اور بیس فیصدي کے حساب سے آتھہ آنہ روزانہ اُسپر منافع هوگا اور یہہ رقم ایسي هی کہ اُس سے صرف محنت کي اجرت بھي وصول نہیں هوسکتي مگر یہہ امر ممکن هی کہ ایک دن میں کئي مرتبہ سرمایہ کي لوت پھیر هو اور یہہ سرمایہ والے اگر هم اُنکو سرمایہ والا کہہ سکیں تو بوڑھے اور ضعیف آدمي هوتے هیں جنکي محنت بہت تھوڑي مالیت رکھتي هی غرضکہ یہہ حساب غالب هی کہ صحیح اور درست هووے چنانچہ همنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال هم جانتے هیں *

دوسرے کام کے سیکھنے کي آساني

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے هیں کہ محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکھنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت هوتا هی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي هی تو یہہ توقع کیجاتي هی کہ اُسکے گھس جانے سے پہلے پہلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایہ اور اُسکا معمولي منافع حاصل هو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت بہت سي محنت اور بہت سا وقت خرچ هونے سے هوتي هی اُس قیمتي کل کے مشابہ هی یہہ توقع هوتي هی کہ جو کام وہ شخص سیکھتا هی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوہ

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا معہ معمولي منافع کے جو اُسيقدر ماليتي سرمایہ پر ملتا هی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مُدت میں پورا هوتا هی اسلیئے اُسمیں آدمي کي عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاهیئے جسطرح کل کے قایم رهنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا هی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کي محنت اور عام محنت کي اجرت میں واقع هوتا هی اسي قاعدہ پر مبني هوتا هی انتهی *

واضح هو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسبات کے همکو اتفاق هی کہ هماري دانست میں اسي تقریر سے یہہ مناسب معلوم هوتا هی کہ هنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کي نسبت زیادہ هوتا هی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاهیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ هی جو هنرمند محنتي کو کسیقدر اُسکي ذاتي پهلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کي چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکي تعلیم و تربیت میں کي هو حاصل هوتا هی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا هی جسکا قابض جب تک دوگني محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں هوسکتا *

آدم اسمتهہ صاحب فرماتے هیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافي نہیں ملتا اور کمي معاوضہ کي وجوہ یہہ بیان کرتے هیں کہ منجملہ اُنکے پهلے نام آوري کي خواهش جو اُن پیشوں میں بڑي لیاقت حاصل کرنے سے هوتي هی دوسرے وہ تهوڑا بہت طبیعي اعتماد جو هر شخص کو صرف اپني لیاقتوں هي پر نہیں بلکہ اپني خوش قسمتي پر بهي هوتا هی تیسرے علمي اور مذهبي کاموں میں اُس کمي کي وجهہ تعداد اُن شخصوں کي هی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاري مصارف سے تربیت پاتے هیں *

پهلے دونوں سبب قوي اثر رکھتے هیں باقي تیسرے سبب کا اثر هماري دانست میں مبالغہ کي رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا هو کہ اُس زمانہ کي نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکي اب بہت گھٹ گئي اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کي آبادي اگرچہ

اس عرصه میں دوچند کے قریب قریب هوگئي مگر اُن ذخیروں کي تعداد
جنکے ذریعه سے اعلی تربیت مفت حاصل هوتي هی کچهه زیاده نه بڑهي
دوسرے اُس تبدیلي کي وجهه سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسري
کے طریقه میں واقع هوئي اور بهت سي صورتوں میں ذخیروں کي مالیت
کي ایسي حالت میں براے نام بدستور رهنے سے جبکه روپیه کي مالیت
پهلے کي نسبت آدهي سے کم رهگئي هی اُن لوگوں کو اصلي مدد بهت
کم پهنچتي هی جو اُنکو حاصل کرتے هیں معلوم هوتا هی که آدم اسمتهه
صاحب نے یهه گمان کیا که اکثر پادري سرکاري خرچ سے تعلیم پاتے هیں
چنانچه وه صاف لکهتے هیں که بهت کم پادري ایسے هیں که اُنهوں نے
اپنے ذاتي صرف سے تربیت پائي مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورسٹیوں
میں کوئي طالبعلم ایسا هوگا که اُسکي پرورش مال وقف سے هوتي هوگي
اور گمان غالب یهي هی که وهاں بیس طالبعلم بهي ایسے نهیں که نصف
مصارف کي قدر اُس چشمه سے فیضیاب هوتے هوں اور بهت سے ایسے
هیں که تربیت کي نسبتي ارزاني کے علاوه روپیه پیسے کي کچهه امداد
نهیں پاتے اور نسبتي ارزاني اس لیئے کهتے هیں که اکسفرڈ یا
کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیه دیا جاتا هی وه اُس سے کچهه
کم نهیں هوتا جو اور ملکوں کے بهت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا
هی مگر یهاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کي نسبت استاد کي توجهه
هرطالب علم پر زیاده هوتي هی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا
هی وه ‡ پرافسر کے تقریر هوتي هی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں
کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعه هیں گویا وه طالب علمونکا امتحان
هی ظاهر هي که انْ دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرني
پڑتي هی مطابقت اُسکي بهت دشوار هی مگر جس طریقه میں زیاده

---

§ یونیورسٹي مدرسه اعظم کو کهتے هیں جس سے ادنی درجه کا مدرسه جو اُسکي ایک شاخ سمجها جاتا هی کالج کهلاتا هی اور اُس سے بهي ادنی درجه کے مدرسه کو اسکول کهتے هیں

† لکچر کے معنے تدریس هیں یعني ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجهنے کے واسطے کوئي مضمون مشرح بیان کرنے کو کهتے هیں

‡ یونیورسیٹي میں جو معلم هر ایک علم کے هوتي هیں اُنکو پرافسر کهتے هیں

محنت ہوتي هی اُسمیں یہہ ضرور هی کہ اوستاد تہوڑے طالبعلموں کو
تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو
دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاہینگے یا اور
ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو
تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلی پیشونکے واسطے بہت کثرت
سے امیدوار ہوتے هیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہٹ جاتے هیں
آدم اسمتہہ صاحب کے بیاں سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقے کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک
پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش
کے لایق هووے چار سو روپیہ تک هوسکتا هی اور یہہ رقم اُس رقم کي
دوچند هی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس
گرجے والے لیتے هیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رهتا هی مگر
وجہہ اِسکي یہہ هی کہ گرجے والے یہہ سوچتے هیں کہ یہہ بچہ شاید
مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے
باپ کے مرتبہ کو پہلنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس هزار چار سو روپیہ سے
کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو
تحصیل علم میں اوتہانا پڑتا هی اُس سے یہہ غرض نہیں هوتي کہ آیندہ
کو منافع حاصل هوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف
کي توقع سے محنت اوتہاتا هی اور باپ بهي اُسکا کبهي یہہ خیال نہیں
کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں هی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آتہہ برس تک
دیہات میں پرورش کراوے جہاں في هفتہ ایک روپیہ خرچ هوتا هی
اور پہر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بهیجے اور نہ یہہ
خیال کرتا هی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسی تجارت کرنا هی
جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي روز افزوں کے دیکھنے سے
تمام بہلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں
کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل هوتي هی اور جو صرف اُس بابت
کیا جاتا هی وہ اُس خوشي کے حاصل هونے سے اُسیطرح وصول هوجاتا
هی جیسے کہ وہ خرچ وصول هوجاتا هی جو لحظہ دو لحظہ کي

خوشیوں کیواسطے اوٹھایا جاتا هی یهه بات راست هی که اُس سے ایک آینده مقصود بهي حاصل هونا ممکن هی مگر جس غرض سے که وه بالفعل خرچ کیا جاتا هی اُسکا حاصل هونا بهي ایک بہت بڑي بات هے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وهي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید هوئي هی اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کے واسطے کافي واقي هوتي هی اور باقي صورتوں میں وه خرچ اور محنت اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصه هوتي هی چنانچه پادري هونے کے واسطے وه خرچ اور محنت هرطرح کافي هوتي هی کیونکه اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹي کے ایک طالبعلم کو درجه حاصل کرنے سے پہلے کچهه تهوڑا سا اور پڑهنا تو پڑتا هی مگر خرچ کچهه نهیں کرنا پڑتا پس جو کچهه اُسکو پادري هوجانے کے بعد حاصل هوتا هی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع هونے کے بعد جو باقي رهتا هی وه محض منافع اُسکا هی اور جب که اسباب پر هم غور کرتے هیں که علاوه اُن مقصدوں کے جو نقدي سے علاقه رکھتے هیں اور بہت سے مطلب بهي هیں که اُنکے واسطے محنت اوٹهاني پڑتي هی تو همکو تعجب هوتا هی که نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں هیں واضح هو که ان بڑے انعاموں کے قایم رهنے کے تیں سبب هیں جنمیں سے دو سبب وه هیں که اُنسے امیدواروں کي تعداد گهٹتي رهتي هی اور تیسرا وه جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیره کو بڑهاتا هی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یهه هی که پادریانه خصلت پر دهبه نلگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بہت سا مال دولت حاصل هووے الگ تهلگ رهیں بہت لوگ گرجے میں داخل هو جاتے اگر اُنکو پادري هونے کے ساتهه اور پیشوں کے کرنے کي بهي اجازت هوتي یا یهه بات حاصل هوتي که جب وه چاهتے اُسکو چهوڑ بیٹهتے مگر وه ایسي راه میں جانے سے انکار کرتے هیں جسمیں اُنکو یهه اجازت نهیں که اُس سے واپس چلے آویں یا که کسي اور طرف کو بهي متوجه هوں غالب یهه هی که ان هي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رهتي هی جو لوگ اس فرقه میں داخل هیں اُنکي آمدني اُس ذخیره کي بدولت قایم هی جو قانون کي روسے اُنکے لیئے علاحده کیا گیا اور وه ذخیره کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائیبوں کے معاوضے بڑهی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وه کم سے کم مقدار معاوضه کي جو آپس کے مباحثه سے قایم هوسکتي هی نه اصل پادري دیسکتا هی نه اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهه هزار روپیه اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیاده خرچ هوتے هیں مگر چونکه اس پیشه میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے تو یهه نقصان پورا هوجاتا هی جهاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بهت کم صرف هی اور یهه دو نوں ایسے پیشے هیں که بدون زیاده علم تحصیل کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواه اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بهت زیاده هیں جو لئیق امیدواروں کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوتي اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وه استدر مشهور هیں که بهت کم آدمي ایسے هوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کي گهتتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشیے خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے دس گنیے امیدوار پهلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عهدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے اگرچه آمدني اُن عهدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بهت تهوڑي هوتي هی مگر اُن پر بهي بهت سي حرص و طمع کیجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا زیاده درکار هو که اعلی پیشه کے امیدواروں کي تعداد آینده منافع کي نسبت زیاده تر اس خیال سے مستقل رهتي هی که تمام مربي اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبه کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے هیں تو وه ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ که وه اُستاني هونے کے قابل هو اگرچه استدر نهیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

هی جس سے وہ کچھہ لئیق هو جاوے مگر پھربھي بجاۓ خود بہت بڑا هوتا هی اور اس خرچ کے کسي جزو کا سرانجام سرکاري خزانہ سے نہیں هوتا مگر پھربھي امیدوار اس پیشہ کے اسقدر هیں کہ اُس عہدہ کي تنخواہ مشکل سے خدمتگار کي تنخواہ کے برابر پڑتي هی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولي خرچ کے سوا دس هزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمي طبابت کے قابل هوجاتا هے اور پندرہ هزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق هو جاتا هی باقي قانون اور طبابت کي اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ هوتا هے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل هونے پر پڑتا هی مگر طبابت یا وکالت کي کوئي شاخ ایسي نہیں کہ کوئي شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردي کیئے کام کرنے کا مجاز هووے یا بدون تین چار برسکي محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب هوسکے اور اِن هي سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کي تعداد اسقدر گھٹتي رهتي هی کہ همکو اسبات میں بہت شبہہ هوتا هے کہ في زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا هی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا هی اگرچہ طبابت کي نسبت همکو زیادہ شبہہ هی مگر برسوں کے تجربہ سے هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتني لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپني بسر کرے ایک بسوہ ممکن هی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا همنے قانون کے طالب عالم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کي تحصیل میں جسنے اچھي محنت اور مشقت اُتھائي وہ همیشہ کامیاب هوا اور ناکامي مستثنی اور نادر رهي اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکي مگر همنے دیکھا کہ محنتیوں کي ناکامي کي نسبت کاهلوں کي کامیابي زیادہ هوئي غرض کہ بجاۓ اسبات کے کہ هم قانوني طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابي مانیں اسبات پر میلان رکھتے هیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب هوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح ہو کہ مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف ہونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال ھی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع ہوتے ہیں وہ حقیقي نہیں ہوتے بلکہ ظاھري ہوتے ہیں مثلاً کوئي لندن کا پلہ دار ایک گھنٹہ کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آٹھہ آنہ سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گھاتے میں سمجھے کا بازار کے گلي کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتھر وغیرہ بچھانے والا یا گارہ ڈھونے والا مزدور جسکي محنت پلہ دار سے زیادہ شاق اور سخت ھی دو آنہ في گھنٹہ سے زیادہ بہت کم پاتا ھی مگر فرش بنانے والیکو کام ہمیشہ ملتا ھی اور وہ بحساب في گھنٹہ دوآنہ کے اوسط ایک روپیہ آٹھہ آنہ روزانہ اور چار سو ساتھہ روپیہ کے قریب سالانہ پیدا کرسکتا ھي اور پلہ دار بعض اوقات معطل بیٹھا رہتا ھی اگر پلہ اُٹھانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چہارم کي قدر کم کام ملے تو سالانہ آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گھنٹہ سہ چند اجرت زیادہ ہوني چاھیئے اور آدم اسمتھہ صاحب تصور کرتے ہیں کہ پلہ‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل ہونے کے باعث سے فکر و تردد میں رہتا ھی تو اُسکي پریشاني کے معاوضہ کے واسطے سالانہ اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ ہوني چاھیئے لیکن اس بُرائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي ھی زیادہ ہو جاتا ھی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ ہو جاتا ھے کیونکہ ہم یہہ یقین کرتے ہیں کہ انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نہیں جیسے کہ مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ ھی جس پیشہ میں متواتر محنت کے نہونے سے جو فرصت ملتي ھی وہ فرصت بیکاري کے فکر‌و‌تردد کا اسقدر زیادہ عوض ہوتي ھی کہ اُسکی سبب سے اُس پیشہ میں سالانہ اجرت عام اجرت کے اوسط سے گھٹ جاتي ھی *

مگر یہہ بات یاد رھی کہ سرمایہ کے استعمال میں یہہ معاوضہ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ عموماً کہا جاسکتا ھی کہ سرمایہ جو کبھي کبھي غیر بارآور رہ جاتا ھی تو سرمایہ والے کو اُس سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا اسلیئے یہہ امر ضروري ھی کہ جب سرمایہ اسقدر بارآور ہووے جس سے فاضل منافع

حاصل هووے تو کم سے کم غیر بارآوري کے زمانہ کا نقصان پورا هوسکیگا
چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رهتا هی کیونکہ
بعض مقام ایسے هیں کہ وهاں اُسکے بہت سے گهر سال بهر میں نو مہینے تک
خالي پڑے رهتے هیں تو ضرور هی کہ مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا
اُس منافع کي نسبت جب کہ وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس
سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل هونے کا اجرت اور
منافع پر ایک اثر یہہ بهي هوتا هے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکي
مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز
روز کام ملتا هووے اور چار گهنٹہ في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے
مقابلہ پر اور لوگ بهي اُسي کار کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گهنٹہ
کي اجرت اُن لوگوں کے نہونیکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے
هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گهنٹہ کي محنت پر قبول کریگا *

چوتهے اعتبار

آدم اسمتهہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتها سبب
کاریگر کے تهوڑے بہت اعتبار کو قایم کیا هی یہہ سبب بہت کچهہ دوسرے
سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکهتے
هیں کہ کبهي کبهي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس
اعتبار کے مستحق هرتے هیں جنکي تربیت بہت بري حالتو میں هوتي هے
اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو
عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم
کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام هی کہ تربیت اخلاق
کا نتیجہ ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بهي انسان کے
غیر مادي سرمایہ کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور
هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتهہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف
معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نہونا هی واضح هو کہ
بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نہونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے
مشابہ هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاهر هی
کہ کامیاب طبیب یا وکیل همیشہ سخت مصروف رهتا هی اور علاوہ اُسکے
ایک آدمی کو اسبات کا یقین هو سکتا هی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں
ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا
اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لیئے کافی هوگی پس ایسے پیشہ میں
باوجود غیر مستقل هونے کی کامیابی محقق و ثابت هی *

غیر محقق هونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نهیں هوتا
اس لیئے کہ کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی
محقق و ثابت نہو مصروف نهیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو
یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل هونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے
واسطے کافی وافی ذخیرہ نرکھتا هو مگر اُسکا اثر ظاهری اور اصلی بهی
منافع پر بہت بڑا هوتا هی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نهیں رهتا لیکن اگر تمام
آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح
سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظهور میں نہ آوے اور بزدلی
کا دخل نہو تو صاف معلوم هوتا هی کہ تب بهی کسی کام کی مصروفیت
کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر محقق هونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر هوویں تو ظاهر هی کہ جیتنا جسقدر بهلائی
هوتا هی هارنا اُس سے بہت زیادہ برائی هوتا هی اگر دو آدمی بیس بیس
هزار روپیہ سرمایہ رکھتے هوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس هزار کی
شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ هوگا
اور هارنے والیکا آدها رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان
شمار کرتے هیں چنانچہ وہ کہتے هیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کی
نسبت مضرت زاید عاید هوتی هی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کهلاڑی
سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا هو اور اُسمیں پچاس شرط پر † هیڈز اور تیلز کی

---

† انگریزی میں هیڈ سر کو اور تیل دم کو کہتے هیں اب انگریزی میں یہہ نام
چت پٹ کے کهیل کا هی اور وجہہ اسکی یہہ هی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے هیں
اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر هوتی هے اِسلیئے اُس جانب کو هیڈز
کہتے هیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنہ وغیرہ هوتا هی اُسکو تیلز کہتے هیں کهیلنے والوں
میں سے ایک شخص هیڈز کیجانب لیتا هے اور دوسرا شخص تیلز کیجانب اپنے فرض کرتا هے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهيگا يعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هيں اُسيقدر سوور اُسکو بخشينگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هيں همنے تسليم کيا کہ يہہ حساب صحيح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشياري همنے فرض کي هی لوگوں ميں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ هووے. پچاس هزار روپيہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نهيں لگائيگا جب تک کہ اُسکو جيتنے اور اپنے پچاس هزار سرمايہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نهو بلکہ علاوہ اسکے تيرہ هزار روپيہ منافع کي جوکهوں سہنے کے معاوضہ ميں اور نہ سمجھہ ليوے *

ذکر اسباب کا کچهہ ضرور نهيں کہ يہہ امر بعيد از عقل هی کہ انسان ايسا واقف اور عقيل هووے مگر يہہ معلوم هوتا هی کہ کاميابي کے غير محقق هونيکي دو قسميں هيں چنانچہ بعض صورتوں ميں خود کام کے ساتهہ اُنميں جوکهوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفيہ لانا يا ليجانا اُسکي مثاليں هيں اگرچہ تجربہ اور هوشياري کسيقدر جوکهونکو کم کرديتي هی مگر نهايت سے نهايت چالاک محصولي مال کا مخفي ليجانے والا اور غايت سے غايت هوشيار باروت بنانے والا ايک اوسط درجہ کا نقصان اوٹهاتا هی مگر هاں اور کام ايسے هيں کہ جنميں ايک مرتبہ کاميابي نصيب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هی چنانچہ يہہ امر اکثر کهان کهودنيوالوں کو پيش آتا هی جن جن ملکوں ميں کهانيں کهودي جاتي هيں وهاں عموماً يہہ بات مشهور هی کہ کهان کهودنا گويا آپکو برباد کرنا هی مگر کهان کهودنيوالے ايسے بهي هيں کہ اُنکو کبهي نقصان نهيں هوا اور ايسے هي اعلى درجہ کے پيشوں کي نسبت بهي کهاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسليم کرکر يہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پيدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پيش آتي هے جو خطا کرتے هيں باقي جو لوگ اُن پيشوں ميں کامياب هوتے هيں اُنکو مستقل اور بے جوکهوں آمدني هاتهہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پیدا هوتا هی جو هر انسان سے اُسوقت سرزد هوتي هی جب وہ اپني لیاقتوں میں حریف کا مقابله کرتا هے اگر امتحان هونے کے بعد وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نہیں اور اگر خلاف اُسکے ظاهر هو تو کامیابي اُسکي مستقل هی جس کام میں بالضرور همیشه جوکهوں هوتي هی اُس میں مصروف هونے والے ایک شخص کي کامیابي یا ناکامیابي سے اوروں کي کامیابي یا ناکامیابي کا اندازہ هو جاتا هی اگر کوئي پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے همکو آگاہ کرے تو گمان غالب هی که کاشتکاري کي جوکهوں کا کسیقدر صحیح قیاس اُسپر کوسکتے هیں لیکن اگر کامیابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت میں حادث هوتے هیں دس یا بیس چني چني مثالوں سے کیا جاوے تو بڑي غلطي میں پڑنے کا قوي احتمال هی اور اس صورت میں پہلي قسم کي غیر محققي دوسري قسم کي نسبت زیادہ تر صحت کے قریب قریب اندازہ کیجاسکتي هے *

آدم اسمتهه صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت یهه بات فرمائي که اُنکا پورا پورا اندازہ نہیں کیا جاتا اور اسي وجهه سے جوکهوں والے کاموں کا اوسط منافع بے جوکهوں والے معاملوں کي نسبت تهوڑا هوتا هی اور اس راے کو ایسے زور شور سے لکها هی که هم طول طویل انتخاب اُسکا مناسب سمجهتے هیں *

وہ فرماتے هیں که بڑا حصه انسانوں کا جو اپني لیاقتوں پر حد سے زیادہ قیاس کرتا هی یهه ایک ایسي قدیم خرابي هی که اُسپر هر زمانه کے حکیموں اور اخلاق والوں نے توجهه کي هی مگر لوگوں کے اُس بیهودہ گمان کي جو وہ اپني خوش نصیبي پر کرتے هیں بهت کم خبر لي هی مگر یهه گمان بهت زیادہ پهیلا هوا هے چنانچه کوئي شخص ایسا نہیں که وہ صحت کامل اور عزم صحیح رکهتا هو اور اُس بیهودگي سے بالکل پاک هو واضح هو که منافع کے امکان کو هر آدمي کچهه نکچهه زیادہ اندازہ کرتا هی باقي نقصان کے امکان کو بهت سے آدمي هلکا سمجهتے هیں اور شاذ و نادر کوئي شخص ایسا هوگا جو صحت کامل اور عزم صحیح رکهتا هو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حیثیت سے زیادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب ہونے کي علم رغبت سے دریافت ہو سکتا هی نہ کبھي ایسا ہوا اور نہ آگے کو ہو گا کہ لاٹري میں دغل فصل نہو یا اُس میں جو منافع ہوتا ہے وہ اس طرح سے ہو کہ اُس سے ہر ایک کا نقصان بھي پورا ہو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹري جو گورنمنت کیطرفہ سے ہوتي هی اُس میں حصہ دار ہونے کے لیئے جو تکت ملتے ہیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں ہوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو تکت کي دیني پڑتي هی مگر پھر بھي وہ تکت پیشگي لگے ہوئے روپیہ پر بیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں تکتوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موہوم ہوتي هی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے ناداني جانتے ہیں باوجودیکہ وہ لوگ اسبات سے بخوبي واقف ہیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موہوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي هی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم موہوم نہیں ہوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنت کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل ہوتا هی مگر اُسکے تکتوں کے اسقدر خریدار نہیں ہوتے بعض بعض لوگ اسبات کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بہتر موقع ہاتھہ آوے کبھي بہت سے تکت خرید کرتے ہیں اور بعضے چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ تکت خرید کرلیتے ہیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب هی کہ نقصان اُتھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے تکتوں کي تعداد زیادہ ہوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ ہو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر ہلکا سمجھا جاتا هی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

---

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے ہیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل ہوسکیں چتھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام ہے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل ہو جاتا هی *

ظاهر هوتي هی بیمه کرنے کے واسطے عام اس سے که وہ آتش زدگي کي بابت هو یا غرق سمندر کي حیثیت سے هووے بیمه کي عام شرح اُسقدر هوني چاهیئے جو عام نقصانوں کے معاوضه اور مصارف اهتمام اور اُسقدر منافع کے واسطے کافي هو جسقدر که بیمه کرنے والوں کے سرمایه کے برابر سرمایه سے جو کسي عام پیشے میں لگایا جاتا هی حاصل هوسکتا هی اور جو شخص ایسي شرح سے کچهه زیادہ ادا نهیں کرتا تو یهه ظاهر هی که وہ جوکهوں کي اصلي مالیت سے کچهه زیادہ یا کم سے کم ایسي قیمت سے زیادہ ادا نهیں کرتا جس سے معقول طریقه سے بیمه کرنے کي توقع کرسکے اگرچه بهت لوگوں نے تهوڑا تهوڑا روپیه بیمه کے ذریعه سے پیدا کیا مگر ایسے لوگ بهت تهوڑے هیں که اُنکو اُسکے ذریعه سے بهت روپیه هاتهه آیا هو اور اسي لحاظ سے یهه بات ظاهر معلوم هوتي هی که نفع نقصان کي جانچ تول اس پیشه میں اور عام پیشوں کي نسبت جنکي بدولت بهت لوگ بهت سا روپیه پیدا کرتے هیں زیادہ اچهي نهیں هوتي اور باوجود اسکے که بیمه کي شرح بهت کم هوتي هی تسپر بهي لوگ اُس سے رو گرداني کرتے هیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو منجمله بیس گهروں کے اونیس بلکه سومیں ننانوے گهر آتش زدگي کا بیمه نهیں رکهتے اور اسلیئے که سمندر کي جوکهوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیادہ خطر ناک هی تو بیمه شدہ جهازوں کي تعداد غیر بیمه شدہ جهازوں کي نسبت بهت زیادہ هوتي هی مگر باوصف اسکے بهي بهت سے جهاز هر موسم میں بلکه لڑائي کے وقتوں میں بلا بیمه چلتے هیں اور یهه کام اُنکا بعض اوقات حماقت نهیں جب کسي بڑي کمپني بلکه بڑے تاجر کے بیس تیس جهاز سمندر میں جلتے هوں تو وہ گویا ایک دوسرے کا بیمه کرسکتے هیں یعني حفاظت کرسکتے هیں اُن سب کا بیمه نهونے سے جو رقم بچے گي وہ تمام نقصانات ممکن الوقوع کا معاوضه کرسکتي هي بلکه کسیقدر بیچ بهي رهی گي مگر بهت سي صورتوں میں گهروں کي طرح جهازوں کے بیمه کرانے سے غفلت کرنا اس عمدہ خیال کا نتیجه نهیں هوتا بلکه اندها دهندي اور جوکهوں کے بیهودہ سمجهنے کا نتیجه هوتي هی منافع کي معمولي شرح همیشه جوکهونکی ساتهه زیادہ هوتي هی مگر یهه امر واضح نهیں هوتا که وہ اُسکي مناسبت سے زیادہ هوتي هي یا اسقدر که نقصان کا پورا معاوضه کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي هوتي هی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هيں تمام پيشوں ميں نہايت جوکہوں کا پيشہ مال محصولي کا بلا اداے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچہ کاميابي کي صورت ميں نفع بهي غايت درجہ کا هی مگر اُسميں دوالا نکلنا بهي يقيني هی خواہ مخواہ کاميابي کي توقع اس پيشہ ميں بهي ويسي هي هوتي هی جيسيکہ اور موقعوں ميں بهي لوگ اندها دهندي سے کرليتے هيں اور يهي اميد اسقدر لوگوں کو دهوکہ ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پهلساتي هی کہ باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گهٹ جاتا هی جو جوکہوں کے معاوضہ کيواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضہ کے ليئے يہہ امر ضروري هی کہ سرمايوں کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافی اُنکے بهت زيادہ هوں اور ايسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکيں جو کبهي کبهي واقع هوتے هيں بلکہ پيشہ کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمہ کرنيوالوں کو بچتا هی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايہ کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بهي اکثر نہ نکلينگے جيسے کہ اور پيشوں ميں اکثر نہيں نکلتے انتہی *

اس سے کچهہ بحث نہيں کہ ادم اسمتهہ صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح هيں يا غلط مگر اتني بات محقق هی کہ جو صورتيں اُنہوں نے قايم کی هيں وہ نتيجے اُنسے پيدا نہيں هوتے کيونکہ بڑے منافع کے پيشوں ميں بهي اکثر دوالے نکل سکتے هيں چنانچہ هم فرض کرتے هيں کہ دس سوداگر ايک ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشہ ميں لگاويں جو نہايت بے جوکہوں مشہور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايہ اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشہ ميں صرف کريں اور هم ايسي دقت رکهنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيہ فيصدي ٹهراويں تو وہ دس لاکهہ روپيہ کا سرمايہ جو بے جوکہوں پيشہ ميں لگايا گيا آخر سال پر گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے کا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام ميں لگا رهيگا جيسے کہ پہلے تها اور وہ سرمايہ جو جوکہوں والے پيشہ ميں لگايا گيا اگر وہ بهي سال کے آخر ميں گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے تو يہہ صاف ظاهر هی کہ هر پيشہ ميں نفع برابر هوتا هی اگرچہ سرمايہ کے مختلف طور سے

نتیجے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے
کہ یہہ امر ممکن ہی کہ نو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے
یوکا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکھوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر
دس لاکھہ سے بارہ لاکھہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح هی کہ جوکھوں
والا پیشہ بے جوکھوں والے کي نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل
منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک هی شخص کو نصیب ہو اور
باقي شریکونکا دیوالا نکل جائے *

بیمہ کي مثال اس سے بھي زیادہ بیڈھنگي تقریر هی کیونکہ اُسکے
تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے هیں جو آدم اسمتھہ صاحب کے
نتیجے سے بالکل مخالف هیں هم کہتے هیں کہ بیمہ ایک نہایت بے
جوکھوں پیشوں میں سے هی اگر اُسمیں منافع متوسط هی تو اُسکے متوسط
ہونے کي وجھہ صرف وہ آپس کي زیادہ بحث و حرص لوگوں کي هی جو
اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکھوں ہونیکے باعث سے ہوتي هے جس سے
بخوبي ثابت ہوتا هی کہ جوکھوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے
هیں اور نہ یہہ کہنا درست هی کہ اکثر آدمي جوکھوں کوحقیر و خفیف
سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کي بے جوکھوں ہوجانے پر ادا کرنے سے
احتراز کرتے هیں بلکہ وہ لوگ جوکھونکا اسقدر اندیشہ کرتے هیں کہ اُس
سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھي راضي ہوتے هیں آدم
اسمتھہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاهیئے کہ
جوکھوں کي مالیت کے علاوہ مصارف اهتمام اور منافع معمولي کو کافي
وافي ہووے چنانچہ آتش زدگي کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چھہ پنس
فیصدي پونڈ لیا جاتا هی منجملہ اُنکے چھہ پنس مصارف اور منافع
میں محسوب ہوتے هیں تو ایک شلنگ جوکھوں کي مالیت سمجھا
جاتا هی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدي پونڈ سرکار میں
داخل کرنے پڑتے هیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو
چار شلنگ چھہ پنس فیصدي پونڈ پر ہوتا هی وہ جوکھوں کي
مالیت سے چگنا ہوتا هی باوجود اس بڑي شرح کے همکو یقین هے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹھہ آنہ کے اور چھہ
پنس برابر چار آنہ کے ہوتے هیں *

کہ اچھے گھروں میں سے منجملہ سو گھروں کے ایک گھر بھی ایسا نہوگا کہ اُسکا بیمہ نہو اس سے صاف ظاہر هی کہ لوگ جوکھوں سے اسقدر ڈرتے هیں کہ اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکھوں کي بچکني قیمت دیني گوارا کرتے هیں *

همکو اسبات پر بهي شک هوتا هی کہ بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے نقصانوں کے اندیشہ کا اثر طبیعت پر زیادہ هوتا هی جس سے یہہ لازم آتا هی کہ لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رهنے کے یقین کو اصلي مالیت سے زیادہ تر روپیہ صرف کرکے خریدنے کو طیار هوتے هیں اور یہہ بات اُن باتوں کے ملاحظہ سے جو بیمہ اور لاٹري کي نسبت بیان کي گئیں بخوبي ثابت هوتي هی تھوڑے هي دن هوئے کہ انگریزي سلطنت کي طرف سے جو لاٹري هوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل هی کہ لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازہ اُن دنوں کي لاٹري کي نسبت جسکو آدم استھہ صاحب نے مشاهدہ کیا تھا بہت زیادہ کرتے هیں اور همیشہ ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب في ٹکٹ دس پونڈ کے معین رهي اور هر ٹکٹ دس پونڈ کا همیشہ ایک ایسي رقم تھا جو تمام حاصل هونے والي رقموں کے مجموعہ کے برابر تھا اور هر ٹکٹ کي اوسط قیمت اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تھي اس صورت میں بیس یا تیس فیصدي کي جگہہ اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیادہ زیادہ ادا کیئے جسطرح کہ وہ بیمہ کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے قریب قریب اپني جوکھوں کي مالیت سے زیادہ ادا کرتے هیں معلوم هوتا هی کہ ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کي نسبت کو دیکھا اور چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کے حصول کے دو هزارویں امکان کے درمیان میں کوئي نسبت ندیکھي یعني یہہ نہیں سوچا کہ چوبیس پونڈ دینے سے دو هزار ٹکٹ داروں میں همکو حاصل هونے کا امکان دو هزاروان هوگا جیسے کہ وہ لوگ اپنے گھروں کا بیمہ کرنے میں دو پونڈ اور پانچ شلنگ کا مقابلہ ایک هزار پونڈ کے کھونے کے امکان کے دو هزارویں حصہ سے کرنے کے بجاے ایک هزار پونڈ سے کرتے هیں آدم استھہ صاحب نے یہہ بات ٹھیک لکھي هی کہ اگر ادا کي هوئي رقم اور حاصل هونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي آجاوے تو اگرچہ سودا زیادہ مفید

هو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گهٹ جاویگي کوئي شخص آدهي ٹکٹوں کو في ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بهي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکهہ پونڈ کے لیئے ایک لاکهہ بارہ هزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ هی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري هو تو هزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظہور میں آویگي علیٰهذالقیاس اگر في سال دو هزار میں سے ایک گهر کے جلنے کے بجائے جسکو هم زمانہ حال کا اوسط سمجهتے هیں دس گهروں میں سے ایک گهر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا هی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدي هو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گهٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید هوگي *

جن کاموں میں تهوڑے هي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان هووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکهتے هیں اور گمان کیا جاسکتا هی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باهمي بحث و حرص اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں هوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے هوتي هے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رهتي هے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي هووے تو گمان کیا جاسکتا هی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کي مناسبت سے هو هر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گهٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نرهیگا واضح هو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل هونا اور فوج میں بهرتي هونا اور وکالت اسي قسم کے کام هیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے هوتے هیں کہ انسان کي هر خواهش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے هیں اور جیسا کہ بیان هو چکا هی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے هوں کچهہ تهوڑا هي سا اور خرچ کرنا ضرور هوتا هی چنانچہ گرجے میں داخل هونے اور سپاہ میں بهرتي هونے کے لیئے تو کچهہ بهي اور درکار نهو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب هوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي تعداد پرسوں کي تحصیل علم کي ضرورت سے دبي نرهتي اور گرجے اور بحري بري فوجوں کے مواجب اُن ذخیروں سے برقرار نرهتے جو

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص ہیں تو ہمکو کچھہ شک شبہہ نہیں کہ ان پیشوں میں آپس کي بحث و حوص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بھي زیادہ گھتادیتي جسقدر کہ وہ آج کل ہی اکثر ہم ایسي تجویزیں سنتے ہیں کہ پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نہیں ہیں اُنکو برابر کرنا بلکہ کم کرنا قرین مصلحت ہی اگرچہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانہ دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقہ کے پادري کے کام سے جو سو پونڈ سالانہ پاتا ہي مقدار میں کم ہی روپیہ کا مفت ضایع کرنا ہے لیکن مقصود اپنا اگر یہہ بات ہو کہ ایک ایسا پادري نہایت سستے داموں ہاتھہ آوے جسکي تعلیم و تربیت میں بہت سا روپیہ صرف ہوا ہو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گھتانے سے حاصل نہوگا بلکہ بڑھانے سے ہاتھہ آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکي آمدني اکھتي کیجاوے تو ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ سے کچھہ کم ہوتي ہی اور اس رقم کو اگر دس ہزار پادریوں پر تقسیم کیا جاوے تو ہر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑھ جاویگا کوئي آدمي یہہ یقین کرسکتا ہی کہ اُس تبدیل سے پادریوں کي دنیوي خواہشیں نہیں گھتینگي کوئي چیز اتني گراں نہیں بکتي جتني کہ وہ شی جسکو نہایت عمدہ سوچي ہوئي لاتري کي ترتیب سے بیچا جاتا ہی اگر ہم یہہ چاہیں کہ تنخواہیں گراں قیمت کو فروخت ہوں یعني بڑي کارگذاري اور بڑي لیاقت جہانتک کہ ممکن الوقوع ہی ہمکو تھوڑي تنخواہ میں حاصل ہو تو عمدہ ذریعہ اُسکا یہہ ہی کہ بیش قرار مواجبونکي تقرر سے لوگوں کے شوق کو بھڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بہت زیادہ عنایت فرماویں تاکہ ہزاروں شخص اپني اپني خدمتونکو ہمارے ہاتھہ آدھي قیمت پر فروخت کریں *

یہہ سنا ہی کہ ایکمرتبہ روم میں یہہ بات تجویز ہوئي کہ بڑے گنبد کي تعمیر کا نہایت سہل طریقہ یہہ ہی کہ ایک قالب متي کا اُس گنبد مطلوب کي صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبد میں سے متي کے نکالنے کا خرچ بہت بڑا معلوم ہوا تو اُسي قاعدہ پر جو ہمنے بیان کیا یہہ بات تجویز ہوئي کہ اُس متي میں قالب بناتے وقت ادھر اودھر روپیہ پیسے اشرفي بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي هو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالتے ملائے جاويں اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹھا ليجانيکي اجازت ديجاوے چنانچہ تجويز مذکور سے گمان کيا گيا تھا کہ بہت سے لوگ اُس متي کے نکالنے کے ليئے جمع هونگے اگرچہ حقيقت ميں محنت اُنکي آدھي اجرت پر حاصل هوگي *

هم راے اپني ظاهر کرچکے هيں کہ وکالت کے پيشہ ميں گرجے کي نسبت آمدني زيادہ هي اور اس تفاوت کا سبب هم يہہ قايم کرتے هيں کہ وکالت ميں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصيت کم هے اور پہلے بهي هم بيان کرچکے هيں کہ خرچ اُسميں زيادہ اور فوايد عظيم اُسميں تهوڑے هوتے هيں اور جس پيشہ ميں فوايد عظيم نہايت تهوڑے هوتے هيں اور لاٹري اُس ميں يکقلم جاتي رهتي هے تو خرچ اُسکا نہايت بڑا هو جاتا هي اُس پيشہ ميں آمدني بہت اچھي هوتي هے جيسے مدرسي کا پيشہ هے غالباً چندسرمايہ ايسے هونگے جنکے کل مجموع سے ايسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي هوگي *

تجارت کے بعض بعض معاملہ ايسے هيں کہ وہ لاٹري کي خاصيت رکھتے هيں چنانچہ تجارت کي کمپنيوں کے وہ حصے اسي قسم کے تھے جنسے تجارت ميں حماقت کا بازار سنہ ۱۷۲۰ اور سنہ ۱۷۲۵ع ميں گرم هوا منجملہ ان هزاروں آدميوں کے جو ملک پيرو اور چلي اور رايوپلاٹا اور کولمبيا اور ميکسيکوکي کمپنيوں کے حصے خريدنے پر جھک پڑے کتنے آدمي ايسے تھے کہ اُنھوں نے تحقيق اور تفتيش تو در کنار تحقيق کا ارادہ بلکہ خيال بهي کيا هو کہ جس کمپني کے هم لوگ شريک هوتے هيں اُسکي کاميابي بهي غالب هي يا نہيں هاں جو کچھہ وہ علم رکھتے تھے وہ صرف اسقدر تھا کہ ريل‌ڈيل‌مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خريدےگئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈوں کو فروخت هوتے هيں تو اُنھوں نے اور کمپنيوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خريد ليئے کہ اگر کاميابي هوئي تو اُن کو هزار فيصديکا منافع حاصل هونا ممکن هي اور اگر ناکاميابي هوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان هوگا *

مگر عموماً يہہ کہا جاتا هي کہ تجارت کے ايسے معاملے جنميں بہت جلد بڑے فائدے حاصل هوتے هيں لاٹري کي خاصيت رکھنے کي نسبت زيادہ تر معمولي جوئے ميں داخل گنے جاتے هيں نقصان ممکن‌الوقوع اکثر

ممکن‌الوقوع آمدني کي برابر یا اُس سے زاید هوتا هے اور عموماً زیادتي کي مناسبت هم بیان کرچکے هیں که جو ناواجب امیدیں یا ناواجب اندیشے بڑي آمدني یا بڑے نقصان کے امکان سے پیدا هوتے هیں اب اُنکو ایسا سمجھنا چاهیئے که وه دونوں باهم تل رهے هیں اور آدم اسمتهه صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هیں که لوگ اپني خوش نصیبي پر بیهوده گمان رکھتے هیں اگر آدم اسمتهه صاحب کي راے صحیح و درست هووے یعني هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست میں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو یهه لازم هوگا که اُن تجارتوں میں جنمیں بڑي جوکھوں کے اندیشه سے بڑے فائده کي توقع هوتي هی لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هیں که اگر اُن میں منافع بالکل معدوم نهیں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم ره جاتا هے اور همکو بهي یهي یقین هے مثلاً کهاں کا کھودنا اور سرکاري فنڈوں یعني نوٹوں کے خرید فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمایه کے ایسے کام هیں جنمیں بالکل بربادي کي جوکھوں کے ساتهه عظیم‌الشان کامیابي کي توقع هوتي هی پهلا معامله یعني کهان کھودنا مشهور هی که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسمیں حاصل نهیں هوتا بلکه کل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهیں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمایه اور کامیابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ایک ضلع میں جو نهایت زرخیز معدني ضلع هی لگائے جاتے هیں اور پهر بهي یهه گمان کیا جاتا هی که اُس تانبی اور ٹین کي مجموعي قیمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هی اُن مصارف کی برابر نهیں هوتي جو اُنکے نکالنے میں صرف هوتے هیں مگر چند سرمایه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هی اور اُنکي دولتمندي اور کامیابي اوروںکے نقصان بلکه بربادیکا باعث هوتي هی *

سرکاري فنڈونکي تجارت میں اگر کچهه خرچ بهي لکونا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هی که کل مجموعه تجارت میں کوئي فائده نهیں هوسکتا اسلیئے که جو کچهه ایک ذریعه سے حاصل هوتا هی وه دوسرے ذریعه سے ضایع هوجاتا هی لیکن یهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هی هر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیجاتي هی اور جو آدمي خرید و فروخت آتھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا هی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے هیں تو اُسکو هرسال ایک هزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے هیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا هی مگر یہہ هزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاهر هی *

بهر حال اگر هم کچھہ بھي انسانوں کے اُس بھروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر ترخوش نصیبي پر حاصل هی تو بہت کچھہ اُس بھروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر هوتا هی اور یہہ اعتماد ایسا هی کہ اگر عام هوتا تو اُس شے بھی ایسے هی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري هوتي جیسے پہلے سے هوتي هی مگر بحسب ظاهر یہہ اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نہیں هوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام هی*

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں هوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاٹري کے بالکل خلاف هیں یعني وہ کہ اُنمیں همیشہ فائداً تھوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور هوتا هي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یہہ لازم هی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں هونے کي حالت میں راضي هوتا هے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور تردد کا عوض هو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض هو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب هی جو اُس بڑے اندیشہ اور خوف کا عوض هو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا هی *

اب واضح هو کہ اسي قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں کام

کہتے ھیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپني ذات کو محفوظ رکھنا چاھے تو یہہ بات اُسکو لازم ھی کہ بڑے فائدہ کي توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکھوں نہیں ھوسکتا البتہ ممکن ھی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاھے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتنی زیادہ ھووے کہ وہ قرضہ بے جوکھوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ھی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکھوں میں رھیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رھیگا اور گماشتوں پر بھروسا کیا جاویگا اور ھر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن ھے کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا متدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ھونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي اني یا تجارت کے کاموں میں کھلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں ھوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر ھمارا قول راست ھی تو اس نقصان عظیم کي جوکھوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع نہو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع ھونا ضرور ھی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے امکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ھوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ھیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکھوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام ھووے ھوتا پچھلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تھوڑا معاوضہ ھوتا ھی اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ھوتا ھے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع ھوتي ھیں

واضح ھو کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع ھوتا ھی جو خود اُن کاموں

کي ذات میں هوتي هیں جن کي بحث هوچکي اور عموماً هم یهه بات
کهتے هیں که وہ اختلاف اُس حالت میں بهي موجود رهتي اگر ایک
کام کو دوسرے کام سے جب جي چاهتا بدل‌لیتے مگر ایسے بڑے بڑے اختلاف
موجود هیں جنکا جواب اُن صورتون میں سے کسي صورت سے نهیں
هوسکتا جنکي روسے لوگ ایک کام کو دوسرے کام پر ترجیح دیتے هیں اور
اسي واسطے وہ صرف اُن مشکلوں کي وجهه سے جو محنتي اور سرمایه
والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے میں پیش آتي هیں جاري رهتي هیں *

جس مشکل سے ایک پیشه سے دوسرے پیشه میں محنت منتقل
کیجاتي هی ایک بڑے درجه کي تربیت یافته حالت کے لیئے بڑي برائي
هے اور وجود اُس مشکل کا تقسیم محنت کي مناسبت سے هوتا هی
هرشخص ایک وحشي حالت میں هر کام کے کرنے کي برابر لیاقت رکهتا
هی اور هر ایک کام کرلیتا هی مگر تربیت کي ترقي میں دوباتوں سے
وہ میدان روز بروز تنگ هوتا جاتا هی جسمیں کوئي خاص شخص اپني
اپکو منفعت کے ساتهه مصروف کر سکتا هی اول یهه که جن کاموں
میں وہ مصروف هوتا هی وہ دمبدم تهوڑے هوتے جاتے هیں چنانچه
آدم استهه صاحب بیان کرتے هیں که گهنڈي‌دار سوئي کے کارخانه میں
ایک آدمي تو تارکشي کرتا هی اور دوسرا اُسکو سیدها کرتا هی اور
تیسرا اُسکو کاٹتا هی اور چوتها نوک نکالتا هی اور پانچواں اُسپر گهنڈي
چڑهانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا هے اور گهنڈي بنانے میں دو یا تین
کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قایم کرنا ایک علحده کام هی
اور جلا دینا سوئي کا ایک اور کام هی اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ میں لگانا
بهي بجاے خود خاص کام هے غرضکه ایک سوئي کے بنانے میں قریب
اٹهارہ جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے هیں انتهي پس بڑے کارخانوں‌میں
جو آدمي ایک کام کرتا هی اور کاموں میں وہ ناتجربه کار هوتا هی *

دوسرے یهه که جدے جدے کام کے کاریگروں کو اپنے اپنے خاص کام
میں تقسیم محنت کے باعث سے جو کمال حاصل هوتا هی وہ اسبات کا
مانع هی که وہ دوسرا کام جسکو اُنهوں نے نهیں سیکها وہ اُنسے هوسکے اگرچه
وہ درجه غایت کے هوشیار اور چابک دست هوویں جس کاریگر کي خاص
محنت کي مانگ موقوف هوگئي هو وہ پرانے پرانے کارخانوں کو ایسے

کاریگروں سے معمور ہاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپني اُسکام میں اُسوقت سے صرف کي ھی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھي تھي *

ایورت صاحب سے جو اُن ھوشیار گواھوں میں سے ھیں جنکا اظہار اُس کمیتي نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کي تحقیقات کے لیئے مقرر ھوئي تھي یہہ سوال ھوا کہ کوئي واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ھیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ھو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھي جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسي پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ھو جاتے ھیں جواب دیا کہ ھاں میں بیان کرسکتا ھوں چنانچہ میں لیفک شایر کے گھنٹہ اور گھڑي کے اوزار اور اُسکي حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ھوں واضح ھو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ھیں اور وہ اُسي قسم کے آلات کام میں لاتے ھیں جو روئي کي کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ھیں مگر اُنہوں نے گھڑي گھنٹوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسي کام کي تربیت نہیں پائي پس جب کہ اُن لوگوں سے روئي کي کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ھی تو یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھي اسقدر سیکھنا چاھیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھي نہیں سیکھا ھمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولي کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھي بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کي آسایش کو انکلستان کے مفلسوں کي حالت سے مقابلہ کرتے ھیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ھیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ھیں کہ انکلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کي گئیں جو فرانس میں پائي نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ھیں کہ ایسي گورنمنت میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئي تندرست اور قوي آدمي بیکار رھے اگر اُسکي بري عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتي آدمي کو جب یہہ اجازت ھوگي کہ وہ اپني محنت کے واسطے اپني مرضي کے موافق کوئي کام انتخاب کرے تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کي دولت زیادہ ھوگي اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقیني ھوگا کام نہ ملنے کي فریاد ایک حیلہ اُن کاھل وجودوں کا ھی جو خیرات کے ٹکڑوں کو محنت کي اجرت پر

ترجیح دیتے هیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے همسروں کے پاویں اگرچه فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تهائي زیادہ اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بہت کم هی مگر محنتي لوگ احتیاج بلکه بے آرامي سے پاک و صاف هیں انتهی *

اسمیں کچهه شک شبهه نهیں که انگریزوں کے قواعد و عادات میں بهت سي باتیں ایسي هیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پابزنجیر اور گمراہ هو جاتي هی اور ان هي سببوں سے انگلستان کے بهت سے محنتي اکثر مدت تک بیکار رهتے هیں اور یهه بهي یقین هی که فرانس ایسے بهت سے سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد هی وہ انحصار تجارت جو شهروں اور کاریگروں کے سندیافته گروهوں کو حاصل تها اور ظالمانه قانون اور محصول أس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں هوا یکقلم معدوم هوگئے مگر بااینهمه پهر بهي وهاں بهت سي ایسي باتیں باقي هیں که اس قسم کي خرابیاں أنسے پیدا هوتي هیں بهت دن نهیں گذرے که پولس کے قانون سے قصابونکي تعداد شهر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب سے بڑے درجه کے کاموں میں سے نهایت عمدہ جو تعلیم کا کام هی سو أسکو گورنمنٹ نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکها هی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بهي زیادہ خراب هیں اور اس صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجهه سے کبهي تکلیف نهیں أٹهاتے تو وہ اس وجهه سے نهیں که أنکو سرکاري مداخلت سے پوري پوري یا ایک بڑے درجه کي آزادي حاصل هی اگر مصروفیت أنکي انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل هووے تو همکو یقین کامل هی که یهه استقلال خاص کر أنکے کارخانوں کي کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمی پر مبني هی اور تقسیم محنت کي کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر هونے کے باعث سے هی ایک ثلث سے کم انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں مصروف هی مگر باوجود اس کے هم اسبات کے خیال کرنے پر مایل هیں که انگریزي محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبت بهتر هوتي هے مگر أنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے هیں کوئي مقابله نهیں انگلستان میں بڑا حصه موٹي

جھوٹي چیزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا ھی اور کاشتکاري اور کارخانوں کے محنتیوں کي اجرت ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت نصف اجرت کے قریب‌قریب ھے مستر سے صاحب اپني کتاب میں لکھتے ھیں کہ ایک گنوار گتھیا کي بیماري میں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ مینے کہا کہ ایک فلالین کي کمري اور کپڑوں کے نیچی پھني چاھیئے مگر وہ یہہ نسمجھا کہ فلالین کیا چیز ھی تو مینے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قمیص کے نیچے ایک کپڑے کي کمري پھنو مگر استر اُسکا اوپر رھی اُسنے جواب دیا کہ مجھکو اتنا مقدور کہاں کہ قمیص کے نیچے کوئي کپڑا پھنوں جبکہ اوپر پھنے کا بھي کبھي مقدور نہیں ھوا باوجودیکہ یہہ شخص اپنے ھمسایوں میں کچھہ بري حالت میں نتھا انتھی *

فرانسیسي محنتي انگریزي محنتي کي نسبت زیادہ کاموں میں مصروف رھنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا ھی جنمیں وہ مصروف ھوسکے اسي وجھہ سے ھر کام میں اسکي محنت کم بارآور ھوتي ھی اور ظن غالب یہہ ھی کہ روسي محنتي فرانسیسي محنتي کي نسبت بہت کم بیکار رھتا ھی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بہت زیادہ کم معطل بیتھتا ھی مگر بہت کم اصول ایسے ھیں جو اس اصول سے زیادہ صاف قایم ھیں اور سب باتوں کے یکساں رھنے میں محنت کي بارآوري تقسیم محنت کي مناسبت سے ھوتي ھے اور تقسیم محنت کي مناسبت سے کبھي کبھي بیکاري کي تکلیف اُتھاني ضرور ھوتي ھی ایک وحشي آدمي کا حال اُسکے ھتیاروں پر قیاس ھو سکتا ھی یعني اُسکے سونتے اور اُسکي کھاڑي سے کہ بھدي اور ناکارہ ھوتي ھی مگر وہ بجاے خود اپني ذات میں کامل ھوتي ھی اور ایک تربیت یافتہ کاریگر پہیہ یا بیلن کي مانند ھوتا ھی یعني جبکہ وہ ھزار پرزوں کے ساتھہ کسي پیچیدہ کل میں لگایا جاتا ھی تو ایسے کاموں میں مدد دیتا ھی کہ آدمي کي عقل اور طاقت سے خارج ھیں مگر تنھا لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما ھے *

ایک کام سے دوسرے کام میں مادي سرمایہ کے منتقل کرنے کي مشکل اُس درجہ پر موقوف ھی جس درجہ پر اُسکي صورت مصنوعي چیزوں میں بدلیگئي ھو اور بعد اُسکے اُس تبدیلي پر موقوف ھوتي ھی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیجاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑي سي دشواري سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسي پل کي تعمیر کے واسطے اکہتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کي تعمیر میں بآساني کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کي مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتي آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بناے گئے کسي مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کي لاگت کا اوسط منافع بھي اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھي اُسي کام میں مدت تک اسلیئے لائے جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھي زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسي دخاني کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہے جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اُس میں اور بھي زیادہ نقصان ہے کہ اُسکو پرانے لوہے میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلي یعني غیر مادي سرمایوں اور بیجان یعني مادي سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کي حیثیت سے بڑي مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلي ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپني مرضي کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخاني کل یا پن چکي کي مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کي دو نوں قسموں میں سے عقلي سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہے اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلي سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاہے کي چابکدستي اور علم اُسکا کسي دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئي طبیب یا وکیل کسي وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاري رکھنے سے بازآے تو وہ واقفیت اور عقلي عادتیں جو اُسنے اپنے پہلے پیشہ میں حاصل کي تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگي جسماني

محنت کے سبب سے خصوصاً جبکہ محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعنی اُسکے بعض اعصاب بہت سي محنت میں رهیں اور باقي بہت کم محنت اُتھاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈھنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچہ شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکھڑے عضوونکو تھیک تھاک کرنے میں بہت مشہور تھے همسے یہہ بیان کیا کہ هر آدمي کے جسم کے بیڈھنگے پن کو دیکھہ کر میں اُسکے پیشہ کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نہیں کرتي مگر احتمال هی کہ کبھي کبھي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبہ دیوے مگر اتنا غلبہ شاذو نادر هوتا هی کہ انسان کي آیندہ کوششوں کي بارآوري کو گھتاوے اور یہہ بات عموماً پائي جاویگي کہ آدمي جسقدر عقلي کام زیادہ کرے اُسیقدر وہ اور زیادہ اور بہتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایہ کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایہ کے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وہ مختلف ملکوں بلکہ ایک هي همسایہ اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیادہ هوجاتے هیں جبکہ صرف کام کا هي بدلنا نہیں بلکہ مقام کا بھي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے هیں کہ جن دنوں میں کتاب اپني لکھتا تھا خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چھہ پنس روزانہ تھي اور پولنڈ اور اسکاتلینڈ میں معمولي قیمت صرف آتھہ پنس تھي اور یہہ بھي لکھتے هیں کہ قیمتوں کا یہہ تفاوت ایک شخص کی ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اوتھہ جانے کے خرچ کے لیئے همیشہ کافي معلوم نہیں هوتا اور یہي تفاوت نہایت بھاري جنسوں کے ایک محلہ سے دوسرے محلہ کو بلکہ ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکہ دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل ہونے کا باعث ہوتا هی کہ وہ تفاوت پھر باقي نہیں رهتا یعني جنسوں کي قیمتیں هرجگهہ قریب برابر کے هوجاتي هیں انسان کي طبیعت کے اوچھے پن اور اُسکي غیر مستقل ہونے کے لحاظ سے جسکا هم ذکر کرچکے هیں اور تجربہ سے ایسا معلوم هوتا هی کہ منجملہ اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم هی کہ انتقال اُسکا نہایت دشوار هی *

جب کہ مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابلہ کیا جاتا هی تو هم همیشہ اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے هیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجهہ سے هم مجبور هیں ایک یہہ کہ قیمتي دهاتیں هي ایسي عمدہ جنسیں هیں جو ساري دنیا میں پهیلي هوئي هیں اور دوسرے یہہ کہ صرف یهي جنسیں ایسي هیں جنکي قیمت هرجگهہ برابر یا قریب برابر کے رهتي هی بحسب مقابلہ اُن سیبوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانہ محنت کے اعتبار سے حاصل هویں بہت کم واقفیت حاصل هوگي اور اس سے بهي کم آگاهي اُس حالت میں هوتي هی جبکہ † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رهنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابلہ کیا جاوے لیکن اگرچہ نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بہت صحیح اور درست هوتا هی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بہت ناقص امتحان هوسکتا هی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل هوتا هی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا هی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نہیں کرتا اور ان تفاوتوں کو هم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتهہ مبادلہ کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي هیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے هیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ هے مگر جو کہ مصنوعي چیزوں کي قیمت وهاں بڑهي هوئي هی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معاوضہ انگلستان والوں کو هوجاتا هی مگر جو کہ انگلستان کي نسبت وهاں خوراک بہت ارزاں هی جو هر جگهہ محنتي

† پلکو ایک پینی کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں هوتي هے

کے خرچ کا بڑا حصہ هوتي هی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل هی وہ اُس سے زیادہ هی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم هوتا هی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنھوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ هند کے پاس بهیجے گئے تھے لکھي هی دریافت هوا کہ ملک بنگاله میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں هزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا هی مگر باوصف اس قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وهاں بہت گران بکتي هیں ۰البته خوراک زیادہ ارزاں هی اگر وہ اُسي مول پر بکتي جس سستي بے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي هی تو وهاں ایک کنبه کي پرورش ایک شلنگ سے هفته بهر نہوسکتي اور یهه بات واضح هی که هر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي هوني ضرور هی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبه کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي هی جو زمین سے بافراط تمام پیدا هوتي هی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول هیں اور جب یهه فرض کیا جاوے که اُسکي تمام اجرت خوراک میں صرف هوتي هی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل هونگے مگر وهي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیه کو خرید هوسکے گي حاصل یهه که اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانه هی بنگاله کي اجرت سے دہ چند زیادہ هی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ هی اور چاولوں میں سه چند کے قریب قریب زیادہ هی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابله میں یهه دشواري نہیں هوتي کیونکه پیشگي لگے هوئے سرمایه اور اُسکے معاوضه کا اندازہ زر نقد میں هوجانے کے بعد هر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیه معلوم هوجاتا هے *

واضح هو که آب و هوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصله اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پهیلنے کی بڑے موانع هیں چنانچه منجمله اُنکے پہلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا هے که محنتي کا نقل مکان ایسي آب وهوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضاء و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقامونکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ھے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دُس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبونکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے ان دونوں ملکونمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ھے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ھے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنہوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہ کے مراد ہیں

آب و ہوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا
ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواهي بادشاهوں سے
ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي
نصف کرہ کے باشندے ایسے هي نقل مکانوں کے سبب سے همیشہ انقلاب
اور آفتوں میں مبتلا رهے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بهي اسقدر
پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد هونے والوں کا کچھہ
پتہ نہیں لگتا اور بعضي ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و
خستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں هیلاٹ اور مصر
میں فلاح اور هندوستان میں بهیل هیں لگتا هی مگر آج کل یورپ اِن
حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت
نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود هی
وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بهي نہیں هوسکتے لیکن جب تک کہ فن
سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع
هونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں هوئي تهے جو اب
حاصل هی تب تک دولت و علم قوت و توانائي هونے کے بجاے کمزور
اور ناتواني کے باعث تهے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو هر حالت
میں غلبہ اور فائدہ رهتا تها مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے هیں کہ گال والے
یعني فرانسیسي سپہ گري اور بهادري میں رومیوں پر غالب تهے اور جس
وقت تک کہ گال والے پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں هوئے
تهے اُنکي سپاهیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں هوتي تهي
اور اسیطرح امن آماں کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا
آساني سے شکار هوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب هوگئي ایسي صورتوں
میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم هوتي تهي
اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں
کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر هونے لگیں تو غالب معلوم هوتا هی
کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

---

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم
باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح هو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم هی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا
حال کا زمانہ تاریخ داں اسباب کو بخوبي جانتے هیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں*

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں صدی میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

اِن مخالفہ حملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ھیں جنکو ھم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے ھیں اور حقیقت اُنکی یہہ ھی کہ تربیت یافتہ قوم کا ایک حصہ اپنے علم و دولت اور مادی اور غیر مادی سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بستا ھی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ھی کہ باوجود بڑی ترقی علم اصول گورنمنٹ کے نئی بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کی ترقی ھوتی جاتی ھے بہت کم سمجھے جاتے ھیں اور اگر کچھہ سمجھے بھی جاتے ھیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم ھوتا جاتا ھے جن نہایت ابتدا کی نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا ھم واقف ھیں معلوم ھوتا ھی کہ وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ھوئی تھیں چنانچہ وہ لوگ اسبات کے مجاز تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاھیں اپنی محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اھتمام کریں اور اپنی محافظت کا بھروسا اپنے ذمہ پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئی تھیں نئی بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کی اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھی اور ترقی اُن کی بقدر اُنکی آزادی کے ھوئی فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور شام میں اور یونانیوں نے اٹلی اور تھریس اور سسلی میں بسائیں معلوم ھوتا ھے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کی بہت جلد برابر ھوگئیں بلکہ اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلی تھیں یعنی وہ تمام دولت اور قدرت اُنھوں نے حاصل کی جو اُنکے ضلع کی وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذھب سے حاصل ھونی ممکن تھی اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ ھرگز نو آباد بستیوں کے نام کی مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اسطرح ھوتا تھا کہ ایسی مفتوحہ قوموں کی اراضیات اور سرمایہ اور اُنکی ذات جو تربیت یافتگی میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ھوتی تھیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کی دیجاتی تھی جو بیگانہ ملکوں کی لڑائیوں یا اپنے ملک کی لڑائیوں یا مفسدونکی دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ھوسکتا ھی کہ رومیوں کی ان

بستیوں نے دنیا کي ترقي میں مدد کي یا اُسکي مانع هوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باهر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکي منفعت کے واسطے تهیں اور خیال کیا گیا تها کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تهیں جس ملک سے وہ بهیجي گئي تهیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکي حملوں سے اُنکي حفاظت کے کل مصارف کي مدد کرتا رها هی اور اپني تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاهي اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاهي کہ وہ اپنے ضلع کي پیداوار کي تجارت کو اُسي کے ساتهہ منحصر رکهیں یعني جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار هوں وہ صرف اُسي ملک کي پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کي پیداواروں کو صرف اُسي ملک میں بهیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر هوتے رهے هیں اور اور انتظام میں اُسکي طرف سے مداخلت هوتي رهي هی اور صرف اسبات کا امتناع اپنے بستي والوں کے لیئے نهیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلي ملک میں پیدا هوتي هیں وہ کسي بیگانہ ملک سے خرید نکریں بلکہ اسبات کا بهي امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بهي پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمي اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود هیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کهود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزي نے جزیرہ جمئیکا میں غلامونکي تجارت کي ممانعت کي اور شمالي امریکا کي بستیوں میں لوهے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانہ مقرر هونے کي اجازت ندي اور اب بهي † ویسٹ انڈیا والوں کو اپني شکر صاف کرنیکا امتناع کرتي هی اور اُن ملکوں نے جنہوں نے بستیاں باهر بهیجیں هیں همیشہ اُن بستي والوں کو اپني تمام لڑائیوں میں گهسیٹا هی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کي حالت بخوبي محفوظ نہ تهي اپني نسبت اُنکي تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکي جان و مال

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کهتے هیں جو شمالي اور جنوبي امریکہ کے درمیان واقع هیں اور ایسٹ انڈیا هندوستان کو کهتے هیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں هی وہ مغرب میں هی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ہی اور جبکہ بستي والوں کي قوت اتني بڑھي
کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ہوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو
تب بھي یہہ نیک سمجھہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست
کش ہوجاتے اور اگر دست کش ہونے کے سبب رفع بھي ہوسکتے تب بھي
اُنکو دستبردار ہونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ دستبرداري
خواہ مناسب تھي خواہ نہ تھي مگر ٹلنے والي نہ تھي اخرکار واقع ہونا اُسکا
لابدي تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت
کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ہوتي تھي دہ چند زیادہ
اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رہیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ہوتا رہا ہی مگر اسمیں کچھہ
شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاہیئے جنسے
دنیا میں تربیت کا شیوع ہوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي
نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت ہوتا
ہی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ہوئیں اور اُنکو اسلیئے
کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار ہو جاتي ہیں اُنسے
اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں
بڑي مشکل پیش آتي ہی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم ہووے
کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضہ وصول ہو
جاوے سرولموت ہارتن صاحب نےجوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل
مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر
اُسقدر توجہہ نہیں کي گئي ہی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں
اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواہي خلایق
کے سبب سے اُنپر ہوني چاہیئے تھي اور استریلیا میں بستي آباد
کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھي کہ تمام اراضي کي
پہلي قیمت محنتیوں کے وہاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي
کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان
کرانا بالکل برائي کا باعث ہوتا ہی یعني اُنہوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت هی کہ اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتھہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیت کو پہلے پہلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي هرگز توقع نہیں هے اسي تجارت نے مبتلا رکھا هی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تھوڑا عرصہ هوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بھي دو گروهوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تھا *

واضح هو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ هووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدون کسي خرچ کے لیجانا ممکن هی اور کبھي کبھي جو نقصان اس سبب سے عاید هوتا هی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور هی اس ملک کے حق میں اچھا نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوجاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچھا هووے اسلیئے یہہ بات بے کھٹکے کہي جاسکتي هی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہہ هی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں هوتے هیں کہ وہ اهتمام اپنے سرمایہ کا اوروں کے بھروسے پر چھوڑیں یا سرمایہ کے ساتھہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بھي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکہ اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجھتے هیں مثلاً سنہ ١٨١٥ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تھا جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تھي کہ نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب و هوا کا اختلاف علی الخصوص اختلاف آب و هوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

ھی مگر وہ بھی بڑے منافع کے بڑی ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ تربیت یافتہ دنیا میں کوئی بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برٹن کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ دنیا میں منافع کی شرح کا اختلاف اجرت کی شرح کے اختلاف سے بہت کم ھی اور جو کہ روز روز زیادہ ہونا ترقی تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں کی دمبدم برابر کرنے پر مائل ھے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و ھوا کی خوبی پر مبنی ھیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھی غالباً کم ہوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمهٔ متعلقه صفحه ۴

خلاصه قانون پرورش غربا جو طامس تاملنز صاحب كي قانوني ڈكشنري ميں سے ترجمه كيا گيا

انگلستان ميں پهلي پهل جبري خيرات كا رواج بادشاه هنري هشتم كے عهد دولت ميں هوا اور جس قانون كي رو سے اس طرح خيرات هونے كا قاعده مقرر هوا اُسكا منشاء يهه تها كه ناتوانوں يعني محتاجوں كي پرورش كيجاوے اور قوي اور تندرست غريبوں كو ايسے كام مليں جنسے اجرت حاصل هو غرض كه اصل محتاجوں اور مفلسوں كا تفاوت ظاهر هوجاوے چنانچه محتاج سے ايسے لوگ مراد هيں جو محنت كرنے كے قابل نهيں هوتے يا اُنسے صرف اس قدر محنت هوسكتي هى جس سے وجهه معاش كافي بهم نهيں پهونچ سكتي اور مفلس ايسے لوگوں كو كهتے هيں كه اُنكو معاش پيدا كرنے كے واسطے محنت كرني لابدي هوتي هى پهر جو كچهه قانون غريبوں كي پرورش كے واسطے جاري هوئے ظاهرا اُنكي بنياد ان هي دو قسم كے غريبوں كي پرورش پر تهي سب سے پهلا قاعده جو اب تك منسوخ نهيں هوا وه ايكٹ ۴۳ ملكه ايلزبت كي دفعه ۲ هي اور وهي ايكٹ حقيقت ميں اس موجوده قانون كا ماخذ هى اُس ايكٹ كي رو سے هر † پيرش ميں غريبوں كي پرورش كے مهتمم مقرر هوتے تهے جنكا بڑا كام يهه هوتا تها كه پهلي قسم كے غريبوں كي پرورش كے واسطے كافي امداديں جمع كريں اور دوسري قسم كے غريبوں كے واسطے كام كا انتظام كريں اور ايك منصف كو يهه اختيار ديا جاتا تها كه اگر كوئي شخص مفلسوں ميں سے اُسكام كو نكرے جسميں اُسكو مصروف كيا جائے تو اُسكو تاديب خانه ميں بهيجى *

---

† جسطرح بستياں يعني شهر اور قصبے اور ديهات كي تقسيم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار كلكٹري يا تحصيل كے هوتي هى اور خود آبادي كي تقسيم محلوں پر هوتي هى اسيطرح انگلستان ميں آباديوں كي تقسيم باعتبار گرجوں كے بهي علاوه تقسيم معمولي كے هوتي هى يعني ايك ايك گرجے سے ايك ايك محله يا كئي كئي محلے يا بستي يا بستياں متعلق هوتي هيں پس ايك گرجے سے جسقدر آبادي متعلق هوتي هى اُسكو پيرش كهتے هيں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانوں جاري هوئے جنسے بہت سي خرابیاں پیدا هوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعني ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود هی جنمیں سے سب سے بڑي برائي یہہ معلوم هوئي کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتي تھي جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانوں سے غربا کي پرورش میں بہت سا اختلاف واقع هوگیا هی اسلیئے هم اس قانون کي چھان بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں هوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ هی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق هیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کي روسے کمشنروں کا مجمع غربا کي پرورش کے کارو بار کي احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر هی اور اُنکے نایب بھي اسي قانون کے بموجب کار روائي کرنے کو مقرر هیں اور ان کمشنروں کي مرقوفي بحالي کا اختیار گورنمنت کو حاصل هے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطي حکمنامہ سے هر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسي کام کے انصرام کے لیئے مناسب هو طلب کرسکتے هیں اور هر ایک معاملہ کي تحقیقات کرسکتی هیں اور هر ایک شخص کا جواب لے سکتے هیں اور هر قسم کا ثبوت تحریري اور تقریري بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظهر کے العبد کراسکتی هیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کي جائداد غیر منقولہ کي دستاویز کے سوا اور کسي اراضي کي دستاویز کو عدالت دیواني کي طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور همیشہ یہہ کمشنر اپني کار روائي کي روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کي جاوے لکھہ کر گورنمنت کے کسي سکرٹر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے هیں اور پارلیمنت کا اجلاس شروع هونے سے دو هفتہ کے اندر اُنکو عام رپورت مرتب کرکے پارلیمنت کے دو نوں فریقوں کے حضور میں گذراننے پڑتي هی اور اُنکي کارروائي کي نسبت سکرٹر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے هیں *

اسسٹنت کمشنروں کو چیف کمشنروں کي هدایت اور تجویز کے بموجب کاربند هونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا هی جنکي تعداد نو سے زیادہ نہیں هوتي ان دو نوں قسم کے عہدہ داروں یعني چیف کمشنروں اور اسسٹنت کمشنروں کو پارلیمنت میں بیٹھنی کي اجازت نہیں هوتي *

کمشنروں کو سکرٹري اور اسسٹنت سکرٹري اور محرر چپراسي اور اور عہدہ داروں کے نوکر رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار هوتا هی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کي

گورنمنٹ کي تجويز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختيارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هيں *

کمشنر اور اور هر ايک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کيا جاتا هی پانچ برس سے زيادہ اپنے عهدہ پر نهيں رہ سکتا *

جهوٹي گواهي ديني يا جهوٹے بيان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي ميں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا يا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني ميں شمار کيا جاتا هی اور گواهيوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا ميں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هيں *

قوانين پرورش غربا کي برائيوں وغيرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئے تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ ميں تحريک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز ميں ايک بورڈ يعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کيا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگراني کريں اور اُنکو اختيار ديا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قايم کريں اور اسبات کے بهي قواعد معين کريں کہ کسقدر اور کسطرح غريبوں کي پرورش کيجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں ميں ليجاوے اور تمام ملک ميں يهہ سب قاعدے يکسان رهيں *

اسليئے چودهويں اگسٹ سنہ ۱۸۳۴ ع سے يهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانين کے بموجب کمشنروں کے اختيار ميں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختيار کمشنروں کو ديئے گئے اُنکی انجام دہی کے ليئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ايکٹ ۷ جارج سويم کے غريبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربيت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجويز کرنے کے مجاز هيں اور جن مکانوں ميں وہ بچے پرورش پاويں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اور کارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پيرش کے اور عهدہداروں کي هدايت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعميل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هيں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارليمنٹ ميں پيش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مهر کمشنروں کے موثر نهيں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغير اسبات کے کہ چودہ دن پيشتر اُنکو اُنسے بذريعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهيں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بيان

ملکہ ايليزبتھ کے ايکٹ ۴۳ کي روسے يهہ بات مقرر کي گئي هی کہ گرجی کا افسر اور سربراہ‌کار کو چاهيئے کہ کسي افتادہ زمين کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈ مينر کے

اُسي پيرش کے عام خرچ يا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرليا جاويگا ناتوان غريبوں کي آسايش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ايک ايک مکان ميں کئي کئي کنبی بساوے *

بذريعہ ايکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پيرشوں کے گرجوں کے افسر يا سربراہ‌کار جو متفق هوگئے هوں غريبوں کے واسطے مکانات بطور کرايہ يا بطريق بيع کے حاصل کرسکتے هيں اور کسي دوسرے پيرش کے گرجے کے افسر يا سربراہ‌کار سے غريبوں کي سکونت يا پرورش .يا کام ميں مصروف رکھنے کے واسطے معاهدہ کرسکتے هيں *

ان قوانين کي رو سے يہہ ضرور نہيں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ هي مکانات تعمير کيئے جاويں بلکہ پيرش کے لوگوں کو اختيار هی کہ وہ اپنے مکانات ميں بهي اُنکو جگہہ ديں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غريبوں کي پرورش کا ٹهيکہ لوگوں کو ديسکتے هيں * اور غريبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختيار ويسے هي حاصل هوتے هيں جيسے کہ سربراہ‌کاروں کو حاصل هوتے هيں کيونکہ ايکٹ ۲۲ جارج سويم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے يہہ محافظ مقرر کيئے گئے تهے اُس ايکٹ ميں يہہ حکم تها کہ چندہ سربراہ‌کار جمع کيا کريں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کيا کريں ليکن اب محافظوں کا تقرر ايکٹ هذا کي رو سے هوتا هی جيسا کہ آگے بيان هوگا *

ايکٹ ۳۰ جارج سويم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختيار ديا گيا تها کہ محتاج خانون کا ملاحظہ کيا کريں اور هر سہ ماهي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارليمنٹ کے اجلاسوں ميں پيش کيا کريں *

اور ايک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہ‌کاروں کو اختيار تها کہ کسي قريب کے پيرش ميں محتاج خانوں کو بناويں يا بڑهاويں يا فروخت کريں يا خريد کرليں *

کسي محتاج‌خانہ ميں پيدا هونے يا مقيم هونے سے پرورش پانے کا حق نہيں قايم هوتا *

محتاج‌خانوں کے انتظام کے قواعد ايکٹ ۲۲ جارج سويم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ ميں مندرج هيں *

اور محتاج خانوں ميں بد چلني کرنے کي سزا ايکٹ ۵۵ جارج سويم کي دفعہ ۱۳۷ ميں درج هی *

ايکٹ ۵۰ جارج سويم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفون کو اختيار حاصل تها کہ ايکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ ميں جو قواعد مندرج هيں اُنکي تعميل ايسے محتاج‌خانوں

میں جنمیں کوئی اُستاد یا اُستانی نہو کراویں اور جب مناسب سمجھیں ان قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئی حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاجخانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونیئن میں جنمیں محتاجخانہ نہوں محتاجخانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت راے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے محتاجخانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونیئن یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونیئن پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاجخانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑدیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاجخانہ کي امداد نکرے یا فلان فلان قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ۵۹ جارج سویم کے دفعہ ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاجخانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہدار ھوں اور اُنکو سواے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ ھذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیئن یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اهتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور هر شخص کے محافظوں میں منتخب هونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نہو اور وہ خاص صفت یهه هی کہ وہ یونیئن کے کسي پیرش میں چندہ دیتے هوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیه سے کم نہو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر هوسکتے هیں *

محافظوں کا تقرر هرسال کي پچیسوین مارچ کو یا اُسکے قریب هوگا اور پیرش میں کے رهنے والے منصف جو گورنمنت کیطرف سے اپنے عهدہ پر مامور هوں بلا لحاظ اُس عهدہ کے محافظوں میں منتخب هونگے *

محافظون کو پیرش یا یونیئن کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو هزار روپیه سے کم چندہ دینی والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینی کا اختیار هوگا اور دوهزار روپیه یا دوهزار سے زیادہ چندہ دینی والوں کو دو ووٹ دینی کا اختیار هوگا اور چار هزار روپیه یا چار هزار سے زیادہ چندہ دینی والوں کو تین ووٹ دینی کي اجازت هی اور جائداد رکھنی والے اُس قاعدہ کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے هیں جو ایکٹ ٥٨ جارج سوم کے دفعه ٦ میں مندرج هی یعني پانسو روپیه چندہ کے دینی پر ایک ووٹ اور هر ڈھائي سو روپیه کے زیادہ هونے پر ایک اور ووٹ دینی کا اختیار ملتا هی مگر چھه ووٹ سے زیادہ نهیں دیئے جاسکینگے گو کتنا هی زیادہ روپیه اُنسے لیا جاوے اور هر ایسا جائداد رکھنی والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض هو وہ مالک هونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا هی اور مختارتاً بھي دے سکتا هی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا هی اور ملکیت کي مالیت کا اندازہ جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر مین لیئے جائینگے اور کمشنروں کي هدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگي تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھه ضرورت نهیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سوائے اسبات کے اور کوئي جوابدهي بهت کم هوتي هی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ هوتا هی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رهتا هی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسه نیک کاموں کے واسطے هوا کرتا هی *

کار بند رهیں اور جو عہدے مقرر کرني ضرور هوں وہ کمشنروں کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جہاں محتاج خانہ نہو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکسان هون ایک هي سمجھي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجھہ سے کئي پیرشون کي جائدادوں کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظون کے لیئے بھي وهي سزائیں مقرر هین جو سربراہ کاروں کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹھیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بھي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یہہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئی هوئی قاعدوں کو ایسا سمجھنا چاهیئی کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نہیں رکھا جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تھا اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکھتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکھتا تھا *

جن قواعد کے لکھنے کي طرف هم ابھي اشارہ کرچکے هیں وہ یہہ هیں

اول ۔ جو شخص کسي محتاج خانہ میں بھیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور انمیں کے رهنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رهیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کہانا پکانے میں بهي اُنسے استعانت چاهے اور جو شخص محتاجوں مین سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا هو تو اُسکو حوالات میں رکهنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب هو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ هو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بهیجیگا جو ایک مهینے سے کم اور دو مهینے سے زیادہ نهو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکهے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق هوں اور نهایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے هوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس هوگئے هوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس هوئے هوں رکهے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے هونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں و محتاج خانہ هو ضرورت کے وقت بهیجا جاویگا *

چوتهے جو مفلس کام کرنے کے لایق هونگے اُنکو کام پر گهنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چهہ بجے سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آتهہ بجے سے چهہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن هي گهنٹوں میں کهانے پینے طبیعت بهلانے سستانے کے گهنٹے بهي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکهیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماهي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چهٹے گورنر تمام هر محتاج کو دن میں ایک بار دیکهنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندهن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نهیں کرتے اور سونے کے وقت ایندهن اور بتیاں بجهادي گئیں یا نهیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آتهہ بجے شام کا هی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا هی *

ساتویں جب کوئي محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً نعش مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھي اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن هو اُسکي تجهیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کرکے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرےجس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا هو اور اُسکي تجهیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وهاں پرورش پاتے هیں یا کام کرتے هیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نهیں هوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع هی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بهي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مهینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں هر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل هونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجهہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذهب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نهو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارهویں گورنر هر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رهنا محافظوں کي راے میں مناسب نهو حسب الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پهلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تهے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاهیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باهر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نهوني چاهیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت هوني چاهیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاهیئے *

پانچویں هر وقت کام میں مصروف رکھنا چاهیئے *

چھٹے مناسب مهرباني اور توجهہ سے اُنکے ساتهہ پیش آنا چاهیئے *

عهدہدار پیرش کے

محافظوں اور سر براہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سر براہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلاں عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیئن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکي تعيناتي کي حديں اور طريق اُنکے تقرر اور برخاستگي کا اور عہدہ پر بحال رهنيکا اور قسم ضمانت کي جو اُنسے ليجاوے کمشنروں کي ہدايت اور اختيار پر موقوف هی *

سربراهوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد هو جو غربا کي پرورش کے واسطے بطور جمع بندي کے وصول کیا جاتا هی حکم هی کہ اپنا حساب ہر ششماهي پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئي محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاها جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسي محافظ وغیرہ سے جسکي تحویل میں کچھہ باقي رہ گئي هو وہ اُسي طرح وصول هوسکتي هی جسطرح کہ اس قانون کي روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتي هیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہدارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراهوں کي شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتی هیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسي تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں هوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغي کي سزا پا چکے هوں وہ پیرش کے کسي عہدہ پر مقرر هونے یا غربا کي پرورش کے انتظام میں دخیل هونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگي *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے هی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم هی کہ هر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکي تعداد کي کمي بیشي اُس پیرش کي وسعت پر منحصر هوگي بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول هی هفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کي مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسي پیرش میں رهتا هو غربا کي سربراہ‌کاري کي سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کي تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یا تجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اہل و اعیال رکھتے ہوں کام پر لگاوینگے اور ہفتہوار یا ماہواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دھک لینے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئیلہ کي کھان والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوھے لکڑي وغیرہ کا بہت سا ذخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندھے لنگڑے لولی اپاھج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نہوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پیرش سے جس میں وہ محتاجخانہ ہو روپیہ بہم پہونچایا کریں اور یہي سربراہکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم ہی کہ جن لنگڑے لولوں اندھوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے ہوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رہتے ہوں اپنے سہ ماہي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي ہوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماہواري کي قرقي ہوا کریگي *

بموجب ایکٹ ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاجخانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نہیں کیجاویگي مگر ایکٹ ۳۶ جارج سوم کي رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاجخانہ سے علحدہ گھر بیٹھے ہوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق ہوگئي ہو یا محتاجخانہ کي آب و ہوا مضر ہوگئي ہو *

انھیں قوانیں کي رو سے سربراہکاروں پر لازم ہی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بہم پہونچانے میں قاصر ہوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے ہوں خواہ عارضے یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجہہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے ہوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وہاں سے جانا اُنکا مصلحت نہو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رہنے والے ہوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے ہوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بہم پہونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض ہی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي ہوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچہ کي پرورش سے بريالذمہ ہو جاتا ہی در صورت نہ وصول ہونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے ضامنوں پر نالش کرسکینگے *

یہہ بات طی ہوچکی ہی کہ جس شخص کی اسقدر کثرت سے اولاد ہوگی کہ وہ سب کی پرورش نکرسکے یا کوئی کافی مزدوری کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھی ناتوانوں کی طرح امداد ملیگی اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملنی چاہیئے *

اس قانون کی رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکۂ ایلیزبت کے طریقہ جاری ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کی حالت میں کسیقدر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکی رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کی اجازت تھی کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسی خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاج خانہ سے باہر مدد دی جاوے اور سواء اُنکی تجویز کے اور کوئی امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگی وہ موقوف کردیجائیگی باستثناے ایسی خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہ‌کار یا محافظ اُنکی اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسی سکرٹر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کی رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاری کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعنی بیماری حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہ‌کاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھی مدد نملیگی جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاج خانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہونی چاہیئے

کسی پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بڑھے یا کمزور بچہ کے محتاج خانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھی طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کی پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکی رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئی سربراہ‌کار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اُسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگہانی بڑی سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھی سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کی امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاج خانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ايسي چند روزہ سخت ضرورت ميں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا هی که ايسے چند روزہ مدد ضروري چيزوں کي سواے روپيه کے ديوے اور اگر سربراہ کار تعميل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقيقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپيه تک جرمانه کيا جاوے اور اسيطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنيکا حکم دے سکتا هی اگر کہيں دفعتاً خطرناک بيماري لاحق هو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بهي وهي سزا هی جو مذکور هوئي ليکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون ميں حکم هی اور کسي امداد کا حکم نہيں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بهي يهه هدايت هی که محتاج خانه کے اندر خواہ باهر جو کچهه مدد کيجاوے اُسکو محتاج خانه کا گورنر يا اور کوئي ايساهي عهدہ‌دار يا سربراہ کار کتاب مين درج کيا کرے *

قانون کا منشاء يهه هی که جو کچهه مدد کسي عورت کو دي جاتي هی اُسميں اُسکا شوهر بهي شريک هوتا هی اور جو مدد کسي شانزدہ ساله يا اس سے کم عمر کے لڑکے کو ديجاتي هی اُسميں اُسکا باپ بهي شريک سمجها جاتا هی اسيطرح بيوہ عورت اپنے بچه کي امداد ميں شامل گني جاتي‌هی يعني جو کچهه پرورش کسي عورت يا لڑکے کي کيجاتي هی حقيقت ميں وہ شوهر اور باپ اور بيوہ کي بهي هوتي هی *

يهه قانون اسبات کو بهي اوراستحکام ديتا هی که ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمه‌دار هيں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جيسا که پهلے بيان هوچکا *

پهلے قانون کي روسے پيرش کے عهده‌دار ايسے شخصوں کي جو اپنے کنبے کي پرورش کا مقدور تو رکهتے هوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغيرہ کے نکر سکيں هفته وار يا ماهواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تهے اب اس قانون کي روسے بهي کمشنروں کو ايسے لوگوں کو روپيه پيشگي دينے کي اجازت هی اور اگر اکيس برس کي عمر کے آدمي کو يا اُسکي زوجه کو يا سوله برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي صورت کو کچهه ديا جاويگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاويز لکهي گئي هو يا نهو وہ قرض سمجها جاويگا اُس مدد لينے والے کي اُجرت يا اُس شخص کي جسکو سمجها گيا هو که اُسکو مدد پهونچي هی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعه ٥٩ اسي قانون کے قرض ميں وصول کر ليجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام ليويگا *

اور ايکٹ ٤٣ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے يهه اجازت تهي که ايسے سپاهي کے کنبے کي بهي پرورش کسي شرح سے کيجاوے جو اپني نوکري ميں مستعد اور سرگرم هو منسوخ هوگيا اور اُس مضمون کا يهه نتيجه بهي که پيرش کے عهده داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ ھو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزیبت کي رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کي کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا شادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاھدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج ھوئے اس قانون کي رو سے یہہ بات قرار پائي ھی کہ جو منصف اُن معاھدوں کا اُسي طرح ھونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاھدے کمشنروں کے تجویز کیئے ھوئے قاعدوں کے خلاف نہیں ھیں ورنہ وہ ھرگز جائز نہونگے اور یہہ سارٹیفکٹ ھر معاھدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا ھی جو کسي پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے ھوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے ھیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا ھو امداد چاھنے کا حق رکھتے ھیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے ھیں لیکن ایسے مقام میں جہاں سربراہ‌کار نہوں وھاں سیٹل منٹ نہیں حاصل ھو سکتا اور وھاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بھیجا جاسکتا ھی نہ وھانسے کسي اور مقام کو جہاں پرورش ھوتي ھو بھیجا جا سکتا ھی اسلیئے ھر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا ھوا ھو وہ بذریعہ اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل‌منٹ حاصل کرسکتا ھی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل ھو سکتا ھی وہ یہہ ھیں اول پیدایش دوسرے مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد ھونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاري ھونے سے پہلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بھي تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عہدہ‌دار ھونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کي سیٹل منٹ باپ کے سیٹل‌منٹ سے ھوتي ھی اگر معلوم ھو اور جو معلوم نہو تو ماں کي سیٹل منٹ سے ھوتي ھی اور جو دونوں کي معلوم نہو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم ھوتي ھی اگر اُسکا مقام ولادت بھي

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مفلس کے اُسي مقام میں کیجاوے
جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وهي قرار پاتا هی جو اُسکي ماں کا هو تاوقتیکه سولهه
برس کا هو یا بذریعه شادي وغیرہ کے سیٹل منت حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي روسے یهه حکم هی که جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے
جسکے بال بچے بهي هون خواہ وہ زنا سے پیدا هوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض
هی که وہ اُنکو اپنے کنبه کا جزو سمجهه کر سوله برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے
وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیله هم دریافت کرچکے که جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعه
سے سیٹل منت حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعه سے سیٹل منت حاصل کرے
وہ اُس سیٹل منت سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکه
وہ سیٹل منت اُسوقت جاتي رهتي هی جبکه بچه کي عمر اکیس برس کي هو جاوے
یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشته اختیار کرلے جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا
اُسپر کوئي اختیار نرهے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نهیں کهه سکتے جب تک که
وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منت حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم
سیٹل منت رکهتا هو تو وہ سیٹل منت اُس عورت کي بهي سیٹل منت هو جاتي هی
گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منت رکهتي هو یا نرکهتي هو اور اسیطرح اور هر ایک
سیٹل منت جو اُسکا شوهر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي هوتي جاویگي
خواہ وہ عورت اپنی شوهر کے سیٹل منت میں کبهي رهي هو یا نرهي هو شادي کے
بعد وہ سوا اپنے شوهر کے سیٹل منت کي کوئي خاص اپني سیٹل منت حاصل
نهیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوهر کي کوئي سیٹل منت نهو تو اُسکي خاص سیٹل منت
اگر کوئي هووے تو وہ بهي معطل رهتي هی البته بعدوفات اُسکے شوهر کے وہ کام
دیتي هی اور کوئي اور نئي سیٹل منت حاصل کرنے تک وہ قایم رهتي هی *

چوتهے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شهر یا پیرش میں آباد
هو تو اِس آباد هونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منت حاصل کریگا اور
سیٹل منت اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے
آخیر چالیس دن میں رها هو باستثناے ایسي صورت کے که اُسکي پاس ایک
سارٹیفکٹ هو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکٹ هو جس میں اُس پیرش والوں
کا یهه اقرار هو که یهه شخص اگرچه یهاں سے اور جگهه کو جاتا هی مگر یهه اور
اسکا کنبه قانوناً همارے پیرش کا مستقل باشندہ هی جس اقرار سے وہ پیرش جهاں

سرٹیفکٹ رکھنے والا جاوے اُس بوجھہ اور خرچ سے بري الذمه هو جاتا هی جو اُس شخص کے وهاں جانے سے اُس پر عاید هوتا *

پانچویں ایک جائداد وغیرہ کو کرایہ پر لینا جائداد جو مکان اراضي وغیرہ هو وہ اور شخصوں کي ملکیت هوني ضرور هی اور وہ بجاے خرد علحدہ هو کسي مکان وغیرہ کا جز نهو اور اُسکی قبضه کرنے میں کوئي اور دوسرا شخص شریک نهو لیکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعه هوں اور مختلف لوگوں سے اُنکو مختلف وقتوں میں کرایہ پر لیا جاوے جسکے کل کرایہ کا مجموعه سو روپیه هو اور وہ سب قطعی ایک هي پیرش میں هوں تو کوئي قباحت نهیں *

یهه ضرور هی که ایک سال کے واسطے سو روپیه کرایه پر کرایه دار لیوے اور کرایه اُسکا بهي ادا کرے اور اپنا هي قبضه رکھے کسي اور کو کرایه پر ندیوے اور پیرش میں چالیس روز رهنا اُسکا ضرور هی یهه ضرور نهیں که خاص اپني جائداد پر رهی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعه ۶۰ میں حکم هی که آیندہ سے کوئي سیٹل منت جائداد پر صرف قابض هونے سے مکمل نهوگي جب تک که قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بهي نهو جاوے اور سال بهر تک اُس جائداد پر چندہ نه وصول کرلیا جاوے *

چھٹے صاحب جائداد هونا اپني هي جائداد پر خود قابض هو یا بذریعه ٹھیکهداري کے قبضه هووے غرض که کسي قسم کے ایسے پٹه کے ذریعه سے جو قانونا جایز هو قبضه هو اور صاحب جائداد کو سواے خرید نے کے اُسکي جائداد بذریعه هبه یا ورثه یا شادي غرض کسي جایز طریق سے حاصل هوئي هو اور جائداد خواہ مکان هو یا زمین هو سیٹل منت حاصل هوتي لیکن ایک جائداد پر کسي معین میعاد تک بلا قبض و تصرف کچھه سالانه حق مالکانه ملنے سے اور جائداد مشترکه کے ایسے حق سے جس سے کبهي کچھه غرض نرکھي هو سیٹل منت حاصل نهیں هوتي *

بذریعه جائداد کے سیٹل منت حاصل کرنے کے لیئی یهي بات کافي نهیں که ایک پیرش میں جائداد هو بلکه اُس پیرش مین چالیس دن تک سکونت کرني ضرور هی جس میں وہ جائداد واقع هو اور سکونت کرنے میں بهي شرط یهه هی که صاحب جائداد بذات خود رهے بي بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نهیں اور یهه رهنا لگاتار چالیس دن تک هو خواہ کئي بار رہ کر چالیس دن پورے کیئی هوں اور یهه ضروري نهیں که جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض هو اُسکي طرف سے ٹهیکهدار کرایهدار کاقابض هونا کافي هی مگر اس صورت میں یهه لازم هی که صاحب جائداد اُس پیرش میں سکونت رکھتا هو جهاں اُسکي جائداد واقع هو *

اِس قانون کي دفعه ١٨ میں جو کسي گذشته طریقوں پر سیٹل منٹ کے کچهه اثر نهیں کرتي یهه حکم هی که جو شخص بذریعه جائداد کے سیٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سیٹل منٹ جب تک قایم رهتي هی که وه اُس پیرش سے دس میل کے فاصله کے اندر اندر رهي جس پیرش میں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اُس فاصله مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پیرش کے ذمه اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وه اُسي پیرش میں بهیجدیا جاوے گا جهاں نئي سکونت کرنے سے پهلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پیرش میں قانوناً کوئي سیٹل منٹ حاصل کرلیا هوگا تو وهاں بهیجا جاویگا *

ایک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وه اُسوقت تک سیٹل منٹ حاصل نهیں کرسکتا جب تک که وه اُس جائداد پر قابض نهوجاوے *

ساتویں ادا کرنا چنده کا ایک شخص پر سیٹل منٹ حاصل هونے کے لیئے چنده مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ایک زمیندار پر چنده مقرر هوتا هی اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سیٹل منٹ کا نهیں هوتا بذریعه کاشتکار کے چنده وصول هونا کافي هی یهه کچهه ضرور نهیں که خود زمیندار هي اُسکو ادا کرے چنده سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چنده اور گرجا کا چنده اور زمین کا محصول اور اور هر ایک محصول مراد هی جو پیرش کي حدود میں وصول کیا جاتا هی اور قانون کي روسے صفائي شهر کا چنده اور چنده سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول یا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سیٹل منٹ حاصل نهیں هوتا *

پرورش زنا سے پیدا هوئي بچوں کي

ابهي هم بیان کرچکے هیں که ولدالزنا کي سیٹل منٹ سوله برس کي عمر هونے تک یا اپنے کسي اور استحقاق سے سیٹل منٹ حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سیٹل منٹ هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک بے شوهر کئي یا بیوه رهي تو سوله برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمه هوتي هی *

اس قانون میں بعد منسوخ هونے اُن قوانین کے جنکي روسے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچه کي پرورش کا خرچ ندینے کي وجهه سے مقید هوتا یا ماں سزا کے قابل هوتي یهه حکم هی که اگر کسي ایسے بچه کي ماں اُسکي پرورش کي قابلیت نرکهتي هو اور وه بچه محتاج خانه میں پرورش کے واسطے سپرد کیا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سه ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراه کار یا محافظ یهه درخواست کرینگے که اجلاس سے ایک حکم اُس شخص کے نام جسکر وه اُس

بچه کا باپ ٹہراویں جاري ھو کہ جو کچھہ اُس بچہ کي پرورش کا خرچ پیرش کے ذمہ پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چودہ دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیئے اگر بعد تحقیقات کے یہہ ثابت ھوگا کہ یھي شخص جسکو سربراہ کاروں نے اُس بچہ کا باپ قرار دیا تھا حقیقت میں اُسکا باپ ھی تو عدالت جیسا کچھہ مناسب سمجھے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یہہ حکم جب تک قابل نفاذ نہوگا کہ حسب اطمینان عدالت کے اُس بچہ کي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواھوں کي گواھي سے نہوئي ھو اور یہہ حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئے جانے کي نسبت نافذ ھوگا جسقدر اُس بچہ کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار ھوگا اور اُس بچہ کي ساتھہ برس کي عمر ھونے تک جاری رھیگا اور جو کچھہ روپیہ اُسکے باپ سے لیا جاویگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچھہ ندیا جاویگا نہ اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاویگا *

سربراہ کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجھے گي تو اُس بچہ کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکہ اُس درخواست گذرنے سے چھہ مہینے بیشتر اُسکي ولادت ھو اور اگر اُسکي ولادت چھہ مہینہ پیشتر سے زیادہ کي ھووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماھي کے شروع سے لگایا جاویگا *

اور اُس مقدمہ کي جوابدھي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچہ کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا ارادہ کیا گیا ھی جو کچھہ خرچ ھوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچھہ حکم ندیوے تو وہ سربراہ کاروں کي ذمہ پڑیگا *

عدالت سربراہ کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ کے وکیل کي بھي تحقیقات کریگي سواے اسبات کے کہ سربراہ کار یا محافظ مدعاعلیہ کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بھي ت مجازھی کہ تحقیقات مزید کے لیئے اظہار گواھوں کے لیوے *

ایک ھي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامہ سے طلب کرسکتا ھی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا ھوجاوے کہ وہ روپوش ھوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا ھی اور اگر وہ ضمانت دینی میں تساھل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمہ فیصل ھونے تک تادیب خانہ میں رکھہ سکتا ھی *

کسي ایسے بچہ کي پرورش کے خرچ کا ایک مہینے کا بقیہ صرف ایک ھي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا ھی کہ اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وہ دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بھیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تھا کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد ہوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم ہو تو یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی وہ نکال کر اُس پیرش کو بھیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منت اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي ہوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تھا نہ اب نکالا جاسکتا ہی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا ہی بدمعاش اور بدروپیہ اور قید بھگتے ہوئے لوگ ایسے ہي سمجھے جاتے ہیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ ہی اور یہي لوگ ہمیشہ نکالے جانے کے قابل ہیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز ہوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کریگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رہتے ہوں گو کیسي ہي تہوڑي اور کم ہو وہ نہیں خارج ہوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بھي ایسے ہیں کہ وہ اخراج کے مانع ہیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوہر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں ہوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رہنے والي ہونے کي وجہہ سے سیٹل منت نرکھتي ہو سواے اسبات کے کہ وہ اپنے شوہر سے جدا رہتي ہو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں ہوسکتا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باہمي کے جدا نہیں ہوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رہنے والے ہوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکھتے وہ بھي خارج نہیں ہوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ ہی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید ہوتا ہی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے ہیں لیکن حکم نافذ ہونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال ہوتے ہیں اُسکي سیٹل منت کي نسبت اظہار لیا جاتا ہی اور اگر منصفوں کو گواہوں کي گواہي سے اسبات کا اطمینان ہوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا ہی حالانکہ اُسکي سیٹل منت قانوناً دوسرے مقام کي ہی تو اُسکے اُس مقام کے بھیجی جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد خارج ہوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا ہی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کاروں خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بہیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بہیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بهي وہ خارج کرکے بہیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کریں یا کوئي ایسا شخص جو سمجہے کہ مجہے کچہہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہیئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچہہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہ ماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہ ماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بہیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت شاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کر سکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچہہ وجوہات رکہتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکہتا تہا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي راے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بهي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے رو سے لبز ہوائیوں کے محتاج خانہ میں لانے کي ممانعت ھی خواہ لبز شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ھوگا اور گورنر پر سو روپیہ سے کم جرمانہ ھوگا اور گورنر کو کسي بالغ کی جسماني سزا دینے یا کسي مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسي منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یھي سزا ھوگي اور اگر وہ یہہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چھہ مہینے کي قید کا سزاوار ھوگا اور اس قانون میں یہہ بھي تاکید ھی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان مین ھیں چھپواکر یا خوش خط لکھواکر محتاج خانہ کے کسي عام مقام میں آویزان کرادي جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ ھوگا *

محتاج خانہ کے سوبراہکاروں اور گورنروں اور عہدہداروں کو قواعد کي پابندي نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بھي سزائیں دیجاتي ھیں اور ایسے لوگوں کو بھي جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابي کرین یا کمشنروں کي حقارت کریں سزا دیجاتي ھی یعني پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کي سزا جو بدچلني سمجھا جاتا ھی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ ھوتا ھی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب ھوتي ھیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کي طرح وصول کیجاتي ھیں یعنے دو منصف وصول کرتے ھیں اول کوئي کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئي منصف اُس شخص کو جس سے کوئي رقم وصول کرني ھی طلب کرتا ھی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکي جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے ھیں اور بعد صادر ھونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے ھیں اور اگر کافي عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ مین تین مہینے کے واسطے قید کرسکتے ھیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسي ولدالزنا کے معاملہ کا کوئي حکم ھو اُسکا اپیل سہ ماھي کے اجلاس میں دائر ھوسکتا ھی *

گرجے کے افسر اور سربراہکار دو منصفوں کي اتفاق رائے سے چندہ کي شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے [illegible] رعایہ [illegible] ھی گرجے کے افسر اور سربراہکار ھر شخص کو جو [illegible] اپنے دستخطي چندہ کي کتاب کو آٹھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور [illegible] ناموں کي نقل [illegible] آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل [illegible] روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود [illegible] صرف سربراہکار ھي تمام [illegible] جو پیرش [illegible] تجویز چندہ [illegible] متعلق ھیں انجام دینگے *

گرجے کے افسر یا سربراہکار [illegible] کي شرح [illegible] کي [illegible] منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت پر قایم کرنے کے مجاز نہیں جو ظاھر اور اُسي پیرش میں ھو عام قاعدہ یہہ ھی کہ ھر قسم کي مُلکیت جو پیرش میں واقع ھو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل ھوتا ھو چندہ لگانے کے قابل ھوتي ھی *

ایک خاص قانون کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا ھی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مھینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے ھوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول ھوسکتا ھی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک ھي مناسبت سے قایم ھوتي ھی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہکاروں پر لازم ھوتا ھی کہ گذشتہ جمع بندیوں یعني چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد ھوئي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یہانتک کہ سہ ماھي کے اجلاس میں [illegible] اور درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تین چوتھائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نہیں *

بموجب دفعہ ۹۶ ایکٹ ۶ و ۷ ولیم چھارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ ھر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول ھوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منہائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول ھونے کے قابل رھي جو کچھہ باقي رھے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پہلے سے چلی آتی ھیں اُن میں تبدیلي نہیں ھوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تشخیص کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں ھی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے ھیں *

نقشہ جمع بندي چندہ جو واسطے پرورش غربا مرتّبہ متعلقہ ضلع سري کے پيرش کے ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۳۷ع ميں بحساب فيصدي دو روپيہ آٹھ آنہ کے مرتب کيا گيا

نمبر	[illegible] جسميں [illegible] هو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد يا ملکيت جسپر چندہ لگايا گيا	نام اور موقع	تخميني وسعت	لگان يا کرايہ تخميني	امدني قابل چندہ	شرح چندہ فيصدي دو روپيہ آٹھ آنہ
۱	*	جيمس اسمتھہ	جان گرين	اراضي اور مکانات	وائيٹ ايکرکھيت	چاليس ايکڑ	چھہ سو روپيہ	پانسو پچاس روپيہ	تيرہ روپيہ بارہ آنہ
۲	*	ايضا	ايضا	مکان اور باغ	ويست سيٹريت يعني مغربي بازار	ايک رزد	تين سو روپيہ	دوسو پچاس روپيہ	چھہ روپيہ چار آنہ
۳	پانچ آنہ جس ميں عذر هي	جان پرآر	ايضا	مکان	برک لين	*	پندرہ روپيہ	بارہ روپيہ آٹھہ آنہ	پانچ آنہ
وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ	وغيرہ